خواتین و حضرات سب کے لیے ایک مُفید کتاب

لباس اور بالوں کے شرعی احکام

• مردوں کے بالوں کے شرعی احکام
• مردوں کے لباس کے شرعی احکام
• عورتوں کے لباس کے شرعی احکام
• عورتوں کے بالوں کے شرعی احکام
• عورتوں کے بناؤ سنگھار کے شرعی احکام
• عورتوں کے پردے کے شرعی احکام

تالیف
مُفتی محمد طفیل
فاضل و متخصص جامعہ دارُ العلوم کراچی
مدرس و مُفتی جامعہ رحمانیہ اسلام آباد

مکتبہ عثمانیہ
اقبال مارکیٹ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک راولپنڈی

لباس اور بالوں کے شرعی احکام

- مردوں کے لباس کے شرعی احکام
- عورتوں کے بالوں کے شرعی احکام
- مردوں کے بالوں کے شرعی احکام
- عورتوں کے بناؤ سنگھار کے شرعی احکام
- عورتوں کے لباس کے شرعی احکام
- عورتوں کے پردے کے شرعی احکام

تالیف

مفتی محمد طفیل

فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

درالافتاء جامعہ رحمانیہ اسلام آباد

مکتبہ عثمانیہ

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

051-5534979, 0333-5141413

297.38
L 504 P
142420

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب :...... لباس اور بالوں کے شرعی احکام
مؤلف :...... مفتی محمد طفیل انکی (فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی)
طبع جدید :...... مارچ ۲۰۱۱ء۔ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ
ناشر :...... **مکتبہ عثمانیہ** اقبال مارکیٹ، اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے :

اسلام آباد	مکتبہ طیبہ	جامع مسجد الرحمٰن بلیو ایریا......اسلام آباد
راولپنڈی	اسلامی کتاب گھر	خیابانِ سرسید، راولپنڈی
جہلم	بک کارنر شوروم	بالمقابل اقبال لائبریری......جہلم
لاہور	مکتبہ سید احمد شہید	الکریم مارکیٹ اردو بازار......لاہور
	مکتبۃ العلم	اردو بازار......لاہور
	اسلامی کتب خانہ	فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار......لاہور
	مکتبہ الحرمین	الحمد مارکیٹ......غزنی اسٹریٹ......لاہور
	کتب خانہ شان اسلام	راحت مارکیٹ، اردو بازار......لاہور
ملتان	مکتبہ حقانیہ	ٹی بی ہسپتال روڈ......ملتان
	عتیق اکیڈمی	بیرون بوہڑ گیٹ......ملتان
کراچی	قدیمی کتب خانہ	آرام باغ......کراچی
	ادارۃ المعارف	دراحاطہ جامعہ دارالعلوم......کراچی
	مکتبہ عمر فاروق	شاہ فیصل کالونی...... کراچی
	ادارۃ الرشید	نیوٹاؤن......کراچی
پشاور	فقیر بک ایجنسی	راحت مارکیٹ، قصہ خوانی......پشاور
	مکتبہ ابوبکر صدیق	محلہ جنگی۔قصہ خوانی بازار......پشاور
اکوڑہ خٹک	مکتبہ رشیدیہ	سردار پلازہ......جی ٹی روڈ......اکوڑہ خٹک
	فاروقی کتب خانہ	سردار پلازہ......جی ٹی روڈ......اکوڑہ خٹک
	مکتبہ سید احمد شہید	بالمقابل جامعہ حقانیہ......اکوڑہ خٹک
کوئٹہ	مکتبہ رشیدیہ	سرکی روڈ......کوئٹہ

انتساب

بندہ اپنی اس علمی کاوش

”لباس اور بالوں کے شرعی احکام“

کو اپنے یکتائے زمانہ مادر علمی

جامعہ دار العلوم کراچی

کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس کے آغوش علم و معرفت میں بندے نے اپنی زندگی کی سترہ بہاریں بڑے کیف و سرور میں گزاری ہیں۔ اب بھی اس میں داخل ہوتے ہی بندے کے یہ جذبات ہوتے ہیں: ۔

کیف و سرور و نور کا ہر سو ہجوم ہے
یہ درسگاہ دین ہے یہ دار العلوم ہے

یکے از فضلائے جامعہ
محمد طفیل اٹکی
مدرس ورفیق دارالافتاء...... جامعہ رحمانیہ...... اسلام آباد

تقریظ

الحمدللہ رب الغلمین و الصلوۃ و السلام علی النبی الکریم أما بعد!

''لباس اور بالوں کے شرعی احکام'' نامی کتاب مفتی محمد طفیل اٹکی صاحب کی آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کا تعلق اسلامی معاشرت اور تہذیب سے ہے یاد رہے کہ اگر عبادات شریعت کے مطابق ہوں اور کاروبار اور تہذیب غیروں کے طریقوں کے مطابق ہو تو مسلمان مغلوب رہیں گے، مسلمانوں کا غلبہ تب ہی ہوگا کہ جب مسلمان ان پانچ چیزوں کو صحیح طریقہ سے اپنائیں:

(۱)...... عقائد درست کریں (۲)......عبادات کی پابندی کریں۔
(۳)......حلال کاروبار کریں (۴)......اخلاق و معاشرت کی اصلاح کریں
(۵)......سیاست وخلافت شریعت وسنت کے مطابق کریں۔

اور ان پانچ نصیحتوں پر عمل کریں:

(۱)......اللہ تعالی کا ذکر کثرت سے کریں (۲)......گھر میں پردہ کے احکام پر عمل کرائیں
(۳)......گانے بجانے اور سننے سے بچیں (۴)......نماز کبھی نہ چھوڑیں۔
(۵)......سنت کے مطابق زندگی گزارنے کوشش کریں۔

یہی پوری شریعت کا خلاصہ ہے۔لباس، بال، بناؤ سنگھار اور شرعی پردے کے احکام کا تعلق بھی چونکہ تہذیب سے ہے، لہذا اسلامی تہذیب کے مذکورہ احکام سیکھنے کے لئے ہر شخص کے پاس اور ہر گھر میں یہ کتاب ہونا ضروری ہے، اسے پڑھیں اور عمل کریں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو سب مسلمانوں کے لئے مفید بنائے اور لکھنے والے اور پڑھنے والوں کی ہدایت و مغفرت کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محمد اسمٰعیل طورو
رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی
۲۴ دسمبر ۲۰۰۹ء / ۶ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

عرض مؤلف

الحمد لله رب العالمین ○ والعاقبة للمتقین ○ والصلوة والسلام
علی رسوله الکریم ○ أما بعد!

کچھ عرصہ پہلے لباس اور بالوں سے متعلق کچھ فقہی مواد جمع کرنے کا ارادہ ہوا اور بفضل خدا یہ کام کرنا شروع بھی کر دیا..... شروع شروع میں فقط ایک رسالہ کی حد تک جمع و ترتیب کا ہی ارادہ تھا...... تاہم جمع و ترتیب میں مصروف ہونے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ صرف انہی دو عنوانات پر نہیں، بلکہ درج ذیل عنوانات سے متعلقہ مواد کو بھی اس میں شامل کر دیا جائے، تاکہ عوام الناس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو:

(۱)......مردوں کے لباس کے شرعی احکام
(۲)......مردوں کے بالوں کے شرعی احکام
(۳)......عورتوں کے لباس کے شرعی احکام
(۴)......عورتوں کے بالوں کے شرعی احکام
(۵)......زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کے شرعی احکام
(۶)...... پردے کے شرعی احکام

جب ان مذکورہ عنوانات کے مسائل کو شامل کیا گیا، تو یہ ایک رسالہ نہیں، بلکہ مستقل کتاب بن گئی، جس کا نام ''لباس اور بالوں کے شرعی احکام'' تجویز کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں متعلقہ موضوع و عنوانات پر کوئی تحقیق جدید نہیں پیش کی گئی، بلکہ اکابر علماء دیوبند کی مستند کتب فتاویٰ سے باحوالہ مسائل کو جمع کیا گیا ہے، تاکہ عوام الناس کے لئے کچھ آسانی ہو جائے۔ جو مسئلہ جس کتاب یا کتابچہ سے لیا گیا ہے، اس کا حوالہ ہر مسئلہ کے آخر میں بقید صفحہ نمبر و جلد نمبر درج کر دیا گیا ہے اور اگر اس کی ایک ہی جلد ہے، تو صرف صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے۔

جہاں کہیں کوئی مسئلہ کسی اردو فتاویٰ سے نہیں ملا، تو اس مسئلہ کو عربی کتب فتاوی کے حوالہ

سے لکھا گیا ہے اور اس کا بھی جلد وصفحہ نمبر درج کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اگر چہ سارا مواد باحوالہ ان اکابر کے فتویٰ جات سے اخذ کیا گیا ہے، جن کے علم وتفقہ اور اخلاص میں کسی قسم کی کوئی کمی اور شک نہیں، تاہم چونکہ اس مواد کو ایک ایسے بندہ نے ترتیب دیا ہے، جسے اپنی کم علمی، عدم تفقہ اور بے اخلاصی کا ہر طرح سے اقرار ہے، اس لئے اس میں ترتیب کے لحاظ سے ضرور کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہوگی، ایسی غلطی یا کمی پر اگر کوئی صاحبِ علم بندہ کو آگاہ کرے، تو بندہ اس کے لئے ہر وقت دعا گو رہے گا۔

اس کتاب کی جمع وترتیب میں برادر مکرم ومحترم جناب مولانا محمد طیب صاحب نے ہر موڑ پر بندے کی رہنمائی فرمائی، خصوصا بعض کتبِ فتاویٰ مہیا فرمائیں، بندہ تہہ دل سے انکا شکر گزار ہے اور اللہ سے دعا ہے کہ ان کی شفقت مسلسل جاری وساری رہے۔ (آمین)

اسی طرح بندہ اپنے ساتھی اور مادر علمی کے شرکاء جناب مولانا محمد اسلم (ابن ابی سعد) صاحب اور مولانا امجد وسیم صاحب (مدرس جامعہ رحمانیہ اسلام آباد) کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے تالیف وترتیب کے مختلف مراحل پر بندے کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا۔

(الحمد للہ طباعت کے بعد اس کتاب کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا، مگر مولانا مفتی ریاض محمد بلگرامی صاحب نے چند اغلاط کی طرف نشاندہی کی، جس پر اس کی دوبارہ تصحیح کی گئی ہے، مولانا مدثر جمال تونسوی صاحب نے یہ خدمت بڑی ہمت ومحنت سے انجام دی ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے عوام وخواص کیلئے نافع بنائے۔ اور اس کو بندے کے لئے، بندے کے والدین کے لئے، اور بندے کے تمام اساتذہ کرام کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

والسلام

محمد طفیل اٹکی
فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی
مدرس ورفیق دار الافتاء جامعہ رحمانیہ......اسلام آباد
۷ر رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ ۲۹ر اگست ۲۰۰۹ء

فہرست مضامین

باب اول...... مردوں کے لباس کے شرعی احکام

۲۷	لباس قومی مسئلہ ہے یا دینی مسئلہ ؟	۞
۲۸	لباس کا پہلا اصول ......لباس جسم چھپانے والا ہو	۞
۲۹	لباس کا دوسرا اصول ......لباس زیب و زینت والا ہو	۞
۲۹	ناجائز زینت کی صورتیں	۞
۳۰	جائز و پسندیدہ زینت کی صورتیں	۞
۳۰	لباس کا تیسرا اصول ......لباس سادگی والا ہو	۞
۳۱	سادگی کی پسندیدہ اور جائز صورتیں	۞
۳۱	سادگی کی ناجائز اور ناپسندیدہ صورتیں	۞
۳۲	لباس کا چوتھا اصول ......لباس صاف ستھرا ہو	۞
۳۲	لباس کا پانچواں اصول ......لباس سہولت والا ہو	۞
۳۲	لباس کا چھٹا اصول ......لباس میں فضول خرچی نہ ہو	۞
۳۳	لباس کا ساتواں اصول ......لباس تکبر والا نہ ہو	۞
۳۳	تکبر کے لباس کی اقسام	۞
۳۳	لباس کا آٹھواں اصول ......لباس شہرت والا نہ ہو	۞
۳۴	لباس کا نواں اصول ......لباس مشابہت اور نقالی والا نہ ہو	۞
۳۴	تشبہ اور اس کا مفہوم	۞
۳۶	اختیاری امور میں نقالی کا حکم	۞
۳۶	عبادت میں نقالی و تشبہ کا حکم	۞
۳۶	عادت میں نقالی و تشبہ کا حکم	۞
۳۷	کافر کے شعار میں نقالی و تشبہ کا حکم	۞
۳۷	کافر کے غیر شعار امور میں نقالی و تشبہ کا حکم	۞

❁	اختیاری امور میں مشابہت کا حکم	۳۷
❁	لباس کا دسواں اصول......لباس شرعاً ممنوع نہ ہو	۳۷
❁	شرعی لباس کونسا ہے؟	۳۸
❁	لباس مسنون کی تفصیل	۳۸
❁	مسنون لباس کے لئے بڑھاپے کا انتظار نہیں	۳۸
❁	رسول اللہ ﷺ کے جبہ کی مقدار	۳۹
❁	پاجامہ پہننے کا حکم	۳۹
❁	پاجامہ سنت ابراہیمی ہے	۳۹
❁	شرعی پاجامہ پہننے کا حکم	۴۰
❁	بڑے پائنچوں والے پاجامے کا حکم	۴۰
❁	مردوں کے لیے سرخ لباس کا حکم	۴۰
❁	رنگ دار ازار بند کا حکم	۴۱
❁	پتلون پہننے کا حکم	۴۱
❁	ملازمت اور تعلیم کے لیے پینٹ شرٹ پہننے کا حکم	۴۲
❁	اسکول و کالج کے انگریزی یونیفارم کا حکم	۴۳
❁	ٹائی لگانے کا حکم	۴۳
❁	مردوں کے لیے ممنوع رنگ کا لباس	۴۳
❁	سیاہ رنگ کے لباس کا حکم	۴۴
❁	پگڑی کی شرعی حیثیت	۴۴
❁	پگڑی اور عمامہ لباس کی سنت ہے، نماز کی نہیں	۴۵
❁	عمامہ باندھنے کا طریقہ	۴۵
❁	ٹوپی بغیر عمامہ کے پہننے کا حکم	۴۶
❁	عمامہ بغیر ٹوپی کے پہننے کا حکم	۴۶

۞	ٹوپی اور عمامہ کے استعمال کا حکم	۴۶
۞	محرابی صورت کے عمامہ کا حکم	۴۶
۞	دوسرے آدمی کو عمامہ باندھنے کا حکم	۴۷
۞	سرخ عمامہ کا حکم	۴۷
۞	عمامہ کا محبوب اور پسندیدہ رنگ	۴۸
۞	سبز رنگ کے عمامہ کا حکم	۴۸
۞	سیاہ رنگ کے عمامے کا حکم	۴۸
۞	جمعہ کے دن عمامہ کا حکم	۴۸
۞	شملہ کی مقدار کا تعین	۴۹
۞	شملہ کی جانب کا بیان	۴۹
۞	دو شملے رکھنے کا حکم	۴۹
۞	مردوں کے لیے سلک کا شملہ پہننے کا حکم	۵۰
۞	طلبہ کو اساتذہ کے سامنے عمامہ باندھنے کا حکم	۵۰
۞	حضرت تھانویؒ اور ان کے متوسلین عمامہ باندھتے تھے یا نہیں؟	۵۰
۞	چاندی کے نقش و نگار والے عمامہ کا حکم	۵۰
۞	ریشمی لنگی بطور پگڑی استعمال کرنے کا حکم	۵۱
۞	ننگے سر رہنے کا حکم	۵۱
۞	سر پر دائمی ٹوپی رکھنے کا حکم	۵۱
۞	ترکی ٹوپی کے استعمال کا حکم	۵۲
۞	کشتی نما ٹوپی (گاندھی کیپ) کا حکم	۵۲
۞	جن سنگھ میں شمولیت کرنے اور ان کی ٹوپی پہننے کا حکم	۵۲
۞	دو پلی ٹوپی اور گول ٹوپی کا حکم	۵۳
۞	گول ٹوپی پہننے پر اصرار کرنے کا حکم	۵۳

۞	لنڈے کے کپڑے پہننے کا حکم	۵۳
۞	حضور ﷺ کے کرتے پر چاند تھا یا نہیں؟	۵۴
۞	مصنوعی ریشم پہننے کا حکم	۵۴
۞	ریشمی رومال استعمال کرنے کا حکم	۵۴
۞	کالر لگانے کا حکم	۵۵
۞	مردوں کے لیے چاندی کے تار والے کپڑے کا حکم	۵۵
۞	نیکر پہن کر کھیلنے کا حکم	۵۵
۞	سیاہ رنگ کی چپل یا جوتا پہننے کا حکم	۵۶
۞	کرتے کی آستین کی لمبائی کی مقدار	۵۶
۞	لمبی آستین کا حکم	۵۷
۞	آدھی پنڈلی تک کرتا پہننے کا حکم	۵۷
۞	کرتے کے گریبان کا بیان	۵۷
۞	گریبان کھلا رکھنے کا حکم	۵۸
۞	مردوں کو ٹال رنگ کا کپڑا استعمال کرنے کا حکم	۵۸
۞	گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا حکم	۵۸
۞	مردوں کو چاندی کی لیس لگانے کا حکم	۵۸
۞	مرد کو اطلس پہننے کا حکم	۵۸
۞	ٹسر کے استعمال کا حکم	۵۹
۞	ولایتی کپڑے کے استعمال کا حکم	۵۹
۞	خون سے رنگے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے کا حکم	۵۹
۞	دھوتی باندھنے کا حکم	۵۹
۞	دھوتی باندھنے کا مسنون طریقہ	۶۰
۞	دھوتی کی حد	۶۰

❁	پاجامہ اور دھوتی کہاں باندھے	٦٠
❁	اچکن کے انگرکھے کا حکم	٦١
❁	دولہا کو گوٹہ لچکا لگا ہوا کپڑا پہننے کا حکم	٦١
❁	دولہا کو سہرا باندھنے کا حکم	٦١
❁	شیروانی اور کوٹ پر زائد بٹن لگانے کا حکم	٦٢
❁	بچہ کو کسی بزرگ کا کپڑا پہنانے کا حکم	٦٢
❁	گول دامن والی قمیص کا حکم	٦٣
❁	جمعہ کے دن اور عیدین کے دن عمدہ کپڑے پہننے کا حکم	٦٣
❁	میٹنگ کے لیے یا ملاقات کے لیے عمدہ کپڑے پہننے کا حکم	٦٣
❁	کندھے پر رومال رکھنے کا حکم	٦٤
❁	مرد کے لئے مخمل استعمال کرنے کا حکم	٦٤
❁	مرد کے لئے ریشمی جبہ استعمال کرنے کا حکم	٦٤
❁	بدوں تکبر ٹخنوں سے نیچے پاجامہ لٹکانے کا حکم	٦٥
❁	ٹخنے سے نیچے پائجامہ رکھنے کا حکم	٦٥
❁	کیا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	٦٥
❁	غسل کرنے کے بعد کرتہ پہلے پہنے یا پاجامہ	٦٦
❁	رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونے کا حکم	٦٦
❁	برکت کے لئے بدن اور کپڑے زمزم سے دھونے کا حکم	٦٦

باب دوم ...... مردوں کے بالوں کے شرعی احکام

❁	بالوں سے متعلق آنحضرت ﷺ کی تعلیمات	٦٧
❁	بال رکھنے کی جائز صورتیں	٦٧
❁	بالوں کی ناجائز صورتیں	٦٨
❁	بالوں کی وگ لگانے اور مصنوعی بال لگانے کا حکم	٦٨

۶۸	سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈانا؟	❁
۶۹	سر منڈانے کا مسنون طریقہ	❁
۶۹	سر کے بالوں کو قینچی سے کٹوانے کا حکم	❁
۶۹	گنجا کرانے کی شرعی حیثیت	❁
۷۰	سر کے بالوں کی مانگ نکالنے کا حکم	❁
۷۰	مانگ نکالے بغیر بال رکھنے کا حکم	❁
۷۱	سینہ اور پیٹ کے بال منڈانے کا حکم	❁
۷۱	کاکلوں کا حکم	❁
۷۱	سر میں پان بنوانے کا حکم	❁
۷۱	پیشانی کے بالوں کا حکم	❁
۷۲	گردن کے بال منڈوانے کا حکم	❁
۷۲	پنڈلی اور ران کے بالوں کا حکم	❁
۷۲	کان کے پاس سر کے بالوں اور داڑھی میں حد فاصل	❁
۷۲	کانوں کے پاس والے بالوں کو کاٹنے کا حکم	❁
۷۲	قلم بنانے کا حکم	❁
۷۳	چھوٹے چھوٹے بال رکھنے کا حکم	❁
۷۳	مردوں کے لیے ضفائر کا حکم ...... پٹھے رکھنے کا حکم	❁
۷۴	مردوں کے بالوں کی لمبائی کی مقدار کا بیان	❁
۷۴	مرد کے لیے جوڑا باندھنے کا حکم	❁
۷۴	قینچی سے زیر ناف کے بال کاٹنے کا حکم	❁
۷۵	زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کے استعمال کا حکم	❁
۷۵	زائد بال کتنے عرصہ بعد صاف کرنے چاہئیں؟	❁
۷۵	زیر بغل بالوں کا حکم	❁

۞	زیر ناف بالوں کی حدود	۷۵
۞	مردوں کو بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کا حکم	۷۶
۞	زیر ناف بال دوسرے آدمی سے بنوانے کا حکم	۷۶
۞	حجامت اور ناخن بنوانا نماز جمعہ سے پہلے ہے یا بعد میں؟	۷۶
۞	زیر ناف بالوں کو دفن کرنے کا حکم	۷۷
۞	حالت جنابت میں زائد بالوں کی صفائی اور ناخن کاٹنے کا حکم	۷۷
۞	سور کے بالوں والے برش سے شیو بنانے کا حکم	۷۷
۞	چہرے کے زائد بال کاٹنے یا اکھیڑنے کا حکم	۷۷
۞	رخسار اور حلق کے بالوں کا حکم	۷۸
۞	حجام کے لیے شیو بنانا اور غیر شرعی بال بنانے کا حکم	۷۸
۞	سیاہ خضاب کا حکم	۷۹
۞	بالوں کی سفیدی ختم کرنے اور سیاہ خضاب کا حکم	۷۹
۞	سیاہ خضاب کے استعمال کی تین صورتیں اور ان کے احکام	۸۰
۞	سیاہ خضاب کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کے خضاب کا حکم	۸۰
۞	بیوی کی خاطر سیاہ خضاب لگانے کا حکم اور امام ابو یوسفؒ کے قول کا جواب	۸۰
۞	مرد کا مہندی اور نیل ملا کر بالوں کو لگانے کا حکم	۸۱
۞	ڈاڑھی میں صرف مہندی لگانے کا حکم	۸۲
۞	جدید ہیئر کلر استعمال کرنے کا حکم	۸۲
۞	حالت جنابت میں بال وغیرہ کٹوانے کا حکم	۸۲
۞	بالوں کو دفن کرنے کا حکم	۸۲
۞	ناخن اور بالوں کو جلانے کا حکم	۸۳
۞	داڑھی پیدا کرنے کیلئے استرا چلانے کا حکم	۸۳
۞	داڑھی میں خالی جگہ پُر کرنے کیلئے استرا پھیرنے کا حکم	۸۳

۞	داڑھی برابر کرنے کیلئے استرا چلانے کا حکم	۸۳
۞	داڑھی میں گرہ لگانے یا چڑھانے کا حکم	۸۴
۞	بغرض شادی ڈاڑھی منڈانے کا حکم	۸۴
۞	جاسوسی کی غرض سے ڈاڑھی منڈانے کا حکم	۸۵
۞	ڈاڑھی منڈانے والا ناقص مسلمان ہے	۸۵
۞	شادی کرنا زیادہ اہم ہے یا ڈاڑھی رکھنا	۸۶
۞	ڈاڑھی کی توہین کفر ہے	۸۷
۞	ایک مشت داڑھی رکھنے اور حکم حاکم سے ڈاڑھی کٹوانے کا حکم	۸۷
۞	ملازمت کی وجہ سے ڈاڑھی منڈانے کا حکم	۸۸
۞	ڈاڑھی رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار نہیں	۸۹
۞	ڈاڑھی کو سنتِ رسول ﷺ کہنے کا مطلب	۸۹
۞	ایک مشت داڑھی رکھنے کا حدیث سے ثبوت	۹۰
۞	ایک مشت سے زائد داڑھی کتروانے کا حکم	۹۱
۞	صرف رمضان میں داڑھی رکھنے اور پھر مونڈنے کا حکم	۹۱
۞	ڈاڑھی کو اوپر چڑھانے کا حکم	۹۱
۞	مجھے ڈاڑھی کے نام سے نفرت ہے کہنے والے کا حکم	۹۱
۞	کیا داڑھی منڈا کافر ہے؟	۹۲
۞	ڈاڑھی منڈانا اور کٹانا دوسرے گناہوں سے بدترین گناہ	۹۲
۞	ڈاڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا مسئلہ	۹۳
۞	ڈاڑھی منڈانے والے کے فتوے کی شرعی حیثیت	۹۵
۞	ریش بچہ یعنی نچلے ہونٹ کے بالوں کا حکم	۹۶
۞	ڈاڑھی کے چند سفید بالوں کو کاٹنے کا حکم	۹۶
۞	ڈاڑھی کے کٹے ہوئے بالوں کا کیا کیا جائے؟	۹۶

۞	مونچھیں کترنے کا طریقہ	۹۷
۞	استرے سے مونچھیں صاف کرنے کا حکم	۹۷
۞	مونچھیں حلق کرانے کا حکم	۹۷
۞	مونچھوں کے اطراف کا حکم	۹۷
۞	مونچھیں کاٹنے کی مدت کا بیان	۹۸
۞	مونچھوں کو کاٹنے کی ترتیب	۹۸
۞	مونچھیں کون کاٹے؟	۹۸
۞	بالوں کے اکرام کا مطلب	۹۸
۞	بالوں میں کنگھی کرنے کا حکم	۹۹
۞	کنگھی کرنے کا مسنون طریقہ	۹۹
۞	تیل لگانے کا حکم	۱۰۰
۞	تیل لگانے کا مسنون طریقہ	۱۰۰
۞	ناک کے بالوں کا حکم	۱۰۰
۞	انگریزی بالوں کو سنت کے مطابق بنانے کا طریقہ	۱۰۰
۞	ابروؤں کے درمیانی بالوں کا حکم	۱۰۱
۞	حلق یعنی گلے کے بالوں کا حکم	۱۰۱
۞	بڑھے ہوئے بھنوؤں کے بالوں کا حکم	۱۰۱

باب سوم ...... عورتوں کے لباس کے شرعی احکام

۞	عورت کا مسنون لباس	۱۰۲
۞	اونچی ایڑی کا مردانہ جوتا پہننے کا حکم	۱۰۲
۞	عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننے کا حکم	۱۰۲
۞	لباس میں حرام اشیاء	۱۰۳
۞	عورتوں کی شلوار کہاں تک ہونی چاہئے؟	۱۰۳

❁	ساڑھی پہننے کا حکم	۱۰۳
❁	باریک کپڑے پہننے کا حکم	۱۰۴
❁	باریک لباس پہننے پر وعید	۱۰۴
❁	عورتوں کے لیے چاندی کے تار والے کپڑے پہننے کا حکم	۱۰۵
❁	عورت کو سفید کپڑے استعمال کرنے کا حکم	۱۰۵
❁	عورتوں کو کلی دار پائے جامہ پہننے کا حکم	۱۰۶
❁	عورتوں کو تہبند (لنگی) باندھنے کا حکم	۱۰۶
❁	عورتوں کو نصف آستین کی قمیص پہننے کا حکم	۱۰۶
❁	بے آستین قمیص پہننے کا حکم	۱۰۷
❁	عورت کے لئے صرف لمبا کرتا پہننے کا حکم	۱۰۷
❁	عورتوں کے لئے آڑا لباس (چوڑیدار) پہننے کا حکم	۱۰۷
❁	عورت کے لباس کا رنگ دار ہونا	۱۰۸
❁	فیشن والا لباس پہننے کا حکم	۱۰۸
❁	کسی تقریب میں شرکت کے لیے الگ لباس کا حکم	۱۰۹
❁	ہر روز نیا لباس پہننے کا حکم	۱۰۹
❁	باڈی (سینہ بند) استعمال کرنے کا حکم	۱۱۰
❁	غرارہ پہننے کا حکم	۱۱۰
❁	عورتوں اور بچیوں کے لئے فراک پہننے کا حکم	۱۱۰

باب چہارم...... عورتوں کے بالوں کے شرعی احکام

❁	عورتوں کے لئے سر کے بال کٹوانے کا حکم	۱۱۱
❁	عورتوں کا مردوں جیسے بال بنانے کا حکم	۱۱۱
❁	عورتوں کے لئے جوڑا باندھنے کا شرعی حکم	۱۱۲
❁	عورت کے چہرے اور بازوں کے بالوں کا حکم	۱۱۲

۞	عورت کا چہرے سے ڈاڑھی مونچھ کاٹنے کا حکم	۱۱۲
۞	بھنویں الگ کرنے کے لیے درمیانی بال کاٹنے کا حکم	۱۱۲
۞	بڑھے ہوئے بھنوؤں کے بالوں کا حکم	۱۱۳
۞	نوک دار بال کاٹنے کا حکم	۱۱۳
۞	بال بڑھانے کے لیے عورت کا بالوں کے سروں کو کاٹنے کا حکم	۱۱۳
۞	پلکیں بنانے کا حکم	۱۱۳
۞	خواتین کا نائن یا نائی سے بال کٹوانے کا حکم	۱۱۴
۞	عورت کا بال برابر کرنے کیلئے بال کاٹنے کا حکم	۱۱۴
۞	بچیوں کے بالوں کو بطور فیشن کاٹنے کا حکم	۱۱۴
۞	بچیوں کے بالوں کو تھوڑا تھوڑا کاٹنے کا حکم؟	۱۱۴
۞	عورت کے لئے ٹیڑی مانگ نکالنے کا حکم	۱۱۵
۞	مصنوعی بال لگانے کا حکم	۱۱۵
۞	لمبے بال کاٹنے کا حکم	۱۱۵
۞	عورت کا فیشن کے طور پر شوہر کے حکم سے یا خود بال کٹوانے کا حکم	۱۱۶
۞	عورت کا اپنے گرے ہوئے بالوں کو دوبارہ ملانے کا حکم	۱۱۶
۞	لڑکی کا سر منڈانا کس عمر تک جائز ہے؟	۱۱۶
۞	سر کے بال گوندنے کا شرعی حکم	۱۱۷
۞	عورت کے لئے زیر ناف بالوں کی صفائی کا تفصیلی حکم	۱۱۷
۞	بال اڑانے والا صابن یا پاؤڈر استعمال کرنے کا حکم	۱۱۷
۞	حالت حیض ونفاس میں زائد بالوں کی صفائی اور ناخن کاٹنے کا حکم	۱۱۸

باب پنجم ......زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کے شرعی احکام

۞	زیور کی حقیقت	۱۱۹

۞	میک اپ عورت کا فطری حق ہے	۱۲۰
۞	زیب وزینت نہ کرنے پر شوہر کے ڈانٹنے کا حکم	۱۲۱
۞	میک اپ کے غیر ملکی سامان استعمال کرنے کا حکم	۱۲۱
۞	لپ اسٹک کے استعمال کا حکم	۱۲۲
۞	فیشل کرانے کا حکم	۱۲۳
۞	کانچ کی چوڑیاں پہننے کا حکم	۱۲۳
۞	چھنچھنانے والے زیور کا حکم	۱۲۳
۞	عورتوں کے لئے پازیب پہننے کا حکم	۱۲۳
۞	پیتل تانبے کے زیور کا حکم	۱۲۴
۞	بیوٹی پارلر جا کر میک اپ کرانے کا حکم	۱۲۴
۞	بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت	۱۲۴
۞	بیوٹی پارلر کے دنیاوی نقصانات	۱۲۵
۞	پلکوں پر رنگ یا آئی لیشز لگانے کا حکم	۱۲۶
۞	چاندی کا خلال استعمال کرنے کا حکم	۱۲۶
۞	مصنوعی دانت لگوانے کا حکم	۱۲۶
۞	محض حسن کی خاطر اصلی کے بدلے بناوٹی دانت لگوانے کا حکم	۱۲۷
۞	دانت پر سونے کا خول چڑھانے کا حکم	۱۲۷
۞	چاندی یا سونے کا دانت لگوانے کا حکم	۱۲۷
۞	نیل پالش استعمال کرنے کا حکم	۱۲۸
۞	بیوی کا شوہر کے لیے سرخی لگانے کا حکم	۱۲۸
۞	غیر شادی شدہ عورت کو چوڑیاں پہننے کا حکم	۱۲۸
۞	اجنبی مرد سے چوڑی پہنوانے کا حکم	۱۲۸
۞	محارم کے لیے بناؤ سنگھار کرنے کا حکم	۱۲۹

۞	بناؤ سنگھار میں فضول خرچی کا حکم	۱۲۹
۞	مرد وعورت کے لیے سونا پہننے کا حکم	۱۳۰
۞	عورت کے لیے زیور اور انگوٹھی کا حکم	۱۳۱
۞	مختلف دھاتوں کے زیور استعمال کرنے کا حکم	۱۳۱
۞	سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی کا حکم	۱۳۱
۞	پیتل، اسٹیل اور لوہے کی انگوٹھی کا حکم	۱۳۱
۞	مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا حکم	۱۳۲
۞	مرد کے لئے ایک سے زائد نگوں والی انگوٹھی کا حکم	۱۳۲
۞	مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم	۱۳۳
۞	انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننا مسنون ہے	۱۳۳
۞	انگوٹھی کس انگلی میں پہننا مسنون ہے	۱۳۳
۞	کس انگلی میں انگوٹھی پہننا جائز ہے	۱۳۴
۞	کس انگلی میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے	۱۳۴
۞	نگینہ کس طرف رکھنا چاہئے	۱۳۴
۞	نگینہ میں خاص پتھر استعمال کرنے اور اس کی تاثیر کا عقیدہ رکھنے کا حکم	۱۳۵
۞	بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی کا حکم	۱۳۵
۞	بیت الخلاء جاتے وقت لاکٹ کا حکم	۱۳۶
۞	مردوں کے لیے طلائی گھڑی کے استعمال کا حکم	۱۳۶
۞	عورتوں کے لیے سونے، چاندی کی گھڑی کے استعمال کا حکم	۱۳۶
۞	گلٹ کی گھڑی چین کا حکم	۱۳۶
۞	مرد کا گلے میں لاکٹ یا زنجیر پہننے کا حکم	۱۳۷
۞	دلہا کو سونے کی گھڑی پہنانے کا حکم	۱۳۷
۞	شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننے کا مسئلہ	۱۳۷

❁	عورت کا چہرے کے بال صاف کرنے کا حکم	۱۳۸
❁	لڑکیوں کے بڑے بڑے ناخن رکھنے کا حکم	۱۳۸
❁	ناخنوں کو دفن کرنے کا حکم	۱۳۸
❁	ناخن کاٹنے کا طریقہ	۱۳۸
❁	ناخن اور بالوں کو جلانے کا حکم	۱۳۹
❁	مرد کیلئے دنداسا استعمال کرنے کا حکم	۱۳۹
❁	سونے چاندی کی سلائی استعمال کرنے کا حکم	۱۳۹
❁	عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم	۱۳۹
❁	ڈیزائن سے مہندی لگانے کا حکم	۱۴۰
❁	کون مہندی کے استعمال کا حکم	۱۴۰
❁	مردوں کے لیے مہندی لگانے کا حکم	۱۴۰
❁	تعویذ کے لیے سونے چاندی کا بکس بنانے کا حکم	۱۴۱
❁	عینک کی کمانی سونے کی بنانے کا حکم	۱۴۱
❁	انگوٹھی پر اللہ کی صفات کندہ کروانے کا حکم	۱۴۱
❁	بچی کو زیور پہنانے کا حکم	۱۴۲
❁	چاندی کے حلقے والے بٹن کا حکم	۱۴۲
❁	تسبیح میں ریشم کا ڈورا لگانے کا حکم	۱۴۲
❁	چاندی کی تسبیح استعمال کرنے کا حکم	۱۴۲
❁	خضابی کنگھے کا حکم	۱۴۲
❁	رنگین کریم اور پاؤڈر کا حکم	۱۴۳
❁	لڑکوں اور مردوں کے لئے پاؤڈر لگانے کا حکم	۱۴۳
❁	بلیچ کریم استعمال کرنے کا حکم	۱۴۳

۞	دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے کا حکم	۱۴۳
۞	بالوں پر کلپ لگانے کا حکم	۱۴۴
۞	گھڑی کس ہاتھ میں باندھی جائے؟	۱۴۴
۞	سونے قلعی کی ہوئی گھڑی اور بٹنوں کا حکم	۱۴۵
۞	پیتل کے بٹنوں کا حکم	۱۴۵
۞	سونے کی انگشتری اور پتھر کے نگینہ کا حکم	۱۴۵
۞	عورتوں کا کان ناک چھدوانے کا حکم	۱۴۶
۞	کبھی کام آنے کی نیت سے سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم	۱۴۶
۞	عورتوں کو سرمہ لگانے کا حکم	۱۴۶
۞	مردوں کو سرمہ لگانے کا حکم	۱۴۶
۞	عطر اور سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ اور آپ ﷺ کا پسندیدہ سرمہ	۱۴۷
۞	سرمہ لگانے کے لئے سونے، چاندی کی سلائی استعمال کرنے کا حکم	۱۴۷
۞	جسم گودنے کا شرعی حکم	۱۴۷
۞	عورت کو مردانہ روپ اختیار کرنیکا حکم	۱۴۸
۞	مرد کو زنانہ خوشبو استعمال کرنے کا حکم	۱۴۸
۞	مردانہ اور زنانہ خوشبو میں فرق	۱۴۸
۞	مرد وزن کی خوشبو میں فرق اور اس کی تفصیل	۱۴۹
۞	پرفیومز استعمال کرنے کا حکم	۱۴۹
۞	سینٹ اور انگریزی تیل استعمال کرنے کا حکم	۱۴۹
۞	سینٹ استعمال کرنے سے سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟	۱۵۰
۞	بیوہ عورت کو زیور پہننے کا حکم	۱۵۰

باب ششم......شرعی پردے کی حقیقت اور اس کے مسائل

۞	انسداد فواحش کا اسلامی نظام	۱۵۱

سد ذرائع کا سنہری اصول	۱۵۲
افعال و اعمال کے اسباب کی اقسام	۱۵۳
حرام اسباب اور ان کی تفصیل	۱۵۴
مکروہ اسباب اور انکی تفصیل	۱۵۴
مباح اسباب اور ان کی تفصیل	۱۵۴
حرام سبب مطلقاً حرام ہے	۱۵۵
پردے کا سببِ قریب اور اسکا حکم	۱۵۵
پردے کا سببِ بعید اور اس کا حکم	۱۵۵
نزول حجاب کی تاریخ	۱۵۶
ستر عورت کے احکام اور حجاب نساء میں فرق	۱۵۸
حجاب کا پہلا درجہ: حجاب اشخاص بالبیوت	۱۶۱
حجاب کا دوسرا درجہ: حجاب بالبرقع	۱۶۱
حجاب کا تیسرا درجہ: کشف وجہ وکفین	۱۶۱
حجاب کے پہلے درجہ کی تفصیل	۱۶۲
حجاب کے دوسرے درجہ کی تفصیل	۱۶۵
حجاب کے تیسرے درجہ کی تفصیل	۱۶۵
پردے کے فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟	۱۶۸
پردہ کے بارے میں اصول کلی	۱۶۸
پردہ کتنی عمر سے فرض ہے؟	۱۶۹
کس سے پردہ فرض ہے؟	۱۶۹
کس سے پردہ فرض نہیں؟	۱۶۹
محرم کے سامنے کتنا جسم کھلا رکھنا جائز ہے؟	۱۶۹
بے حیاء محرم سے پردہ کا حکم	۱۷۰

۱۲۲۹۳۵

۞	عورت کے سامنے عورت کا پردہ	۱۷۰
۞	بوڑھی عورت کے پردہ کا حکم	۱۷۰
۞	پردے سے غافل دیوث کی سزا	۱۷۱
۞	عورت کا بازار سے سامان لانے کا حکم	۱۷۱
۞	کیا صرف برقعہ پہن لینا کافی ہے یا کہ دل میں شرم وحیاء بھی ہو؟	۱۷۲
۞	ہیجڑے سے پردہ کا حکم	۱۷۶
۞	عورت کا مرد کے شانہ بشانہ کام کرنے کا حکم	۱۷۶
۞	سسر سے پردہ اور اس سے ہاتھ ملانے کا حکم	۱۷۷
۞	کیا چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے؟	۱۷۷
۞	ترکی خاتون کا پردے کے بارے میں بیان اور اس کا جواب	۱۷۷
۞	چہرہ پردہ میں داخل ہے توجہ پر کیوں نہیں کیا جاتا؟	۱۷۹
۞	مدتِ دراز سے بے پردہ عورت کے پردے کا حکم	۱۷۹
۞	داماد سے پردہ اور اس سے ہاتھ ملانے کا حکم	۱۸۰
۞	پردہ کے لئے موٹی چادر بہتر ہے یا برقعہ	۱۸۰
۞	پردہ فرض ہونے کی عمر کا بیان	۱۸۰
۞	کیا دیہات میں بھی پردہ ضروری ہے؟	۱۸۱
۞	کام کاج والی عورت کو سر اور کہنیاں کھولنے کا حکم	۱۸۱
۞	بہنوئی سے پردہ کا حکم	۱۸۱
۞	سالی سے پردے کا حکم	۱۸۲
۞	شوہر کے نیک سیرت دوست سے پردے کا حکم	۱۸۲
۞	سفر میں راستہ دیکھنے کے لئے نقاب لگانے کا حکم	۱۸۲
۞	نامحرم سے بات کرنے کا حکم	۱۸۲
۞	ننگے سر رہنے کا حکم	۱۸۳

❁	نامحرم مرد کو سلام کرنے کا حکم	۱۸۴
❁	نامحرم عورت کو سلام کرنے اور جواب دینے کا حکم	۱۸۴
❁	محرم خواتین کو سلام کرنے اور مصافحہ کرنے کا حکم	۱۸۵
❁	نابالغ بچی کو پیار کرنے کا حکم	۱۸۵
❁	نندوئی سے بات کرنے کا حکم	۱۸۵
❁	مسلم عورت کا غیر مسلم عورت سے پردہ	۱۸۶
❁	عورت کا گھر میں ننگے سر رہنے کا حکم	۱۸۶
❁	گھر میں ننگے سر بیٹھنے کا حکم	۱۸۶
❁	بالغ لڑکی کو پردہ کرانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے	۱۸۶
❁	محرم والی عورت کے ساتھ (نامحرم عورتوں کا) سفر کرنا جائز نہیں	۱۸۷
❁	نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرنے کا حکم	۱۸۷
❁	بھائی بہن کا آپس میں گلے ملنے کا حکم	۱۸۷
❁	عورتوں کا ووٹ ڈالنے کا حکم	۱۸۷
❁	عورت کی آواز کا پردہ	۱۸۸
❁	عورت کا مردوں کے سامنے تقریر کرنے کا حکم	۱۸۸
❁	عورت کا لاوڈ اسپیکر پر تقریر کرنے کا حکم	۱۸۸
❁	بغرض تربیت طالبہ کا جلسہ میں تقریر کرنے کا حکم	۱۸۹
❁	عورتوں کا انتخابات میں حصہ لینے کا حکم	۱۸۹
❁	کالج میں بے پردگی کا ذمہ دار کون، لڑکی یا والدین؟	۱۹۰
❁	نامحرم دوکاندار سے خریداری کا حکم	۱۹۰
❁	مرد کا عورتوں میں بدوں پردہ وعظ کہنا جائز نہیں	۱۹۰
❁	نامحرم عورت کی میت دیکھنے اور تصویر لینے کا حکم	۱۹۱
❁	مردہ بیوی کا چہرہ دیکھنے کا حکم	۱۹۱

۞	ائر ہوسٹس سے بات کرنے کا حکم	۱۹۱
۞	لیڈی ڈاکٹر سے بچہ کا ختنہ کرانے کا حکم	۱۹۱
۞	بغرض علاج یا پریکٹس عورت کی شرمگاہ دیکھنے کا حکم	۱۹۲
۞	بے پردگی کی حالت میں ہسپتال میں ولادت کا حکم	۱۹۳
۞	ڈاکٹر کے سامنے بدن کھولنے کا حکم	۱۹۳
۞	غیر محرم سے تجوید سیکھنے کا حکم	۱۹۳
۞	عورت کا نامحرم ڈرائیور کے ساتھ تنہا گاڑی میں بیٹھنے کا حکم	۱۹۴
۞	خواتین کے لئے گاڑی چلانے کا حکم	۱۹۴
۞	برقعہ کے کپڑے کا رنگ کیسا ہونا چاہیے؟	۱۹۵
۞	شادی کے لئے لڑکی دیکھنے دکھانے کا حکم	۱۹۵
۞	دیور اور جیٹھ سے پردہ کا حکم	۱۹۷
۞	جیٹھ اور دیور کے پردے میں فرق کا حکم	۱۹۸
۞	''دیور موت ہے'' اس کا کیا مطلب؟	۱۹۸
۞	عورت کا سلام کرتے وقت جھکنا جائز نہیں	۱۹۸
۞	بے پردگی کی شرائط لگانے والی یونیورسٹی میں پڑھنے کا حکم	۱۹۸
۞	مسجد میں عورت کے وعظ کا حکم	۱۹۹
۞	منہ بولے بھائی سے پردہ کا حکم	۱۹۹
۞	منہ بولے بیٹے سے پردہ کا حکم	۱۹۹
۞	مشترک گھرانے کے پردہ کا حکم	۲۰۰
۞	منگیتر سے پردہ کا حکم	۲۰۰
۞	منگیتر سے بات چیت کا حکم	۲۰۰
۞	پیغام نکاح کے بعد اور منگنی سے پہلے تعلقات کا حکم	۲۰۰
۞	نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پردہ کا حکم	۲۰۱

۲۰۱	لیڈی ڈاکٹر کو ہسپتال میں کتنا پردہ کرنا چاہیے؟	۞
۲۰۱	عورتوں والی فیکٹری یا کارخانہ میں کام کرنے کا حکم	۞
۲۰۲	عورتوں کا دفتر میں بے پردہ کام کرنے کا حکم	۞
۲۰۲	بھابیوں سے کتنا پردہ ؟	۞
۲۰۲	نرس کو مرد مریض کی تیمارداری کرنے کا حکم	۞
۲۰۳	بھتیجی اور بھانجی کے شوہر سے پردے کا حکم	۞
۲۰۳	عورت کا غیر مردوں کے سامنے تقریر کرنے کا حکم	۞
۲۰۳	شوہر کے کہنے پر پردہ چھوڑنے کا حکم	۞
۲۰۴	پردہ سے منع کرنے والے مرد سے شادی کا حکم	۞
۲۰۴	پردہ کرنے پر آمادہ نہ ہونے والی عورت کی دنیا میں سزا کیا ہے؟	۞
۲۰۴	پیر صاحب سے پردہ کا حکم	۞
۲۰۴	عورت کو سیکٹری رکھنے کا حکم	۞
۲۰۵	گھر کی کھڑکیاں وغیرہ بند رکھنے کا حکم	۞
۲۰۵	دودھ شریک بھائی سے پردہ	۞
۲۰۵	فتنہ کی صورت میں محارم سے پردے کا حکم	۞
۲۰۶	چچی اور ممانی سے پردے کا حکم	۞
۲۰۶	مطلقہ بیوی سے پردے کا حکم	۞
۲۰۶	نامحرم ملازم سے پردے کا حکم	۞
۲۰۷	نامحرم مرد سے چوڑیاں پہننے کا حکم	۞
۲۰۷	نابینا افراد سے پردے کا حکم	۞
۲۰۷	دیہاتی خواتین کے لئے کام کے دوران پردہ کرنے کا حکم	۞

باب اول
مردوں کے لباس کے شرعی احکام

لباس قومی مسئلہ ہے یا دینی مسئلہ؟

سوال:......لباس انسان کا خالص تہذیبی مسئلہ ہے یا دینی مسئلہ ہے؟ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ لباس دینی مسئلہ نہیں ہے، لباس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، لہذا لباس ہو یا بالوں کی کوئی شکل ہو یا زیب و زینت کی کوئی اور صورت ہو ان میں جائز و ناجائز کی بحث میں نہیں پڑنا چاہیے، یہ انسان کا ایک تہذیبی مسئلہ ہے کہ جس طرح کا رسم و رواج چل جائے اسی طرح کا لباس پہن لیا جائے ۔ جب کہ ان کے مقابلہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ لباس خالصتاً ایک دینی مسئلہ ہے لہذا کس طرح کا لباس پہننا ہے؟ اور کس طرح کا لباس نہیں پہننا؟ یہ دین و شریعت سے فیصلہ کروائیں گے۔ آپ بتائیں اس میں سے کونسا نظریہ درست ہے؟

جواب:......لباس کی اصل حقیقت ان دونوں نظریوں کے درمیان میں ہے کہ لباس خالصتاً تہذیبی و ثقافتی مسئلہ بھی نہیں ہے اور خالص دینی مسئلہ بھی نہیں ہے، لہذا یہ کہنا کہ لباس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہ بھی غلط ہے، اس لیے کہ جب ہم قرآن و حدیث کو دیکھتے ہیں تو ہمیں لباس کے متعلق واضح ہدایات اور تعلیمات ملتی ہیں، چنانچہ قرآن کریم نے بھی لباس کا ذکر کیا اور لباس کے مقاصد ذکر فرمائے ہیں:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ﴾ (اعراف: ۲۵)

نبی کریم ﷺ کی احادیث بھی لباس کے متعلق بے شمار ہیں، بہت سے ایسے لباس تھے جو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت موجود تھے لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان کے استعمال سے مسلمانوں کو منع فرمایا، مثال کے طور پر اس وقت مرد ریشم بھی پہن لیا کرتے تھے مگر آپ ﷺ نے مردوں کو ریشم پہننے سے منع فرما دیا۔

اسی طرح لباس خالص دینی مسئلہ بھی نہیں، بلکہ لباس امور عادت میں سے ہے اور نماز وغیرہ امور عبادت میں سے ہے، امور عادت کے بارے میں دین وشریعت کا اندازِ تعلیم کچھ اور طرح ہے۔ امور عبادت کے بارے میں دین وشریعت کا انداز تعلیم کچھ اور طرح ہے۔ کہ جس طرح نماز ایک عبادت ہے تو دین وشریعت نے اس کے متعلق پوری تفصیل ذکر کی ہے کہ اس کا طریقہ یہ ہے، اس کی شرائط یہ ہیں، اس کی صورت یہ ہے، مرد کی نماز اس طرح ہے ،عورت کی نماز اس طرح ہے، اس سے ہٹ کر کوئی طریقہ قابل قبول نہیں۔

امور عادت کے بارے میں دین وشریعت نے بالکل آزاد بھی نہیں چھوڑ دیا کہ جو جی میں آئے کرو بلکہ ہر عادی مسئلہ میں عمومی ہدایات اور کچھ جزوی ہدایات دے دی ہیں اور اس کے بعد آزادی دی ہے، یہی صورت حال لباس کی بھی ہے، یہ نہیں کہ لباس کے بارے میں شریعت ودین نے کوئی ہدایت وتعلیم ہی نہ دی ہو اور یہ بھی نہیں کہ شریعت نے لباس کی خاص شکل وصورت اور وردی متعین کر دی ہو کہ یہی اسلامی لباس ہے اور ہر مسلمان کو بس یہی پہننا پڑے گا، اس سے ہٹ [illegible] ئی لباس قابل قبول نہیں، بلکہ لباس کے بارے میں بھی چند اصول بیان کر دیئے اور اس [illegible] بعد آزادی دیدی، کہ ان اصولوں اور ہدایات کی پابندی کرتے ہوئے اپنی پسند کے مطابق جو لباس بھی تم استعمال کرو گے وہ لباس شریعت کی نظر میں درست ہے۔ البتہ شریعت نے لباس کے بارے میں جو اصول مقرر کئے ہیں وہ یہ ہیں:

لباس کا پہلا اصول:......لباس جسم چھپانے والا ہو

لباس کا پہلا اصول یہ ہے کہ وہ جسم کو چھپانے والا ہو، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ﴾ (اعراف:۲۵)

ترجمہ:...... اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری چھپانے کی جگہوں کو چھپاتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے۔

لباس کا پہلا اور سب سے اہم مقصد بدن کو چھپانا ہے، لہذا جو لباس اس ضرورت کو پورا نہ کرے وہ اسلامی لباس نہیں کہلائے گا۔ اور جسم نہ چھپانے والا لباس تین قسم کا ہوتا ہے:

۱)...... پہلی قسم یہ ہے کہ وہ لباس چھوٹا ہونے کی وجہ سے جسم کو نہ چھپائے۔ یعنی وہ لباس اتنا چھوٹا ہے کہ لباس پہننے کے باوجود اس سے مکمل طور پر ستر اور جسم نہ چھپتا ہو، بلکہ جسم کا یا ستر کا

کچھ حصہ کھلا رہ جاتا ہوتو اس لباس سے بنیادی مقصد حاصل نہیں ہوتا لہذا یہ لباس بھی جائز نہیں۔

۲)......دوسری قسم یہ ہے کہ وہ لباس جسم اور ستر کو تو چھپا دے لیکن وہ اتنا پتلا اور باریک ہو، کہ اس سے اندر کا جسم جھلکتا ہو۔ تو یہ لباس بھی اس بنیادی مقصد کو کلی طور پر پورا نہیں کرتا۔ لہذا یہ لباس بھی جائز نہیں۔

۳)......تیسری قسم یہ ہے کہ وہ لباس جسم اور ستر کو تو چھپائے لیکن وہ اتنا چست اور تنگ ہو کہ لباس پہننے کے باوجود اس سے جسم کی بناوٹ اور جسم کا نشیب وفراز نظر آتا ہو، تو یہ لباس بھی اس بنیادی مقصد کو پورا نہیں کرتا لہذا یہ لباس بھی جائز نہیں۔

لباس کا دوسرا اصول:......لباس زیب وزینت والا ہو

لباس کا دوسرا اصول یہ ہے کہ وہ باعث زینت ہو، قرآن کریم میں اس اصول کو پہلے اصول کیساتھ بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ لباس کا ایک مقصد زینت بھی ہے کہ لباس پہن کر آدمی اچھا لگتا ہے، اگر لباس کے بغیر ہو تو آدمی اچھا نہیں لگتا۔ البتہ زیب وزینت کے بارے میں درج ذیل تفصیل ہے۔

ناجائز زینت کی صورتیں:

ناجائز اور ناپسندیدہ زینت کی تین صورتیں ہیں:

۱)......کوئی آدمی محض شہرت، نمائش اور دکھاوے کے لیے زینت کرتا ہے تو اس مقصد کے لیے زینت اختیار کرنا شرعا برا، شنیع اور قابل مذمت ہے۔

۲)......کوئی آدمی تکلف کر کے اس انداز سے زینت اختیار کرتا ہے کہ اس میں بہت زیادہ منہمک اور مصروف ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مقاصد سے بھی غفلت و دوری ہو جاتی ہے، تو حصول زینت میں اس قدر انہماک اور اہتمام بھی قابل مذمت ہے۔

۳)......کوئی آدمی اپنی گنجائش سے بڑھ کر زینت کرتا ہے یعنی جتنی مالی حیثیت ہے اس سے بڑھ کر زینت اختیار کرتا ہے تو یہ بھی مذموم ہے کہ یہ بعض اوقات اسراف کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس سے اپنی حیثیت سے زیادہ اظہار کرنا مقصود ہے جو خود اپنی جگہ مذموم ہے۔

جائز و پسندیدہ زینت کی صورتیں:

جائز اور پسندیدہ زینت کی بھی تین صورتیں ہیں:

۱)...... کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے لیے زینت اختیار کرتا ہے، تو یہ زینت پسندیدہ اور جائز ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت زبیر بن ابی علقمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو بری ہیئت بنائے ہوئے تھا، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں، مال ہے، مختلف قسم کے اموال ہیں، آپ نے فرمایا تو اس نعمت کا اثر ظاہر ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ بندے پر اپنے انعام کا اثر دیکھے۔ (المطالب العالیہ: ۲/۲۶۲۔ مجمع الزوائد: ۵/۱۳۶)

۲)...... بسا اوقات زینت اس وقت مطلوب اور پسندیدہ ہوتی ہے جب اس زینت سے اپنا فقر اور خستہ حالت کو چھپانا مقصود ہو، یعنی کسی قدر زینت اس لیے اختیار کرتا ہے تاکہ لوگ مجھے فقیر سمجھ کر اور ضرورت مند سمجھ کر کچھ دینے کا اہتمام نہ کریں۔

۳)...... دوسرے مسلمان کا دل خوش کرنے کے لیے بھی زینت اختیار کرنا جائز ہے، مثلاً کسی نے اچھا لباس دیا تو اب اگر اسے نہیں پہنے گا تو اس سے اس کی دل شکنی اور دل آزاری ہوگی اور اگر اس کو پہنتا ہے تو اس سے ان کا دل خوش ہوگا تو اپنے متعلقین کا دل خوش کرنے کے لیے زینت اختیار کرنا پسندیدہ ہے۔

لباس کا تیسرا اصول: لباس سادگی والا ہو

لباس کا تیسرا اصول یہ ہے کہ وہ لباس سادہ ہو۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دیکھا کہ وہ مینڈھے کی کھال کا پٹکا لگائے ہوئے آرہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو دیکھو اللہ رب العزت نے اس کے دل کو ایمان سے منور کر رکھا ہے، میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جب یہ والدین کے پاس رہتے تھے، نہایت ناز و نعمت میں تھے، میں نے دیکھا کہ اس وقت اس کے لیے ایک جوڑا دو سو میں خریدا گیا تھا، اسے اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس حال میں کر دیا جو تم دیکھ رہے ہو یعنی اس نے ناز و نعمت اور عیش والی زندگی کو اللہ اور رسول اللہ کے نام پر قربان کر دیا

اور اب فقر میں مست ہو گئے۔ (الترغیب والترہیب: ۳/۱۰۳)

حضرت ایاسؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول میں ایک صحابی آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ؟ کیا تم نہیں سنتے ؟ کہ لباس کی سادگی ایمان کی علامت ہے، لباس کی سادگی ایمان کی علامت ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب اللباس)

سادگی کی بھی کئی صورتیں ہیں جن میں سے بعض ناجائز ہیں اور بعض جائز ہیں، ذیل میں تفصیل دیکھئے۔

سادگی کی پسندیدہ اور جائز صورتیں:

سادگی کی جائز اور پسندیدہ دو صورتیں ہیں:

۱)......بعض حالات میں آدمی سادگی اختیار کرتا ہے کہ اس کی نظر اس سے اعلیٰ مقاصد کی طرف ہوتی ہے کہ اسباب زینت کی طرف اس کا دھیان نہیں ہوتا، مثلاً حصول علم میں اس طرح مصروف رہتا ہے یا اللہ کی عبادت یا تصنیف و تالیف میں اس طرح مصروف رہتا ہے کہ اسے زینت اور اسباب زینت کی طرف توجہ ہی نہیں، یہ صورت جائز ہے اور قابل تعریف ہے۔

۲)......کوئی آدمی تواضعاً سادگی اختیار کرتا ہے کہ میری حیثیت ہی کیا ہے کہ میں اچھا بنوں، اچھا لباس پہنوں اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو کچھ بنا کر ظاہر کروں تو یہ بھی جائز ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تواضع اور انکساری کی وجہ سے جمال اور زینت کا لباس چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (مشکوۃ شریف، کتاب اللباس: ۳۷۵)

سادگی کی ناجائز اور ناپسندیدہ صورتیں:

سادگی کی ناجائز اور غیر پسندیدہ تین صورتیں ہیں:

۱)......کوئی آدمی بخیل اور کنجوس ہونے کی وجہ سے زینت کو چھوڑ کر سادگی اختیار کرتا ہے تو اس طرح سادگی اختیار کرنا پسندیدہ نہیں بلکہ قابل مذمت ہے۔

۲)......کوئی آدمی محض سستی کی وجہ سے زینت کو چھوڑ کر سادگی اختیار کرتا ہے، یہ صورت بھی درست نہیں کیونکہ کاہلی اور سستی شرعاً مذموم ہے، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

سستی اور کاہلی اور عاجزی کی مذمت کرتے ہیں بلکہ ہوشیاری اور چستی سے خوش ہوتے ہیں۔

(سنن ابوداود)

۳)......بعض دفعہ گندے مزاج اور گھٹیا طبیعت کی وجہ سے سادگی اختیار کرتا ہے تو یہ بھی درست نہیں بلکہ مذموم ہے۔

لباس کا چوتھا اصول:......لباس صاف ستھرا ہو

لباس کا چوتھا اصول نظافت اور صفائی ہے یہ بھی شریعت اور دین اسلام میں مطلوب ہے، اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اپنے گھروں کے باہر کے صحنوں کو بھی صاف کیا کرو۔ (سنن ترمذی) جب گھروں کے سامنے والا حصہ صاف کرنے کا حکم ہے تو گھر کے اندر تو بطریق اولی صفائی کا حکم ہوگا اور جب گھر کی صفائی کا ہے تو اپنے جسم اور لباس وغیرہ کی صفائی کا حکم تو بطریق اولی ہوگا۔

لباس کا پانچواں اصول:......لباس سہولت والا ہو

لباس کا پانچواں اصول یہ ہے کہ آدمی کو شریعت کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے سہولت والا لباس اختیار کرنے کی گنجائش ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔لیکن گنجائش پر عمل کرنے کے لئے ہر شخص اپنے حق میں مفتی نہ بن بیٹھے بلکہ سہولت پر مشتمل جدید لباس کسی با اعتماد مفتی صاحب یا عالم دین کو پہلے دکھائے پھر اس کو اپنائے۔

لباس کا چھٹا اصول:......لباس میں فضول خرچی نہ ہو

لباس کا چھٹا اصول یہ ہے کہ لباس وغیرہ کی خریداری میں فضول خرچی سے بچے کیونکہ فضول خرچی شرعاً ناجائز اور حرام ہے،فضول خرچی کو دینی اصطلاح میں اسراف کہتے ہیں اور اسراف کا معنی ہے کہ ایسی جگہ خرچ کرنا جہاں نہ دنیا کا کوئی فائدہ ہو اور نہ آخرت کا کوئی فائدہ ہو، بلاضرورت اور بے مقصد مال خرچ کرنے کا نام اسراف ہے۔زیادہ خرچ کرنا اس کا معنی نہیں ،بعض لوگ زیادہ خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں ان کی یہ بات درست نہیں بلکہ بے مقصد خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں لہذا اگر کوئی آدمی ایک روپیہ بے مقصد خرچ کرتا ہے تو

یہ فضول خرچی ہے اور کوئی آدمی لاکھوں روپے مقصد میں خرچ کرتا ہے تو یہ فضول خرچی نہیں ۔اسی طرح لباس کی خریداری اور اس کی زینت میں ایک حد تک خرچہ مطلوب ہے ،حدِ اسراف تک خرچہ کرنا ناجائز اور ممنوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آدمی کا لباس کیسا ہونا چاہئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ لباس ایسا ہو کہ نہ تو بے وقوف لوگ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھیں اور نہ ایسا ہو کہ شریف لوگ اسے معیوب سمجھیں اور فرمایا پانچ درہم سے لیکر بیس درہم کے درمیان تک کا لباس ہونا چاہئے ۔(مجمع الزوائد:۵/ ۱۳۸)

لباس کا ساتواں اصول:......لباس تکبر والا نہ ہو

لباس کا ساتواں اصول یہ ہے کہ لباس تکبر اور غرور والا نہ ہو،تکبر بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے تو تکبر والے کام اور تکبر کے ساز وسامان بھی ناپسند ہیں ،چنانچہ کئی لباس ایسے ہیں کہ جن سے آنحضرت ﷺ نے محض تکبر اور غرور کی وجہ سے منع فرمایا ہے کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا حقیر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے ۔(صحیح مسلم)

تکبر کے لباس کی اقسام:

تکبر والا لباس دو طرح کا ہوتا ہے:

۱)......ایک وہ لباس جس کے پہننے کا منشاء ہی تکبر اور غرور ہوتا ہے یعنی پہلے دل میں تکبر پیدا ہوا اور دل میں موجودہ تکبر نے یہ چاہا کہ ایسا لباس پہنو کہ تم دوسروں کے اوپر بھی اپنی برتری ظاہر کرو۔

۲)......تکبر کا دوسرا لباس وہ ہے کہ دل میں تکبر پیدا تو نہیں ہوا لیکن لباس پہننے کے بعد خطرہ ہے کہ میرے اندر تکبر پیدا ہو جائے گا۔

لباس کا آٹھواں اصول:......لباس شہرت والا نہ ہو

لباس کا آٹھواں اصول یہ ہے کہ آدمی کو شہرت والے لباس سے بچنا چاہئے ،یعنی آدمی

کوئی اچھا یا امتیازی لباس اس لیے پہنے تا کہ لوگوں میں اس کے لباس کا چرچا ہو، لوگ اس کے لباس کی تعریف کریں سو یہ نیت درست نہیں، خدا تعالیٰ کے نزدیک ذلت اور رسوائی و ناراضگی کا باعث ہے، لباس میں نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ستر چھپانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ طہارت و خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اس لیے اچھا لباس پہنتا ہوں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شہرت کا لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے۔ (مشکوۃ)

حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایسا کوئی لباس پہنے جس سے وہ دوسرے پر بڑائی ظاہر کرے اور یہ کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں تو خداوند قدوس اس کی طرف نگاہ نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ اسے اتار دے۔ (ترغیب: ۳/۱۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے ایک اس لباس سے منع فرمایا ہے جو خوبی کی وجہ سے شہرت حاصل کرلے اور دوسرا اس لباس سے منع فرمایا ہے جو بدنمائی کی وجہ سے شہرت پکڑ لے۔ (مجمع الزوائد: ۵/۱۱۵)

لباس کا نواں اصول: ...... لباس مشابہت اور نقالی والا نہ ہو

لباس کا نواں اصول یہ ہے کہ اس میں صلحاء اور انبیاء کے لباس کے ساتھ مشابہت اور مماثلت ہو اور کفار و فساق کے لباس کے ساتھ تشبہ نہ ہو۔ گویا اس میں دونوں پہلو ملحوظ ہیں کہ انبیاء اور خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کے لباس کے ساتھ جتنی زیادہ مشابہت اور تشبہ اختیار کرے گا اتنا ہی پسندیدہ اور باعث ثواب ہے۔

اور کفار و فساق برے لوگوں کے ساتھ تشبہ ناپسندیدہ ہے، اس کے علاوہ تشبہ میں بعض دوسری چیزیں بھی داخل ہیں کہ مرد عورتوں کے لباس کے ساتھ تشبہ اختیار نہ کریں اور عورتیں مردوں کے لباس کے ساتھ تشبہ اختیار نہ کریں۔

تشبہ اور اس کا مفہوم:

اپنی ہیئت اور وضع تبدیل کر کے دوسری قوم کی وضع اور ہیئت اختیار کرنے کا نام تشبہ ہے۔ کافروں کا معاشرہ اور تمدن اور لباس اختیار کرنا، درپردہ ان کی سیادت اور برتری کو

تسلیم کرنا ہے، کیا یہ صریح ظلم نہیں کہ دعوی تو ایمان کا ہو، اسلام کا ہو، اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا ہو اور صورت، ہیئت اور وضع قطع اور لباس و بال اس کے دشمنوں والے ہوں۔

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو فکر ہوئی کہ عجمیوں کے ساتھ اختلاط سے اسلامی امتیازات میں کوئی فرق نہ آجائے تو ایک طرف مسلمانوں کو تاکید کی کہ اغیار کے تشبہ سے سخت پرہیز کریں، تو دوسری طرف غیروں کے لیے فرمان جاری کیے کہ وہ اپنے امتیازات میں نمایاں رہیں، اہل اسلام کی وضع قطع اختیار نہ کریں، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فارس میں مقیم مسلمانوں کو یہ فرمان بھیجا کہ مشرکین اور کفار کے لباس سے دور رہیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہ جامع فرمان ان کی جانب بھیجا گیا:

> اما بعد: اے مسلمانو! ازار اور چادر کو استعمال کرو، جوتے پہنو، جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لباس کو لازم پکڑو، عجمیوں کے لباس، ان کی وضع قطع اور ہیئت سے دور رہو، موٹے کھردرے پرانے کپڑے پہنو (جو تواضع کی علامت ہے)۔

مسند احمد میں ہے کہ آذر بائیجان میں امیر لشکر عتبہ بن فرقد کے نام حضرت عمرؓ کا یہ فرمان پہنچا:

> اے عتبہ بن فرقد! تم سب کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو عیش پرستی سے اور کافروں کے لباس سے اور ان کی وضع قطع و ہیئت کو اختیار کرنے سے بچاؤ اور ریشم سے پرہیز کرو۔

معلوم ہوا کہ ہمیں کفار کے لباس اور اس کی وضع و ہیئت کے اختیار کرنے سے سخت گریز کرنا چاہئے کہ اس میں اپنے شعائر کی توقیر اور تعظیم ہے لہذا کوٹ پتلون انگریزی قمیص اور اسی طرح نصاریٰ کے لباس کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے، ساڑھی یہ بھی مشرکین کے مخصوص لباس ہے، اس کو بھی چھوڑنا از حد ضروری ہے کیونکہ مخالفین اسلام کا مذہبی لباس ہے، جن علاقوں میں ساڑھی لہنگا کا استعمال اہل اسلام میں رائج ہے وہاں اس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے، افسوس ہے کہ ہم ظالم اور مغضوب قوم کے راستے کو اختیار کئے ہوئے ہیں، یہ کفار اور دشمنانِ اسلام کا لباس ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ کفار کا لباس مت پہنو۔ ہم اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے، اس میں کئی خرابیاں ہیں:

۱)......ایک تو یہ کہ دشمنان اسلام کا مخصوص لباس ہے، اس کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

۲)......اس میں بے پردگی ہوتی ہے کہ پیٹھ اور پیٹ کھلا رہتا ہے، ذرا ساڑھی کا آنچل ہٹ جائے تو گلا، سینہ، پیٹ کی نمائش ہوجاتی ہے۔ مردوں میں دھوتی کا شیوع نہ ہوسکا مگر عورتوں میں ساڑھی کا رواج ہوگیا، مسلمان عورتوں کا شرعی لباس کرتا پاجامہ ہے، نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو پاجامہ پہننے کی ترغیب دی ہے اور اس پر رحمت کی دعا فرمائی ہے۔

اختیاری امور میں نقالی کا حکم:

وہ کام جو مکمل طور پر اختیاری ہیں مثلاً خاص انداز کا لباس، خاص طریقہ سے کھانا کھانا، وغیرہ یہ امور اختیاری ہیں، اصل مشابہت وتشبہ کا مسئلہ امور اختیاریہ میں ہے۔

امور یہ اختیاریہ کی دو قسمیں ہیں:

۱)......وہ امور اختیاریہ جن کا تعلق عبادات سے ہے۔

۲)......وہ امور اختیاریہ جن کا تعلق عادت سے ہے۔

عبادت میں نقالی وتشبہ کا حکم:

جن کاموں کا تعلق عبادات کیساتھ ہے ان میں مشابہت اور تشبہ حرام ہے، یعنی وہ کام جو وہ لوگ بطور عبادت کرتے ہیں اگر وہی کام اسی طریقہ سے ہم کریں گے تو یہ حرام ہے جیسے زنار باندھنا یا گلے میں صلیب لٹکانا، بعض دفعہ یہ تشبہ کفر کی حد تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

عادت میں نقالی وتشبہ کا حکم:

جو کام بطور عادت کے کیے جاتے ہیں، ان کی دو صورتیں ہیں:

۱)......ایک یہ کہ وہ کسی قوم کا شعار بن چکے ہوں یعنی کسی کافر قوم کے ساتھ اس طرح خاص ہو چکے ہوں کہ اگر کوئی دوسرا یہ کام کرے تو دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ اسی قوم کا فرد ہے جیسے ہندو مخصوص انداز سے دھوتی باندھتے ہیں وہاں یہ دھوتی دیکھ کر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ہندو قوم سے ہے۔

۲)......دوسرے وہ کام جو کسی کافر قوم کا شعار نہیں بنے اور نہ ان کے ساتھ خاص ہیں

کافر کے شعار میں نقالی وتشبہ کا حکم:

جو چیزیں کسی کافر قوم کا شعار بن چکی ہوں اگر چہ وہ اسے مذہبی حکم سمجھ کر انجام نہیں دیتے بلکہ اسے عادت کے طور پر کرتے ہیں تب بھی ان امور میں مشابہت مکروہ تحریمی ہے

کافر کے غیر شعار امور میں نقالی وتشبہ کا حکم:

جو کام کسی کافر قوم کا شعار نہیں ہیں ان میں تشبہ اگر چہ ناجائز نہیں ہے بلکہ فی نفسہ مباح ہے لیکن پھر بھی اگر وہ کام مشابہت کی غرض سے کیا جائے تو ناجائز ہے اور اگر بغیر مشابہت کی غرض سے ہو گیا تو ناجائز نہیں، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا متبادل جب مسلمانوں کے پاس موجود ہے تو پھر ان کے طریقہ کو اختیار کرنا خلافِ اولیٰ ضرور ہے۔

اختیاری امور میں مشابہت کا حکم:

غیر اختیاری امور میں مشابہت جیسے کافروں کی دو آنکھیں ہوتی ہیں تو ہماری بھی دو آنکھیں ہیں تو یہ چونکہ بالکل غیر اختیاری اور فطری امور ہیں، ان میں انسان مکلّف نہیں ،اس لیے اس سے حکم شرعی کا تعلق ہی نہیں۔

البتہ وہ امور جو اختیاری ہیں لیکن غیر اختیاری کی طرح ہیں، کہ ہم ان سے بچ نہیں سکتے جیسے بھوک لگنا، پیاسا ہونا، تھک جانا، یہ امور اگر چہ اپنی مرضی اور چاہت کے مطابق انجام دیئے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں ایک معنی غیر اختیاری ہونے کا بھی ہے کہ اگر ہم کھانے سے بچنا چاہیں تو نہیں بچ سکتے بہر حال زندگی بچانے کے لیے انسان کو یہ کام کرنے پڑتے ہیں، لہذا ان میں مشابہت وتشبہ کا کوئی مسئلہ نہیں۔

لباس کا دسواں اصول:......لباس شرعاً ممنوع نہ ہو

لباس کا دسواں اصول یہ کہ شریعت نے جس لباس سے منع کیا ہے، اسے استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے، جیسے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کے مردوں پر سونا

اور ریشم کو حرام قرار دیا گیا ہے اور عورتوں کے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔ (سنن ترمذی)

شرعی لباس کونسا ہے؟

سوال:......کیا شرعی لباس یہی ہے جو آپ علماء حضرات پہنتے ہیں یہ کہاں سے ثابت ہے؟

جواب:......جو لباس سنت سے ثابت ہو وہ یقیناً شرعی ہے اور جس لباس کا سنت میں ذکر نہ ہو اور اس کو صلحاء نے اختیار کیا ہو، کفار اور فساق کا شعار نہ ہو وہ بھی شرعی لباس ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۲۵۵)

لباس مسنون کی تفصیل:

سوال:...... مسنون لباس کونسا ہے؟

جواب:......لباس مسنون یعنی آنحضرت ﷺ کا لباس ہمیشہ کے لیے کوئی ایک مقرر نہ تھا بلکہ مختلف حالات صیف وشتا (گرمی وسردی) اور سفر وحضر اور دیگر طبعی اقتضاءات کی وجہ سے مختلف اقسام اور الوان منقول ہیں، البتہ آپ کے تمام اقسام لباس میں یہ قدرے مشترک سب میں موجود تھی کہ:

۱)......لباس سادہ ہو، زیادہ تکلف نہ ہو۔

۲)......ریشم وغیرہ جو مردوں پر حرام ہے وہ نہ ہو۔

۳)......وضع ایسی ہو جو کہ مسلمانوں کے امتیازِ قومی کو باقی رکھے، دوسرے اہل مذاہب کی وضع نہ ہو، جیسا کہ کتب حدیث وشمائل کے تتبع سے ثابت ہے، ان امور مذکورہ کی رعایت رکھتے ہوئے پھر عام طرز عمل آنحضرت ﷺ کا یہ تھا کہ لباس کی فکر میں نہ رہتے تھے، وقت پر جیسا میسر ہو گیا خواہ عمدہ یا معمولی اسی کو استعمال فرمالیا۔ (امداد المفتین:۹۷۷)

مسنون لباس کے لئے بڑھاپے کا انتظار نہیں:

سوال:......مسنون لباس یا مسنون چیز کو اختیار کرنے کے لئے کوئی عمر ہے یا بڑھاپے میں کوئی سنت کو رائج کرے لوگ اس کا مذاق اڑائیں تو کیا اس کو عمل میں لانا چاہیے؟

جواب:......اتباع سنت کے لئے بڑھاپے کا انتظار کرنا غلط ہے، لوگوں کے مذاق کی پرواہ

نہ کرتے ہوئے مردہ سنت کے احیاء میں بڑا اجر ہے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۲۵۸)

رسول اللہ ﷺ کے جبہ کی مقدار:

سوال: ......حضرت ﷺ کا جبہ شریف کس قدر نیچا تھا، زید کہتا ہے کہ زمین پر گھسٹتا تھا یعنی ٹخنوں سے نیچا تھا کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ......آنحضرت ﷺ نے ٹخنے سے نیچا کپڑا لٹکانے کو مردوں کو منع فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ جو ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے پس آپ خود ایسا کپڑا نہ پہنتے تھے جو شخص یہ کہتا ہے کہ آپ کا جبہ زمین پر گھسٹتا تھا وہ کوئی بڑا جاہل ہے اور ناواقف۔ (فتاوی رشیدیہ:۵۷۲)

پاجامہ پہننے کا حکم

سوال: ......پاجامہ پہننا شرعا کیسا ہے؟

جواب: ...... پاجامہ پہننا جائز ہے بلکہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم پاجامہ پہنو، یہ تمہارے لباس میں زیادہ ستر والا لباس ہے اور عورتوں کو بھی یہ پہناؤ، جب وہ باہر نکلیں۔ (کنز العمال:۱۹/ ۲۱۷)

فائدہ: ......زیادہ ستر کا مفہوم یہ ہے کہ لنگی وغیرہ میں بے احتیاطی سے ستر کھل جاتا ہے، بیٹھنے اور لیٹنے میں بے ستری کا اندیشہ ہے مگر پاجامہ میں اس کا خوف نہیں، علاوہ ازیں یہ صحت اور طب کے لحاظ سے بھی بیحد مفید ہے۔

پاجامہ سنت ابراہیمی ہے:

سوال: ...... پاجامہ سب سے پہلے کس نے پہنا اور اسے کس نے ایجاد کیا؟

جواب: ...... پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اسی پاجامہ کی برکت سے وہ قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنائے جائیں گے۔

(عمدۃ القاری:۲۱/ ۳۰۶)

شرعی پاجامہ پہننے کا حکم:

سوال:...... بہت سے لوگ پتلون کی طرح ایک تنگ پاجامہ پہنتے ہیں جسے لوگ شرعی پاجامہ کہتے ہیں کیا واقعۃً وہ شرعی پاجامہ ہے؟ اگر ہے تو اس کی حیثیت کیا ہے؟ سنت، مستحب یا صرف جائز؟

جواب:...... آج جس پاجامہ کو شرعی پاجامہ کا نام دیا جاتا ہے وہ شرعی نہیں، درحقیقت شری پاجامہ ہے، اس میں اعضاء مستورہ خصوصاً عورتِ غلیظہ کا حجم بالکل واضح نظر آتا ہے پھر عموماً کرتا بھی چھوٹا ہوتا ہے، دوران نماز بحالت سجدہ اعضاء مخصوصہ لٹکے ہوئے واضح معلوم ہوتے ہیں جس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے جس کا اعادہ واجب ہے، نماز کے علاوہ نشست و برخاست کی کیفیات میں بھی اعضاء مخفیہ کی شکل نظر آتی ہے جن کا دیکھنا دکھانا حرام ہے اس لیے ایسا پاجامہ پہننا جائز نہیں۔ (احسن الفتاویٰ: ۸/۷۱)

بڑے پائنچوں والے پاجامے کا حکم:

سوال:...... کالر کی قمیض استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بڑے پائنچوں کا پاجامہ کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" کا کیا جواب ہے؟

جواب:...... اب یہ دونوں چیزیں کفار وفساق کا شعار نہیں اسلئے تشبہ ممنوع میں داخل نہیں البتہ ہمارے اطراف میں اتقیاء اور صلحاء کا یہ لباس نہیں اس لئے ایسے لباس کا ترک اولیٰ وانسب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۲۶۷)

سوال:...... بڑے پائنچہ والا پاجامہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... جیسا کہ بعض بلاد میں یہ فساق کا شعار ہے اگر پہننے سے مقصود فساق کے ساتھ تشبہ اور تکبر وغیرہ نہ ہو اور اسبال بھی نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحی: ۴۲۴)

مردوں کے لیے سرخ لباس کا حکم:

سوال:...... سارے لباس کو سرخ کرنا شرعاً روا ہے یا نہیں؟ اور افضلیت کس میں ہے؟

جواب:...... سرخ لباس پہننے کے متعلق فقہاء کے اقوال مختلف ہیں لیکن اکثر کتب فقہ و

حدیث کے تتبع سے جو بات ثابت ومختار معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خالص سرخ کپڑا پہننا مکروہ تنزیہی ہے، بشرطیکہ عصفر یا زعفران کا رنگا ہوا نہ ہو اور رنگ میں کوئی نجاست بھی شامل نہ ہو۔ وہ سرخ کپڑا جو عصفر اور زعفران کا رنگا ہوا ہے یا اس کے رنگ میں نجاست شامل ہے اس کا استعمال مکروہ تحریمی ہے۔

جو کپڑا خالص سرخ نہ ہو بلکہ اس میں سرخ دھاریاں یا بیل بوٹے سرخ ہوں وہ بلا کراہت جائز ہے ایسے لباس کا پہننا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ (امداد المفتین: ۹۷۷)

فائدہ :...... عصفر ایک خاص قسم کی جڑی بوٹی ہوتی تھی جسے کسم بھی کہا جاتا ہے اور اس کے بیج کو قرطم کہا جاتا ہے، اس بوٹی سے کپڑے رنگے جاتے تھے اور پیلا رنگ کپڑوں کو چڑ جاتا تھا۔

رنگ دار ازار بند کا حکم:

سوال :...... ممنوعہ الوان مثلاً احمر یا عصفر (زعفرانی) میں سے کسی رنگ کا ازار بند استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :...... بلا کراہت جائز ہے، ہاں اگر زعفران یا عصفر کے رنگ میں رنگا ہوا ہو تو جائز نہیں، دوسرا کوئی رنگ خواہ زعفران ہی جیسا ہو جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۶۳)

پتلون پہننے کا حکم:

سوال :...... دورِ حاضر میں پتلون اور شرٹ پہننے کا اتنا رواج ہو گیا ہے کہ اب کسی خاص قوم کا شعار نہیں رہا، نیز قرونِ اُولیٰ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لباس میں کوئی امتیازی نشان نہیں تھا، یہ بات اس خیال کو تقویت دیتی ہے کہ "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" میں جس مشابہت کا ذکر ہے، مشابہت لباس اس میں داخل نہیں ہے، اس لیے پتلون اور شرٹ کا پہننا جائز معلوم ہوتا ہے ؟

جواب :...... آج کل کوٹ پتلون وغیرہ کا اگرچہ مسلمانوں میں عام رواج ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود اسے انگریزی لباس ہی سمجھا جاتا ہے، بالفرض تشبہ بالکفار نہ بھی ہو تو تشبہ بالفساق میں تو کوئی شبہ نہیں، لہٰذا ایسے لباس سے احتراز ضروری ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں کہ پہلے زمانہ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لباس میں کوئی امتیاز نہ تھا نیز اگر کسی زمانہ یا کسی علاقہ میں وہ لباس ہو، امتیاز نہ ہو تو وہاں تشبہ کا مسئلہ ہی پیدا نہ ہوگا، یہ مسئلہ تو وہاں پیدا ہوگا جہاں غیر مسلم قوم کا کوئی مخصوص لباس ہو، احادیث میں غیر مسلموں کے مخصوص لباس سے ممانعت صراحۃً وارد ہوئی ہے۔

یہ تفصیل اس لباس کے بارے میں ہے جس سے واجب الستر اعضاء کی بناوٹ اور حجم نظر نہ آتا ہو، اگراتنی چست اور تنگ ہو جس سے اعضاء کی ہیئت اور حجم نظر آتا ہو جیسا کہ آج کل ایسی پتلون کا کثرت سے رواج ہو گیا ہے تو اس کا پہننا اور لوگوں کو دکھانا اور دیکھنا سب حرام ہے جیسا کہ ننگے آدمی کو دیکھنا حرام ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۶۴۔۶۵)

ملازمت اور تعلیم کے لیے پینٹ شرٹ پہننے کا حکم:

سوال:...... بعض تعلیمی اداروں اور سرکاری دفاتر میں طلبہ کے لیے اور ملازمین کے لیے پینٹ شرٹ کو یونیفارم کے طور پر اپنانے کی پابندی ہے، کیا یہ پابندی شرعاً درست ہے؟ اور اس صورت میں طالب علم اور ملازم کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:...... یہ پابندی شرعاً درست نہیں، لہٰذا تعلیمی اداروں کے مدیران اور سرکاری افسران کو چاہئے کہ وہ ایسا ضابطہ نہ بنائیں کہ جس سے طلبہ کو یا ملازمین کو غیر شرعی اور ناپسندیدہ لباس پہننے پر مجبور کیا جائے بلکہ شلوار قمیص کو استعمال کرنا چاہئے جو ہمارا قومی لباس ہے اور قومی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی اور شرعی نقطۂ نظر سے بھی صحیح ہے۔

لیکن بایں ہمہ اگر کسی طالب علم کو تعلیم کی مجبوری کی وجہ سے یا ملازم کو ملازمت کی مجبوری کی وجہ سے پینٹ شرٹ مجبوراً پہننا پڑ جائے اور وہ اسے دل میں برا سمجھتا ہو تو اس وقت مجبوری کی وجہ سے اس کے لیے پینٹ شرٹ پہننے کی گنجائش ہے۔

جیسا کہ اوپر بھی تحریر کیا جا چکا ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وہ پینٹ ڈھیلی ہو، تنگ اور چست نہ ہو کہ اس سے مخصوص اعضاء کی ساخت ظاہر ہو یا پینٹ کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے ہوں جیسا کہ آج کل اسی کا رواج ہے تو پھر اس طرح پینٹ شرٹ پہننا جائز نہیں۔

(مردوں کے لباس کے شرعی احکام بتصرف یسیر)

اسکول وکالج کے انگریزی یونیفارم کا حکم:

سوال:...... میں ایک مقامی کالج کا طالب علم ہوں ہمارے کالج میں حاضری کے لئے انگریزی وضع کے یونیفارم کی پابندی ہے جس میں پینٹ شرٹ لازمی ہے کوئی طالب علم یہ نہ پہنے تو اسے کلاس سے نکال دیا جاتا ہے......... انگریزی لباس کی قید لگانا کہاں تک صحیح ہے؟

جواب:...... آدمی کے دل میں جس چیز کی عظمت ہوتی ہے اس کی وضع قطع کو اپناتا ہے قومی لباس یا اسلامی لباس کے بجائے انگریزی لباس اور وضع قطع کی پابندی یہود ونصاریٰ کی اندھی تقلید اور آنحضرت ﷺ کی عظمت دل میں نہ ہونے کی وجہ سے ہے اس کا صحیح علاج تو یہ ہے کہ نوجوان طلبہ میں اسلامی جذبہ بیدار ہو اور وہ قومی لباس کو یونیفارم قرار دینے کا مطالبہ کریں۔ (آپ کے مسائل: ۱۶۰/۷)

نوٹ:...... جہاں تک مجبوری میں پینٹ شرٹ کا مسئلہ ہے تو اس کی تفصیل اس سے پہلے والے مسئلہ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ (از مرتب)

ٹائی لگانے کا حکم:

سوال:...... ہمارے مذہب اسلام میں ٹائی باندھنا کیسا ہے؟ سنا گیا ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی کی مناسبت سے ٹائی پہنتے ہیں؟

جواب:...... میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا جب پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو اس میں ٹائی کے متعلق بتایا گیا تھا کہ اس سے مراد وہ نشان ہے جو صلیب مقدس کی علامت کے طور پر عیسائی گلے میں ڈالتے ہیں، لیکن بعد کے ایڈیشنوں میں اس کو بدل دیا گیا، اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہندو مذہب کا شعار زنار ہے اسی طرح ٹائی عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے، اور کسی قوم کے مذہبی شعار کو اپنانا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ اسلامی غیرت وحمیت کے بھی خلاف ہے۔ (آپ کے مسائل: ۱۶۶/۷)

مردوں کے لیے ممنوع رنگ کا لباس:

سوال:...... مردوں کو کس رنگ کا کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے؟

جواب:.......عصفر اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا مردوں کو استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے اگر کوئی رنگ بعینہ عصفر یا زعفران کے رنگ جیسا ہو مگر خود عصفر یا زعفران کا رنگ نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، نفس عصفر وزعفران کے رنگ کے سوا باقی سب رنگ جائز ہیں، البتہ احمر قانی (تیز سرخ) میں اختلاف ہے، مختلف اقوال میں سے ایک قول استحباب کا بھی ہے مگر ترجیح تنزیہی کے قول کو ہے البتہ سر پر پگڑی وغیرہ میں بالاتفاق بلا کراہت جائز ہے۔

(احسن الفتاوی:۸/۶۲)

سیاہ رنگ کے لباس کا حکم:

سوال:.......سنا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو کالے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں، کیونکہ پیغمبر ﷺ کی کملی کالی تھی، اس لیے سیاہ لباس پہننا حضور اکرم ﷺ کی بے ادبی ہے؟

جواب:.......یہ خیال صحیح نہیں، حضور اکرم ﷺ نے مختلف رنگوں کا لباس استعمال فرمایا ہے ،سفید رنگ سب سے زیادہ پسند تھا، خیال مذکور کی بناء پر تو ہر رنگ کا لباس ممنوع یا خلاف ادب ہو جائے گا، لہٰذا ممنوع رنگوں کے سوا ہر رنگ کا لباس جائز ہے بلکہ حضور اکرم ﷺ سے محبت اور جذبۂ اتباع کا تقاضا تو یہ ہے کہ جو چیز آپ ﷺ کو پسند تھی اسے اختیار کیا جائے ،البتہ لباس میں سیاہ رنگ چونکہ شرعاً عقلاً طبعاً ناپسندیدہ ہے اس لیے سیاہ لباس نہیں پہننا چاہئے بالخصوص اس زمانہ میں شعارِ شیعہ ہونے کی وجہ سے اس سے احتراز لازم ہے۔

(احسن الفتاوی:۸/۶۴۔فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۶۶)

سوال:.......بغیر تعزیت کے صرف بطور علامت غرض صحیح کے لیے سیاہ یا نیلا لباس پہننا جائز ہے؟

جواب:.......سیاہ لباس کا استعمال تعزیت کے طور پر ہونے کے کوئی معنی نہیں، یہ لباس بطور ماتمی نشان کے استعمال کیا جاتا ہے خواہ کوئی سیاہ کپڑا پہنا جائے مثلاً سیاہ شیروانی یا سیاہ عمامہ وغیرہ، یا ایک سیاہ کپڑا عمامہ پر یا بازو یا کسی دوسرے موقع پر لگا لیا جائے تو یہ صورت بہرحال ناجائز اور شعارِ روافض میں سے ہے۔اور ماتمی علامت اور نشان مقصود نہ ہو تو سیاہ رنگ مثل دوسرے رنگوں کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(کفایت المفتی:۹/۱۵۹)

پگڑی کی شرعی حیثیت:

سوال:.......ایک شخص سنت کی وجہ سے پگڑی باندھتا ہے مگر گھر والے اور دوست سب برا

منائیں اور تنگ کریں تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کی موجودہ پیائش کیا ہے؟

جواب :...... پگڑی باندھنا آنحضرت ﷺ کی سنت ہے، اس کو برا سمجھنا بہت ہی غلط بات ہے، باندھے تو ثواب ہے نہ باندھے تو گناہ نہیں، کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دستار مبارک دو طرح کی تھی، ایک چھوٹی اور ایک بڑی، چھوٹی تقریباً تین گز کی اور بڑی تقریباً پانچ گز کی، لیکن کسی روایت میں دستار کی لمبائی منقول نہیں، آنحضرت ﷺ سفید لباس کو پسند فرماتے تھے اس لیے سفید عمامہ بھی پسندیدہ ہے اور سفر کے دوران سیاہ عمامہ بھی استعمال فرمایا۔ (آپ کے مسائل: ۷/ ۱۴۸)

پگڑی اور عمامہ لباس کی سنت ہے، نماز کی نہیں:

سوال :...... پگڑی اور عمامہ باندھنا لباس کی سنت ہے یا نماز کی سنت ہے؟ بعض مساجد کے محراب میں پگڑی رکھی ہوتی ہے امام صرف فرض نماز کے لئے تخصیص کے ساتھ پگڑی باندھتا ہے اور فرض نماز سے فارغ ہوکر پگڑی اتار دیتا ہے، بعض امام اس کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں جب کہ بعض علماء اس عمل کو بدعت سمجھتے ہیں۔ شرعاً اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب :...... پگڑی باندھنا آنحضرت ﷺ کی لباس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، یہ نماز کی سنتوں میں سے نہیں ہے لہٰذا اس کو نماز کے ساتھ مخصوص کرنا یا صرف امام کے لئے اسے لازم سمجھ کر (اسے مخصوص قرار دینا) درست نہیں ہے۔ (شرح المنیہ: ۳۳۷)

عمامہ باندھنے کا طریقہ:

سوال :...... عمامہ باندھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب :...... عمامہ باندھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کو سر پر گول پیچ دار طریقے سے باندھا جائے اور پورے سر کو اس سے ڈھانپ لیا جائے، صرف سر کے کناروں پر عمامہ لپیٹنا اور سر کے درمیانی حصہ کو ننگا رکھنا مکروہ ہے، البتہ اگر ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنے کی صورت میں سر کے درمیانی حصے کا ڈھک جانا کوئی ضروری نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی کراہت ہے۔

ٹوپی بغیر عمامہ کے پہننے کا حکم:

سوال:......عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہننا جائز ہے؟

جواب:...... جائز ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہنی ہے، چنانچہ حضرت فرقدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کیساتھ کھانا کھایا آپ ﷺ کے سر مبارک پر صرف سفید ٹوپی تھی۔ (سیرت لابن السکن:۷/ ۴۴۷۔جمع الوسائل:۱۶۵)

عمامہ بغیر ٹوپی کے پہننے کا حکم:

سوال:......عمامہ یا رومال کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ، اور بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ یا رومال باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب:......اگرچہ بیان جواز کے لیے حضور اکرم ﷺ نے بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ استعمال فرمایا ہے لیکن عام معمول عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنے کا تھا، سلف صالحین اور بزرگان دین کا عمل بھی اسی پر رہا ہے، اس لیے بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا خلافِ اولیٰ ہے، مکروہ نہیں، نماز بلا کراہت جائز ہے۔ (احسن الفتاوی:۸/ ۶۶)

ٹوپی اور عمامہ کے استعمال کا حکم:

سوال:......کیا ٹوپی پہننا اور پگڑی پہننا سنت ہے؟

جواب:......ٹوپی اور دستار (پگڑی) دونوں سنت ہیں۔ (آپ کے مسائل:۷/ ۱۴۹)

محرابی صورت کے عمامہ کا حکم:

سوال:......بعض علماء کو دیکھا ہے کہ عمامہ اس طرح باندھتے ہیں کہ ان کی پیشانی پر محراب کی سی صورت بن جاتی ہے کیا اس طرح عمامہ باندھنا درست ہے؟

جواب:......محراب بنا کر عمامہ باندھنے کا طریقہ مسنون تو نہیں، البتہ اگر اس طرح باندھ لیا جائے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔

دوسرے آدمی کو عمامہ باندھنے کا حکم:

سوال:......آجکل عام طور پر کسی تقریب کے موقع پر دوسروں کو عمامہ باندھنے کا رواج عام ہوگیا ہے، کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

جواب:......کسی خاص موقع پر یا کوئی اہم ذمہ داری سونپتے ہوئے بزرگ حضرات اپنے طلبہ کو دستار باندھتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے، چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو عمامہ باندھا تھا اور اس کا چار انگل کے برابر شملہ چھوڑا تھا۔

(سیرت خیرالعباد: ۷/۴۳۴)

اسی طرح روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور انہیں عمامہ باندھا اور اس کا شملہ پیچھے کو چھوڑا اور فرمایا کہ اس طرح عمامہ باندھو، عمامہ خاص کر کے اسلام کی نشانی ہے، یہ مسلمان اور کافروں کے درمیان باعث امتیاز ہے۔ (شرح مواہب لدنیہ: ۵/۱۰)

سرخ عمامہ کا حکم:

سوال:......سرخ عمامہ باندھنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:......جو کپڑا سرخ ہو، نہ اس میں کسی قسم کی دھاریاں وغیرہ ہوں اور نہ رنگ میں کسی اور رنگ کی آمیزش، تو مردوں کو اس کا استعمال مکروہ ہے، پھر اگر یہ سرخی زعفران یا عصفر سے حاصل کی گئی ہو یا اس رنگ میں کوئی نجاست شراب وغیرہ پڑی ہو تو مکروہ تحریمی ہے ورنہ تنزیہی، اور جس کپڑے کا استعمال خارج میں (یعنی نماز سے ہٹ کر) مکروہ ہے اس کا نماز میں بدرجہ اولی مکروہ ہوگا اور اگر کوئی دھاری دار سرخ ہے تو اس کا استعمال بلا کراہت جائز اور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

الغرض جو سرخ کپڑا نجاست یا زعفران وعصفر سے رنگا ہوا نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے مگر ترک اولی ہے بالخصوص عمامہ میں سرخ کا جواز اور بھی زیادہ صریح ہے۔

(امداد المفتین: ۹۸۱)

عمامہ کا محبوب اور پسندیدہ رنگ:

سوال:......عمامہ میں سب سے زیادہ محبوب رنگ کونسا ہے؟

جواب:......سفید رنگ کا عمامہ باندھنا سب سے افضل ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے بھی سفید رنگ کا عمامہ باندھنا ثابت ہے، چونکہ آپ ﷺ کو سفید رنگ کا لباس بہت زیادہ پسند تھا اور آپ ﷺ نے سفید لباس کو پہننے کی ترغیب بھی دی ہے، لہٰذا عمامہ بھی چونکہ لباس کی سنت ہے لہٰذا اس میں بھی سفید رنگ سب سے محبوب ہے۔ (ضیاء القلوب فی لباس المحبوب)

سبز رنگ کے عمامہ کا حکم:

سوال:......آج کل ہر طرف سبز رنگ کے عمامہ کا چرچا ہے تو سبز رنگ کے عمامہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:......سبز رنگ کا عمامہ باندھنا فی نفسہ جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں، البتہ جب سنت کے کسی خاص طریقہ کو اہل بدعت اپنی علامت اور اپنا انتخابی نشان اور شناخت مقرر کرلیں تو ایسی صورت میں اس کو چھوڑنا ہی بہتر ہے، تو چونکہ سبز عمامہ آج کل اہل بدعت کی نام نہاد جماعت کی علامت وشناخت بن چکا ہے لہٰذا اس رنگ کے عمامہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ (مرقاۃ شرح المشکوۃ:۴/۱۶۷۔فتاوی الشامی:۱/۶۴۲)

سیاہ رنگ کا عمامے کا حکم:

سوال:......سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے یا نہیں؟

جواب:......سیاہ رنگ کا عمامہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا، اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو آپ کے سر مبارک پر کالا عمامہ تھا۔

جمعہ کے دن عمامہ کا حکم:

سوال:......بعض لوگوں سے سنا ہے کہ جمعہ کے دن عمامہ کا اہتمام کرنا چاہئے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:...... جمعہ کے دن عمامہ باندھنا رسول اکرم ﷺ سے خصوصیت کیساتھ ثابت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن نہیں نکلتے مگر آپ ﷺ نے عمامہ باندھا ہوتا تھا، اگر عمامہ نہ ہوتا تو کسی کپڑے کا ٹکڑا ہی لپیٹ لیتے۔ (شمائل کبریٰ)

شملہ کی مقدار کا تعین:

سوال:...... شریعت مطہرہ میں پگڑی کے شملے کی مقدار کیا ہے اور کہاں چھوڑنا چاہئے یعنی آگے کی طرف ہو یا پیچھے کی طرف ہو ؟

جواب:...... پگڑی باندھنا سنت نبوی ہے، نبی کریم ﷺ کے عمامہ مبارک کا شملہ اکثر پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا تھا اور شملہ کی مقدار میں فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں بعض کی رائے ایک شبر (بالشت) ہے اور بعض کی رائے نصف الظہر (آدھی پیٹھ تک) ہے اور بعض نے موضع الجوس (بیٹھنے کی جگہ) تک رکھنے کا قول (اختیار) فرمایا ہے۔ (فتاوی حقانیہ:۲/۴۱۳)

شملہ کی جانب کا بیان:

سوال:...... عمامہ کا شملہ سر کی کونسی جانب رکھنا چاہئے داہنی جانب یا بائیں جانب؟

جواب:...... عمامہ کا شملہ پیٹھ کی جانب، دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھنا افضل اور مستحب ہے، اور دائیں جانب رکھنا بھی جائز ہے۔

البتہ شملہ کو بائیں جانب رکھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض فقہاء نے بائیں جانب میں بھی شملہ رکھنا جائز لکھا ہے اور بعض نے ناجائز اور بدعت کہا ہے، تاہم اگر کوئی اپنی آسانی اور سہولت کی وجہ سے سنت سمجھے بغیر شملہ بائیں جانب چھوڑ دے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (مردوں کے لباس کے احکام:۵۹)

دو شملے رکھنے کا حکم:

سوال:...... کیا عمامہ کے دو شملے رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... عمامہ کا ایک شملہ رکھنا بھی درست ہے اور اس کے دو شملے رکھنا بھی درست ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے عمامہ کے متعلق ایک شملہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور دو شملوں کا ثبوت

بھی ملتا ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی)

مردوں کے لیے سلک کا شملہ پہننے کا حکم:

سوال:......چائنا سلک جوسن یا کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے اس کا شملہ استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب:......سلک جوسن یا نباتاتی اجزاء سے بنا ہو اس کا پہننا بلا شبہ جائز ہے البتہ جو سلک کیڑے کا بنایا ہوا ہو وہ ریشم ہے اور مردوں کے لیے خالص ریشم کا کپڑا اور وہ کپڑا جس کا بانا ریشم کا ہونا جائز ہے۔ جبکہ وہ کپڑا جس کا صرف تانا ریشم کا ہو وہ جائز ہے۔ (کفایت المفتی:۹/۱۶۰)

طلبہ کو اساتذہ کے سامنے عمامہ باندھنے کا حکم:

سوال:......طلبہ کو اساتذہ کے سامنے (مثلاً) ہندوستان جیسے ملک میں جہاں عمامہ کوئی قومی لباس نہیں، نہ عام رواج ہے، باندھنا مناسب ہے یا غیر مناسب؟

جواب:......تشبہ نہ ہو تو خلاف ادب اور نا مناسب نہیں اور اسکی معرفت ایک ذوقی چیز ہے

(جامع الفتاوی:۳/۱۶۲، ۱۶۳، بحوالہ فتاوی مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

حضرت تھانویؒ اور ان کے متوسلین عمامہ باندھتے تھے یا نہیں؟

سوال:......حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کے یہاں متوسلین آپ کی مجلس میں عمامہ باندھتے تھے یا نہیں؟ خود حضرتؒ کا کیا معمول تھا؟

جواب:......(اس کے جواب میں) حضرت تھانویؒ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں ایک شخص نے حضرت موصوف پر اعتراض کیا کہ آپ عمامہ نہیں باندھتے؟ عمامہ باندھنا سنت ہے حضرت نے برجستہ فرمایا کہ آپ لنگی نہیں باندھتے؟ لنگی سنت ہے اس شخص نے کہا کہ میرا پیٹ بڑھا ہوا ہے اس لئے لنگی ٹھہرتی نہیں یہ عذر ہے حضرت نے فرمایا کہ عمامہ باندھنے سے میرے سر میں گرانی ہو جاتی ہے مجھے یہ عذر ہے۔ (جامع الفتاوی:۳/۱۶۲، ۱۶۳)

چاندی کے نقش ونگار والے عمامہ کا حکم:

سوال:......جس عمامہ پر چاندی کے تاروں کے نقش کئے گئے ہوں کیا ایسے عمامہ کو استعمال

کرنا جائز ہے؟ اور اس کو سر پر باندھنا کیسا ہے؟

جواب:...... اگر یہ نقش کنارے پر چار انگلی سے کم یا برابر ہے تو اجازت ہے پھر وہ خواہ اتنا گنجان ہی کیوں نہ ہو جس سے کپڑا چھپ جائے اگر کنارے پر نہیں بلکہ تمام عمامہ پر ہے اور سب کو جمع کر کے دیکھا جائے تو چار انگل سے زائد نہ ہو تب بھی درست ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۹۵)

ریشمی لنگی بطور پگڑی استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... بعض علاقوں میں ریشمی لنگیاں (بطور پگڑی) استعمال کی جاتی ہیں تو مردوں کے لئے ریشمی لنگیاں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... چونکہ نبی کریم ﷺ نے ریشم اور سونا اپنی امت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے، اسلئے ریشم کا استعمال خواہ کپڑوں کی شکل میں ہو یا لنگی کی شکل میں ہو، حرمت میں یکساں ہے۔

(فتاوی حقانیہ:۲/۴۱۶)

ننگے سر رہنے کا حکم:

سوال:...... مردوں کو ننگے سر رہنا کیسا ہے اور شرعاً یہ فعل مردوں کا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:...... وقتِ ضرورت ننگے سر ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جو طریقہ آج کل رائج ہو رہا ہے کہ ہر وقت ننگے سر بالوں میں تیل ڈالے پھرتے رہتے ہیں یہ طریقہ اصالۃً صلحاء اور اہل مروت کا نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کا طریقہ ہے اس سے اجتناب لازم ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۰۶)

سر پر دائمی ٹوپی رکھنے کا حکم:

سوال:...... عورتوں کو سر پر دوپٹہ رکھنے کی تاکید ہے تو کیا مردوں کو نماز کے علاوہ بھی سر پر ٹوپی رکھنا ضروری ہے؟

جواب:...... گھر میں اگر آدمی ننگے سر ہے تو حرج نہیں لیکن مردوں کا کھلے سر بازاروں میں پھرنا خلاف ادب ہے اور فقہاء ایسے لوگوں کی شہادت قبول نہیں فرماتے، آج کل جو مردوں کے ننگے سر بازاروں اور دفتروں میں جانے کا رواج چل نکلا ہے یہ فرنگی ہے، اچھے اچھے دیندار لوگ بھی ننگے سر رہنے کے عادی ہو گئے۔ (آپ کے مسائل:۷/۱۴۹)

ترکی ٹوپی کے استعمال کا حکم:

سوال:......ترکی ٹوپی کے استعمال کا کیا حکم ہے اور اس کے پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب:......ترکی ٹوپی کا استعمال عام مسلمانوں کو جائز ہے، مگر خواص وصلحاء کو نہ پہننا چاہئے کیونکہ ابھی تک اس کا رواج صلحاء وعلماء میں نہیں ہوا البتہ جس جگہ خواص میں بھی اس کا رواج ہو گیا ہو وہاں سب کو جائز ہے اور پہننا اگر ریشم کا ہو تو حرام ہے اگر ریشم کا نہ ہو تو جائز ہے۔ (امداد الاحکام:۴/۳۶۰، فتاوی رشیدیہ:۵۷۲)

کشتی نما ٹوپی (گاندھی کیپ) کا حکم:

سوال:......کھدر کی دیسی ٹوپی جو مروج ہے، از روئے شرع شریف اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ٹوپی گاندھی ٹوپی کے نام سے موسوم ہے اس لیے اس کا پہننا جائز نہیں؟

جواب:......یہ ٹوپی جسے آج کل عام طور پر گاندھی کیپ کہا جاتا ہے ہندوستان کی پرانی وضع ہے جسے لوگ پہلے کشتی نما ٹوپی کہتے تھے اور یوپی میں اس کا عام رواج تھا بلکہ مسلمانوں میں زیادہ مروج اور پسندیدہ تھی، اس ٹوپی کے پلوں پر ریشم سے کام کیا جاتا تھا اور یہ کافی قیمتی ٹوپی تھی، اسی وضع کو سادہ اور کم قیمت میں تبدیل کر کے کھدر کی ٹوپی بنائی گئی اور اس کو گاندھی کیپ کہنے لگے پس اس کے استعمال میں کوئی وجہ کراہت یا حرمت نہیں ہو سکتی، یہ کسی قوم کی وضع تھی نہ کفر کا شعار، گاندھی کی طرف نسبت محض سادگی اور کفایت شعاری اور کم قیمتی کی وجہ سے کی گئی ہے نہ کہ کسی مذہبی حیثیت سے، یہ ٹوپی استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے۔

(کفایت المفتی:۹/۱۶۱)

جن سنگھ میں شمولیت کرنے اور ان کی ٹوپی پہننے کا حکم:

سوال:......کیا کوئی مسلمان جن سنگھ پارٹی میں شامل ہو کر ان کے دھرم کا نشان جو پیلا ہے اس رنگ کی ٹوپی سر پر رکھ سکتا ہے؟

جواب:......نہیں پہن سکتا، حدیث میں ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ

انہیں میں سے ہوگیا ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے آپ کو لباس وغیرہ میں کفار یا فساق کے مشابہ بنایا یا صوفیاء کرام، بزرگان دین اور نیک لوگوں کی طرح بنایا وہ گناہ یا بھلائی کے اعتبار سے انہیں میں سے ہوگیا۔ (فتاوی احیاء العلوم:۱/۲۵۲)

دو پلی ٹوپی اور گول ٹوپی کا حکم:

سوال:......اکثر علماء دیوبند جس لمبی ٹوپی کو پہنتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں؟ اس لمبی ٹوپی میں کوئی کراہت ہے یا نہیں؟

جواب:......دو پلیا ٹوپی ہمارے دیار میں صلحاء کا لباس ہے بعض اکابر گول پہنتے ہیں بعض دو پلیا، کسی پر نکیر نہیں۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۳۶-۳۰۱)

گول ٹوپی پہننے پر اصرار کرنے کا حکم:

سوال:......گول ٹوپی لگانا سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ ٹوپی کیسی استعمال فرماتے تھے جو لوگ اصرار کرتے ہیں گول ٹوپی پر ان کا اصرار کرنا کیسا ہے؟

جواب:......گول ٹوپی سر سے ملی ہوئی جبکہ اونچی نہ ہو حدیث شریف سے ثابت ہے مگر یہ چیز سنن عادیہ میں سے ہے سنن ہدیٰ میں سے نہیں پس جو شخص اتباع کرے گا وہ ماجور ہوگا (یعنی اجر پائے گا) لیکن اس پر کسی کو اصرار کا حق نہیں کہ تارک (نہ پہننے والے) پر ملامت کی جائے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۰۰)

بید سے بنی ہوئی ٹوپی پہننے کا حکم:

سوال:......بعض جگہ بید سے تار نکال کر ٹوپیاں بناتے ہیں یہ ٹوپی استعمال کرنا جائز ہے ؟

جواب:......جائز ہے۔ (امداد الاحکام:۴/۳۳۶)

لنڈے کے کپڑے پہننے کا حکم:

سوال:......لنڈے کے کپڑے پہننا جائز ہیں یا نہیں؟

جواب:......ان کو پاک کرلیا جائے اور ان کی غیر اسلامی وضع تبدیل کرلی جائے تو پہن

سکتے ہیں (اس میں کوئی حرج نہیں) (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۳)

حضور ﷺ کے کرتے پر چاند تھا یا نہیں؟

سوال:...... پچھلے ہفتے ایک ٹیلر کی دوکان پر گیا، وہاں ایک مولوی صاحب اپنا کرتہ سلوانے آئے ہوئے تھے، انہوں نے درزی سے کہا کہ میرے کرتے کے پیچھے چاند ستارہ اس دھاگے سے بنانا جو دھاگہ تم اس کرتے پر استعمال کروگے، جب وہ چلے گئے تو میں نے درزی سے پوچھا کہ یہ چاند ستارہ کیوں بنواتے ہیں؟ تو اس نے کہا حضور ﷺ بھی اپنے کرتے کے پیچھے چاند تارا بنواتے تھے اس لیے یہ چاند تارا بنواتے ہیں، اگر یہ بات درست ہے تو کیا حضور کی نقل کرنا یا ان کی برابری کرنا اسلام میں جائز ہے؟

جواب:...... مجھے کسی حدیث میں یہ نہیں ملا کہ آنحضرت ﷺ کرتے کے پیچھے چاند تارا بنواتے تھے، اس لیے یہ قصہ غلط ہے۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۳)

مصنوعی ریشم پہننے کا حکم:

سوال:...... آج کل بازاروں میں ریشم کے کئی اقسام کے کپڑے دستیاب ہیں، دوکاندار کا کہنا یہ ہے کہ یہ خالص ریشم نہیں ہے بلکہ ریشم اور ملکوت سے ملا جلا کپڑا ہے تو کیا اس صورت میں بھی یہ حرام ہے؟

جواب:...... مصنوعی ریشموں کے جو کپڑے تیار ہوتے ہیں ان کا پہننا اور استعمال کرنا جائز ہے، البتہ اگر اصل ریشم کا کپڑا ہو تو اس کو پہننا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۴)

ریشمی رومال استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... کیا رومال ریشمی مردوں کو استعمال کرنا درست ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ درست ہے اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں رومال لباس میں داخل نہیں؟

جواب:...... ریشمی رومال کا کندھے پر ڈال کر چلنا یا گلے میں باندھنا یا اس سے منہ ہاتھ پونچھنا جائز نہیں۔ (امداد الاحکام: ۴/۳۳۳)

البتہ فتاوی محمودیہ میں اس کا جواب اس طرح ہے:

''نفس رومال جائز ہے اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو ناجائز ہے اور قیمتی ہونا تکبر کی علامت ہے''
(فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۲۶)

فتاوی مظاہر العلوم میں اس کا جواب اس طرح ہے:
''ریشمی رومال کی کراہت پہننے کے اعتبار سے نہیں ہے البتہ کبر کے اعتبار سے کراہت ہے کیونکہ اس کا قیمتی ہونا دلیل کبر ہے پس اگر ریشمی رومال پرانا غیر قیمتی ہو تو اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہوگا۔ (جامع الفتاوی:۳/۱۶۴۔فتاوی مظاہر العلوم:۱/۲۳۷)

کالر لگانے کا حکم:

سوال:......کالر والی قمیص وغیرہ پہننا گناہ ہے یا نہیں؟
جواب:......کالر لگانا انگریزوں کا شعار ہے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔
(آپ کے مسائل:۷/۱۶۶)

مردوں کے لیے چاندی کے تار والے کپڑے کا حکم:

سوال:......زری دار کپڑے جن کی بنائی میں چاندی کا تار استعمال ہوتا ہے پہننا کیسا ہے؟
جواب:......مردوں کے لیے ریشم یا سونے چاندی کے تار سے بنا ہوا یا کڑھائی والا کپڑا اس شرط کیساتھ جائز ہے کہ پٹی یا پھول کی چوڑائی چار انگلیوں سے زائد نہ ہو، لمبائی میں کوئی تحدید نہیں، ایسی پٹیاں یا پھول متعدد ہوں تو ان کے جواز میں یہ شرط ہے کہ ان کے درمیان پٹی یا پھول کی چوڑائی سے زیادہ فاصلہ ہو اگر فاصلہ برابر یا کم ہو کہ دیکھنے میں پورا کپڑا ہی ریشمی یا زری دار نظر آتا ہو تو جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی:۸/۶۵)

نیکر پہن کر کھیلنے کا حکم:

سوال:......ہاکی، فٹ بال، تیراکی، اسکوائش، باکسنگ، ٹیبل ٹینس وغیرہ ان تمام کھیلوں میں کھلاڑی نیکر یا چڈی (جو ناف سے لے کر ان کے گھٹنے کے بالائی حصہ تک ہوتی ہے) پہن کر کھیلتے ہیں جبکہ ناف سے لیکر گھٹنے کا حصہ ستر ہے اس کا دیکھنا مردوں کو بھی جائز نہیں، نہ لوگوں کے سامنے اس کا کھولنا ہی جائز ہے، آپ یہ بتائیں کہ کیا کھلاڑی اور تماشائی دونوں

گنہگار ہیں؟

جواب :......(نیکر پہن کر کھیلنا جائز نہیں اس سے ستر کھلی رہ جاتی ہے لہذا) کھلاڑی اور تماشائی دونوں سخت گنہگار ہیں، آنحضرت ﷺ نے ستر دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۷۱)

سیاہ رنگ کی چپل یا جوتا پہننے کا حکم:

سوال :......لوگوں سے سنا ہے کہ پاؤں میں سیاہ رنگ کی جوتی یا کسی قسم کی کوئی چپل پہننا اسلام کی رو سے حرام ہے اور اس کے لیے جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ خانہ کعبہ کے غلاف کا رنگ سیاہ ہے اس لیے سیاہ رنگ پیر میں پہننا گناہ ہے؟

جواب:......سیاہ رنگ کا جوتا پہننا جائز ہے اس کو حرام کہنا بالکل غلط ہے۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۷۱)

کرتے کی آستین کی لمبائی کی مقدار:

سوال:......کیا کرتے کی آستین کی لمبائی ہاتھ کے گٹے تک ہونی چاہئے یا کہ گٹا بالکل چھپ جانا چاہئے؟

جواب :......کرتہ کی آستین گٹے تک ہونی چاہئے اور چونکہ غایت اکثر مغیا سے خارج ہوتی ہے اس لیے گٹے کا کھلا رہنا بہتر ہے اور ہاتھ کی انگلیوں سے آستین کا بڑھا ہونا خلاف سنت ہے۔ (امداد الاحکام: ۴/۳۲۴)

حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں آپ ﷺ کے کرتے کی آستین کی لمبائی گٹوں تک ہوتی تھی، البتہ حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی آستین انگلیوں تک تھی، ملاعلی قاریؒ نے علامہ جزری کا قول نقل کیا ہے کہ کرتے کے آستین میں سنت یہ ہے کہ گٹے تک رہے اور اس کے علاوہ جبے وغیرہ میں اس سے زائد سنت ہے۔ البتہ انگلیوں سے آگے آستین کا ہونا درست نہیں، سنن بیہقی میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آستین انگلیوں سے زائد ہونے پر کاٹ دیتے تھے۔ (جمع الوسائل: ۱۰۹)

لمبی آستین کا حکم:

سوال:......لوگ کرتے کی آستین لمبی بنوا کر اوپر کی طرف موڑ لیتے ہیں ان کی حرص میں مذہبی قسم کے لوگ بھی، اگر آستین لمبی بنوا کر موڑ لیں تو یہ مناسب ہے کہ نہیں؟

جواب:......لمبی آستین تو عرب میں رائج تھی اور اس کو شرفاء کا لباس تصور کیا جاتا تھا اسی وجہ سے فقہاء نے نماز شروع کرتے وقت آستین سے ہاتھوں کا ظاہر کرنا مستحب لکھا ہے اور سجدہ کرتے وقت گرم زمین پر آستین کا زائد حصہ پیشانی کے نیچے رکھ کر اس پر سجدہ کرنا منقول ہے، اگر ضرورت نہ ہو تو بیکار آستین کیوں زائد کی جائے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۲۶۸)

(مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو جواز میں کوئی شبہ نہیں مگر بلا ضرورت یا بطور تکبر لمبی آستین بنوانا ہرگز جائز نہیں۔ از مرتب)

آدھی پنڈلی تک کرتا پہننے کا حکم:

سوال:......آدھی پنڈلی تک کرتہ سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟ اور اسکا تارک گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب:......مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنن ہدی کی قسمیں ہیں، کرتہ وغیرہ کا (نصف ساق تک) طول (لمبائی) اور ہیئت سنن زوائد میں سے ہے جس میں یہ (مؤکدہ یا غیر مؤکدہ کی) تقسیم نہیں۔ ایسی سنن کا حکم یہ ہے کہ بنیت اتباع اختیار کرنے میں ثواب ملے گا ترک کرنے میں ثواب سے محرومی ہوگی لیکن کفار یا فساق کے شعار کو اختیار کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

(فتاوی محمودیہ: ۲۶۲/۱۹)

کرتے کے گریبان کا بیان:

سوال:......کرتے کا گریبان کس طرف ہونا چاہئے؟ آگے یا پیچھے، درمیان میں یا ایک طرف؟

جواب:......کرتے یا قمیص کا گریبان سینہ کی جانب درمیان میں ہونا چاہئے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی قمیص مبارک کا گریبان سینہ کی طرف تھا اور یہی قمیص کی سنت ہے، علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا گریبان سینہ پر تھا۔ (عمدۃ القاری: ۳۰۳/۲۱)

علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا گریبان بیچ میں ہوتا تھا، دائیں یا بائیں جانب نہیں۔ (السعایہ: ۱۷۴)

گریبان کھلا رکھنے کا حکم:

سوال:...... حضور ﷺ کے کرتے کا اوپر کا والا بٹن کھلا رہتا تھا یا نہیں؟

جواب:...... کبھی کھلا رکھنا بھی ثابت ہے اور بعض صحابہ نے اس کو دیکھ کر ایسا پسند کیا کہ ہمیشہ ہی کھلا رکھا۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۳۳۷)

مردوں کو ٹال رنگ کا کپڑا استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... ٹول کا رنگ مرد کو کیسا ہے؟

جواب:...... ٹول کا رنگ پختہ ہے، مرد کو جائز ہے مگر بہتر ہے کہ نہ پہنے۔ (فتاوی رشیدیہ: ۵۷۱)

گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا حکم:

سوال:...... کپڑے گیرو میں رنگنا جیسے صوفی لوگ رنگتے ہیں کیسا ہے؟

جواب:...... گیرو میں کپڑے رنگنا درست ہے بشرطیکہ ریاء نہ ہو۔ (فتاوی رشیدیہ: ۵۷۲)

مردوں کو چاندی کی لیس لگانے کا حکم:

سوال:...... لیس نقرئی جس پر سونے کا ملمع ہو جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... لیس سونے کا ہو یا چاندی کا اگر چار انگشت کی قدر ہو یا اس سے کم تو جائز ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو ناجائز ہے۔ (فتاوی رشیدیہ: ۵۷۲)

مرد کو اطلس پہننے کا حکم:

سوال:...... اطلس کپڑا جس کا تانا ریشم اور بانا ٹسر کا ہوتا ہے مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... کپڑے میں بانا معتبر ہے اور تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ ٹسر ریشم ہے گو ادنیٰ درجہ کا

ہے (لہذا اس کا استعمال مردوں کے لیے جائز نہیں)۔ (امداد الفتاوی: ۴/ ۱۲۶۔۱۲۷)

ٹسر کے استعمال کا حکم:

سوال:......ٹسر کا کپڑا جو آج کل رائج ہے ریشم ہے یا نہیں استعمال اس کا مردوں کو جائز ہے؟
جواب:...... تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ وہ ریشم ہے گو ادنیٰ درجہ کا ہو۔ (ایضا)

ولایتی کپڑے کے استعمال کا حکم:

سوال:......ولایت کا بنا ہوا کپڑا وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے؟ کیا کسی کتاب سے اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے کہ نہیں؟
جواب:......(ولایتی کپڑے وغیرہ) سب چیزوں کا استعمال جائز ہے کسی کتاب سے حرمت ثابت نہیں ہے، نہ شارع نے منع کیا ہے۔ (امداد الاحکام: ۴/ ۳۳۵)

خون سے رنگے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......ایک آدمی نے بوقت قربانی، ذبح کے وقت نکلے ہوئے دم مسفوح (بہتے خون) سے کپڑا رنگا ہے، اس کو بطور تبرک بچہ کے گلے میں تعویذ کے طریقے سے ڈالنا چاہتا ہے کیا یہ نجس کپڑا پہنانا اس طرح جائز ہے؟
جواب:......اس ناپاک کپڑے کو پہننا یا پہنانا درست نہیں۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۶۵)

دھوتی باندھنے کا حکم:

سوال:......دھوتی باندھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
جواب:...... جائز ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ تہبند اور دھوتی باندھنے کی تھی، اگر کوئی شخص اتباع سنت کی نیت سے تہبند باندھے تو بلاشبہ باعث ثواب ہے اور اگر کوئی نہ باندھے یا اس کے ہاں دھوتی کا رواج نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
لیکن دھوتی باندھنے کی وہ صورت جس میں غیر مسلموں کی مشابہت ہو یا ستر کھلا رہے یا

کھلنے کا احتمال ہو، نا جائز ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۶۷)

دھوتی باندھنے کا مسنون طریقہ:

سوال:......دھوتی باندھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:......دھوتی باندھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دھوتی پیچھے کی جانب سے ذرا اٹھی ہوئی ہونی چاہئے اور اگلے حصہ کو ذرا زائد رکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھا کہ وہ دھوتی کے اگلے حصہ کو زائد رکھتے تھے اور پیچھے کے حصہ کو اونچا رکھتے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ اس طرح کیوں باندھتے ہیں تو حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ: ۳۷۷)

دھوتی کی حد:

سوال:......دھوتی کہاں تک باندھنی چاہئے؟

جواب:......دھوتی نصف پنڈلی تک باندھنا مسنون ہے اور ٹخنوں تک جائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے، پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت سلمہ ابن اکوعؓ فرماتے تھے کہ حضرت عثمان غنیؓ دھوتی نصف پنڈلی تک باندھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی ہیئت میرے آقا ﷺ کی دھوتی کی تھی۔ (شمائل: ۹)

پاجامہ اور دھوتی کہاں باندھے:

سوال:......پاجامہ کا ناڑا اور دھوتی کہاں باندھنی چاہئے؟

جواب:......دھوتی اور پاجامہ ناف سے ذرا نیچے باندھنا چاہئے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ناف کے (ذرا) نیچے ازار و تہبند باندھا کرتے تھے کہ وہ ظاہری طور پر ناف پر معلوم ہوتا تھا۔ (زرقانی علی المواہب: ۵/ ۲۶)

اچکن کے انگرکھے کا حکم:

سوال:......اچکن کا انگرکھا پہننا کیسا ہے؟

جواب:......اچکن پہننا درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ:۵۷۵)

دولہا کو گوٹہ لچکا لگا ہوا کپڑا پہننے کا حکم:

سوال:......دولہا کو خسرال کی طرف سے جو جوڑا ملتا ہے اس میں گوٹہ لچکا بھی لگا ہوتا ہے اس کو پہننا درست ہے یا نہیں؟

جواب:......اگر گوٹہ لچکا چار انگشت ہے تو یہ لباس مرد کو درست ہے، اگر زیادہ ہے تو ناجائز، گوٹہ لچکا ٹھپہ پہننا مرد کو مطلقا چار انگشت تک جائز ہے، نکاح ہو یا بغیر نکاح۔ (فتاوی رشیدیہ:۵٦۹)

دولہا کو سہرا باندھنے کا حکم:

سوال:......شادیوں اور باراتوں میں دولہا کے سر پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......سہرا باندھنا دولہا کے سر پر ناجائز ہے (جس کو عرف فقہاء میں مکروہ تحریمی سے تعبیر کیا جاتا ہے) وجہ یہ ہے کہ یہ رسم خاص ہندوؤں کی ہے انہیں کے اختلاط سے مسلمانوں میں چل پڑی ہے یہی وجہ ہے کہ سوائے ہندوستان (اور پاکستان) کے اور کہیں اس کا نام ونشان نہیں اور رسوم کفر و جاہلیت کو جاری رکھنا ناجائز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں جہاں اور مہمات اسلامیہ کے متعلق خاص شان سے بیان فرمایا ہے انہیں میں ایک جزو یہ بھی تھا کہ:

"كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ"۔ (مشکوۃ)

اس کے علاوہ اس میں تشبہ ہے ہندوؤں کے ساتھ، اور کفار کی مشابہت کا اختیار کرنا احادیث کثیرہ وبعض آیات قرآنیہ سے ناجائز ہے:

قال اللہ تعالی ﴿وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾۔

وقال علیه الصلاۃ والسلام :" مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "۔

(المقاصد الحسنۃ للسخاوی)

یعنی جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے اور بعض روایات میں ہے کہ جو کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اس لیے اس رسم کا چھوڑ دینا ضروری ہے محض گناہِ بے لذت ہے۔ (امداد المفتین: ۹۷۸)

شیروانی اور کوٹ پر زائد بٹن لگانے کا حکم:

سوال :......شیروانی، اچکن اور کوٹ وغیرہ کی آستین کے سرے پر، کوٹ وغیرہ کی کمر پر اور ٹوپی کے اطراف میں بلا کاج کے محض نمائش وفیشن کے طور پر بٹن لگائے جاتے ہیں کیا ان کا اس طرح بلا کاج کے استعمال جائز ہے یا ناجائز؟

جواب :......آستین کے سرے پر جو بٹن لگائے جاتے ہیں وہ ایسے ضروری بٹن نہیں ہیں جیسے سامنے سینہ کے ہوتے ہیں یہ بٹن محض زینت کے لیے لگائے جاتے ہیں کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے ملانے کے لیے نہیں، یہ بٹن نہ لگانا بہتر ہے لیکن بقصد زینت لگانا مباح ہے جیسے کامدار جوتوں پر سنہری روپہلی کلابتوں کا کام جس سے صرف زینت مقصود ہوتی ہے یا جیسے سادہ کپڑوں کے بجائے چھینٹ کا استعمال صرف زیبت کے قصد سے کیا جاتا ہے یہ سب مباح کی حد میں داخل ہے، اسی طرح سامنے سینہ پر شیروانی کے دونوں پلوں کو ملانے کے لیے چار بٹن کافی ہو سکتے ہیں مگر بقصد زینت چھ سات بٹن لگانا مباح ہے، فقہاء نے مکان کے طاقوں میں برتن قلعی دار یا چینی کے چن دینا جس کی غرض صرف زینت ہوتی ہے اسے مباح فرمایا ہے پس اسی زینت مباح میں یہ بٹن بھی داخل ہو سکتے ہیں، اس کو اسراف قرار دینا اور لگانے والے کو فاسق وسفیہ بتانا تعدی ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/۱۶۲)

بچہ کو کسی بزرگ کا کپڑا پہنانے کا حکم:

سوال:......بوقت پیدائش بچہ کو کسی بزرگ کا کپڑا پہنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :...... بلاشبہ جائز اور باعث برکت ہے بشرطیکہ عقیدے میں کوئی فساد نہ ہو، احادیث میں اس کی نظیریں ملتی ہیں۔ (امداد المفتین: ۹۸۰)

گول دامن والی قمیص کا حکم:

سوال:......کیا گول دامن والی قمیص یا کرتہ پہننا جائز ہے؟

جواب:......گول دامن والی قمیص یا بغیر گول دامن کے کرتہ پہننا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ وہ قمیص اور کرتہ ڈھیلا ڈھالا ہو اور اس کی آستینیں پوری ہوں، البتہ جو قمیص آدھی آستین والی ہو یا چست کہ اس سے جسم کی ساخت ظاہر ہوتی ہو اس کو پہننا جائز نہیں۔

جمعہ کے دن اور عیدین کے دن عمدہ کپڑے پہننے کا حکم:

سوال:...... جمعہ کے دن یا عیدین کے دن اچھے کپڑے پہننے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اور آنحضرت ﷺ کا اس بارے میں کیا معمول تھا؟

جواب:...... جمعہ اور عیدین کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق عمدہ کپڑے پہننا افضل ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کو غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے اور مسجد آئے پھر جتنی چاہے نماز پڑھے، اور کسی کو تکلیف نہ دے، پھر خاموش رہے اور امام آنے تک نماز پڑھے تو اس کے لیے دونوں جمعوں کا کفارہ ہوگا۔ (مسند احمد)

علامہ شعرانی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن عمدہ لباس زیب تن کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ (کشف الغمہ)

اور ابن ابی لیلیٰؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اصحاب بدر اور اصحاب شجرہ کو دیکھا کہ جمعہ کے دن عمدہ کپڑے پہنتے، عطر ہوتا لگاتے پھر جمعہ کو جاتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس دو کپڑے تھے جسے آپ جمعہ کے دن پہنتے تھے پھر جب واپس آتے تو اسے لپیٹ کر رکھ دیتے۔ (المطالب العالیہ)

میٹنگ کے لیے یا ملاقات کے لیے عمدہ کپڑے پہننے کا حکم:

سوال:......سوال یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کو کسی میٹنگ میں شریک ہونا ہوتا ہے یا کسی معزز شخص سے ملاقات کے لیے جانا ہوتا ہے تو اس کے لیے عمدہ اور اچھے کپڑے پہن کر

جانے کا شرعاً کیا حکم ہے ؟

جواب:......میٹنگ میں جانے کے لیے یا کسی سے ملاقات کے لیے یا کسی تقریب میں شرکت کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق عمدہ پہن کر جانا شرعاً جائز ہے، کیونکہ ایسے موقع پر رسول اکرم ﷺ سے اچھے کپڑے پہننا ثابت ہے جیسا کہ اس سلسلے کی احادیث اوپر والے مسئلہ کے ذیل میں بیان ہو چکی ہیں۔

کندھے پر رومال رکھنے کا حکم:

سوال:......بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اکثر اپنے کندھے پر رومال رکھتے ہیں، تو اس طرح رومال رکھنے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

جواب:......اس بارے میں یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ کسی حدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا اس لیے اس طرح رومال رکھنا سنت نہیں ہے، البتہ اگر حالت نماز میں نہ ہو اور عام حالات میں بھی فساق وفجار کے انداز پر نہ اوڑھا ہوا ہو بلکہ علماء وصلحاء کے طریقہ پر ہو تو کندھے پر رومال رکھنا یا سر پر رومال ڈالنا جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

(مردوں کے لباس کے شرعی احکام:۴۹)

مرد کے لئے مخمل استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......مخمل کا استعمال مرد کے لئے درست ہے یا نہیں کیونکہ وہ ریشم تو نہیں ہوتا مثلاً مخمل کی ٹوپی عام طور پر استعمال کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:......جو ریشم نہ ہو اس کا استعمال مرد کے لئے جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۲۱)

مرد کے لئے ریشمی جبہ استعمال کرنے کے حکم:

سوال:......ایک صاحب نے امام صاحب کو جبہ لیڈی منٹن بنا کر پیش کیا جس پر کچھ گوٹہ کا کام بھی ہوا ہے گلے پر بظاہر لیڈی منٹن کا ریشمی کپڑا بولا جاتا ہے اسی شکل میں اس کے استعمال میں کچھ حرج تو نہیں؟

جواب:......ریشمی لباس تو مرد کو جائز نہیں، ریشمی نہ ہو تو درست ہے، بشرطیکہ وہ کفار یا

فساق کا شعار نہ ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۳۲۵)

بدوں تکبر ٹخنوں سے نیچے پاجامہ لٹکانے کا حکم:

سوال: ......آنجناب کے کسی رسالے کے منہیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اسبال پائجامہ لٹکانا مطلقاً ممنوع ہے حالانکہ بعض احادیث میں خیلاء کی قید موجود ہے:

كما قال عليه السلام " مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقِّيْ يَسْتَرْخٰى إِلَّا أَتَعَاهَدُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ"۔

جواب: ......حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں مطلق اپنے اطلاق پر اور مقید اپنی تقیید پر رہتا ہے اور دونوں پر عمل واجب ہوتا ہے (كما هو مصرح في الاصول) اور جو حدیث تائید میں نقل کی ہے خود سوال میں تصریح ہے کہ وہ عمداً نہ کرتے تھے پس جواب کے بھی یہی معنی ہیں اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ عَمَدًا چونکہ خیلاء سبب ہوتا ہے تعمد کا پس سبب بول کر مسبب مراد لیا گیا۔ (امداد الفتاوی: ۴/ ۱۲۲)

پائجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے کا حکم:

سوال: ...... پاجامہ جس سے ٹخنہ چھپ جائے کیسا ہے؟ اگر چہ تکبر نہ ہو؟

جواب: ...... یہ لباس متکبرین اور فساق کا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ ان کے ساتھ مشابہت اختیار کی جائے یا تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے آج کل یہ لباس انہیں لوگوں کا ہے جن پر مغربیت کا بھوت سوار ہے جو اپنی قدیم وضع اور طرز معاشرت کو برا سمجھتے ہیں اور مغربی تہذیب پر فخر کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مشابہت بھی مذموم ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۲۷۲)

کیا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: ...... پاجامہ اگر ٹخنوں سے نیچا ہو تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں بعض آدمی کہتے ہیں کہ مسلم شریف وغیرہ میں ہے پاجامہ ٹخنوں سے نیچا پہننے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: ......اس امر کی کوئی معتبر دلیل نہیں کہ ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا

ہے اس میں شک نہیں کہ گھٹنے سے نیچے پاجامہ رکھنا سخت گناہ ہے لیکن ایسا کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جو حدیث ابوداؤد شریف میں ہے آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو جو ٹخنے سے نیچے کپڑا پہنے ہوئے تھا وضو کرنے کا حکم دیا اول تو اس میں ایک راوی ابوجعفر ہے جو مجہول ہے دوسرے اس سے یہ بھی ثابت نہیں کہ وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے حکم دیا تھا ممکن ہے کہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لحاظ سے یہ حکم دیا ہو کیونکہ وضو سے اعضاء کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(کفایت المفتی: ۹/ ۱۵۷)

غسل کرنے کے بعد کرتہ پہلے پہنے یا پاجامہ؟

سوال:......غسل کرنے کے بعد پہلے پاجامہ پہنے یا قمیص؟

جواب:......دونوں طرح درست ہے البتہ پہلے کرتہ پہننا بہتر ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۲۷۸)

رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونے کا حکم:

سوال:......رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے یا نہیں؟

جواب:......رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے مگر بلاضرورت مناسب نہیں کہ اس میں ایک قسم کی کراہت ہے۔ (جامع الفتاویٰ: ۳/ ۱۷۸، بحوالہ فتاوی محمودیہ)

برکت کے لئے بدن اور کپڑے زمزم سے دھونے کا حکم:

سوال:......خانہ کعبہ میں جو لوگ آب زمزم سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں؟

جواب:......برکت کے لئے بدن پر اور کپڑوں پر (زمزم) ڈالنا درست ہے نجاست اس سے زائل نہ کی جائے۔ (جامع الفتاویٰ: ۳/ ۱۷۸)

باب دوم

مردوں کے بالوں کے شرعی احکام

بالوں سے متعلق آنحضرت ﷺ کی تعلیمات:

سوال:......آنحضرت ﷺ کی بالوں کے متعلق کیا عادت شریفہ تھی؟ کیا آپ ﷺ سر منڈاتے تھے یا بال رکھتے تھے؟

جواب:......آپ ﷺ کی عادت طیبہ سر پر بال رکھنے کی تھی، حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے صرف عمرے اور حج کے موقع پر سر کے بال استرے سے صاف کرائے ہیں، اس کے علاوہ کسی موقع پر سر منڈانا ثابت نہیں۔ (زاد المعاد: ١/ ١٤٧)

علامہ سخاویؒ نے اپنے فتاوے میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد صرف چار مرتبہ سر منڈایا ہے:

١)......صلح حدیبیہ کے موقع پر۔ ٢)......عمرۃ القضاء کے موقع پر۔
٣)......عمرہ جعرانہ کے موقع پر ٤)...... حجۃ الوداع کے موقع پر

علامہ زبیدیؒ نے لکھا ہے کہ حج وعمرہ کے علاوہ کسی موقع پر آپ سے سر منڈانا ثابت نہیں، یہی عادت صحابہ کرام اور تابعین عظام کی تھی۔ (شرح احیاء العلوم: ٢/ ٤٠٨)

بال رکھنے کی جائز صورتیں:

سوال:......بال رکھنے کی شرعاً کتنی صورتیں ہیں؟

جواب:......بال رکھنے کی جائز صورتیں کل تین ہیں:

(١)......پٹے رکھنا، اس کی بھی تین قسمیں ہیں:

١) کانوں کی لو تک، اس کو عربی میں وفرہ کہتے ہیں۔

٢) کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک، اس کو لمہ کہتے ہیں۔

۳) کندھوں تک، اس کو جمہ کہتے ہیں۔

(۲)......حلق (گنجا کرانا) یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

(۳)......پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان تین صورتوں میں سے افضل پہلی صورت ہے، پھر دوسری صورت کا درجہ ہے اور آخری صورت کی صرف گنجائش ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۸۰۔۸۱)

بالوں کی ناجائز صورتیں:

سوال:......بال رکھنے کی ناجائز صورتیں کون کونسی ہیں؟

جواب:......اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱)......قزع: سر کے بعض کے بال منڈانا اور بعض حصے کے چھوڑنا یا بعض زیادہ تراشنا اور بعض کم۔ حدیث میں ایسے بال رکھنے کی صراحۃً ممانعت آئی ہے۔

۲)......ایسے بال رکھنا جو کفار وفساق کا شعار ہو، یہ تشبہ بالکفار وفساق کی وجہ سے ممنوع ہے البتہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ ہر زمانہ میں اس وقت کے کفار وفساق کے شعار کا اعتبار ہوگا۔

(احسن الفتاوی: ۸/۸۲)

بالوں کی وگ لگانے اور مصنوعی بال لگانے کا حکم:

سوال:......وگ کے استعمال کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:......انسانی بالوں کی وگ اور نجس بالوں کی وگ لگانا جائز نہیں بلکہ حرام ہے، اس کے علاوہ کسی جانور کے پاک بالوں کی وگ لگانا یا مصنوعی بالوں کی وگ لگانا جائز ہے۔

(تکملہ فتح الملہم: ۴/۱۹۱)

سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈانا؟

سوال:......سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈانا؟ رسول اکرم ﷺ سے حج کے علاوہ بھی بال منڈانا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب:......عام عادت مبارکہ بال رکھنے کی تھی، منڈوانا بہت کم ثابت ہے بعض صحابہ (جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیشہ منڈاتے تھے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/۴۳۱)

سر منڈانے کا مسنون طریقہ:

سوال:......سر منڈانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:......سر منڈانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ منڈانے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور سب سے پہلے سر کی دائیں جانب مونڈی جائے، پھر بائیں جانب، عام طور پر حجام سر کے بیچ سے مونڈنا شروع کر دیتا ہے یہ مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے رمی جمرہ کیا اور قربانی سے فارغ ہوئے تو سر منڈایا اور آپ ﷺ نے حجام کے سامنے اپنے سر کی دائیں جانب رکھی اور حجام نے اس جانب کو مونڈا، پھر آپ نے اپنے سر کی بائیں جانب رکھی اور فرمایا مونڈو تو اس نے وہ جانب بھی مونڈ دی۔ یہ روایت کا خلاصہ ہے۔ (صحیح مسلم)

سر کے بالوں کو قینچی سے کٹوانے کا حکم:

سوال:......سر کے بالوں کو قینچی سے چھوٹا کروانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:......سر کے بالوں کو قینچی سے تراشنا اور چھوٹا کروانا خلاف سنت نہیں، بشرطیکہ تمام بال لمبائی میں برابر رہیں، کسی جگہ سے کم اور کسی جگہ سے زیادہ نہ ہوں جیسا کہ انگریزی کٹ ہوتی ہے کیونکہ یہ ناجائز ہے، ہر طرف کے بالوں کا یکساں اور برابر ہونا ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو مروہ مقام کے پاس قینچی سے تراشا تھا۔ (صحیح مسلم)

گنجا کرانے کی شرعی حیثیت:

سوال:......سر کے بالوں کو بالکل منڈانے کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:......حلق (یعنی گنجا کرانے) کی سنیت میں اختلاف ہے، علامہ طیبیؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دائمی عمل کی وجہ سے مسنون کہا ہے، اسی طرح امام طحاویؒ نے بھی اس کی سنیت نقل کی ہے، حافظ ابن حجر اور ملا علی قاری نے حضرت علیؓ کے اس عمل کو اباحت پر محمول کیا ہے، بہرحال اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں اور بچوں کو تربیت کی خاطر ان کے سر منڈوانا

افضل بلکہ غلبہ فساد کی وجہ سے ضروری ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۸۱)

سر کے بالوں کی مانگ نکالنے کا حکم:

سوال:......سر کے بالوں کی مانگ نکالنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......سر کے بالوں کے بالکل بیچ میں سے مانگ نکالنا جائز ہے اور یہ طریقہ آنحضرت ﷺ کے عمل سے ثابت ہے، سر کے اطراف سے مانگ نکالنا جائز نہیں۔ (مشکوۃ المصابیح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اولاً بالوں کو بغیر مانگ نکالے ویسے ہی چھوڑ دیتے تھے کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب مانگ نہیں نکالتے تھے تو آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت فرماتے تھے جب تک کہ اس کے بارے میں حکم نازل نہ ہو جاتا پھر آپ ﷺ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا، حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی مانگ نکالتی تو بیچ سر سے بالوں کو پھاڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر دیتی۔ (سنن ابن ماجہ، شعب الایمان)

مانگ نکالے بغیر بال رکھنے کا حکم:

سوال:......بغیر مانگ نکالے بال رکھنے کا کیا حکم ہے کیا یہ حدیث سے ثابت ہے؟

جواب:......مشکوۃ شریف کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سدل فرماتے تھے یعنی بغیر مانگ نکالے بال رکھتے تھے، بعد میں مانگ نکالنا شروع کیا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ اب مانگ نکالنا پسندیدہ عمل ہے، لیکن اب سدل کا کیا حکم ہے، بعض حضرات کی یہ رائے ہے کہ اب سدل چونکہ منسوخ ہو گیا ہے اس لیے اب سدل جائز نہیں لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مانگ نکالنا اگرچہ پسندیدہ ہے لیکن سدل بھی جائز ہے اس لیے کہ سدل کے عدم جواز کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا مانگ نکالنے کو اختیار کرنا اس کے پسندیدہ ہونے پر تو دلالت کرتا ہے مگر سدل کے عدم جواز پر نہیں دلالت کرتا، آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ سے بھی دونوں عمل ثابت ہیں اس لیے صحیح قول یہی ہے کہ دونوں طریقے جائز ہیں البتہ مانگ نکالنا افضل ہے۔ (اوجز المسالک: ۱۵/۱۵)

سینہ اور پیٹ کے بال منڈانے کا حکم:

سوال:...... سینہ اور پیٹ کے بال منڈ وانا درست ہے یا نہیں؟

جواب:...... سینہ اور پیٹ کے بال منڈانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ:۵۷۸)

کاکلوں کا حکم:

سوال:...... بال سر کے نیچے لٹکا لینا جن کو کاکلیں بھی کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟ اور کاکلوں کو جو فعل یہود ہے، حدیث میں منع فرمایا ہے اس کے کیا معنی ہیں اور بال کانوں سے نیچے رکھنا جو سنت سے ثابت ہے اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب:...... بال سر کے جہاں تک چاہے بڑھالے، درست ہے مگر بعض سر کا منڈانا اور بعض کا رکھنا مشابہت یہود ہے یہ مکروہ ہے اور تمام سر کے بال بڑھانا نہ یہ کاکل ہے اور نہ یہ ممنوع ہے۔ کاکل بمعنی حلق بعض وترک بعض یہ فعل یہود ہے اور منع ہے اور بال بڑھانا جو سنت سے ثابت ہے وہ منع نہیں ہے ان کو کاکل کہنا اصطلاح جدید ہے اور مشابہت عورتوں کی جب ہووے گی کہ عورتوں کیطرح چوٹی گوندھے ورنہ کوئی مشابہت نہیں، نہ کراہت۔

(فتاوی رشیدیہ:۵۷۷)

سر میں پان بنوانے کا حکم:

سوال:...... درمیان سر کا منڈ وانا جس کو عرف عام میں پان کہتے ہیں بوجہ بیماری کے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... پان سر میں رکھوانا یعنی کچھ سر بیچ میں سے منڈ وانا باقی رکھ لینا درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ:۵۷۶)

پیشانی کے بالوں کا حکم:

سوال:...... ناصیہ (پیشانی) کے بال لینا یعنی حجامت بنانا کیسا ہے؟

جواب:...... پیشانی کے بال لینا اور باقی چھوڑنا قزع میں داخل ہے۔ (امداد الفتاویٰ:۲۲۴/۴)

فائدہ:...... قزع کا مطلب وہی ہے جو پان اور کاکل کا لکھا گیا ہے کہ بعض سر کو منڈ والینا

اور بعض کو چھوڑ دینا۔ (از مرتب)

گردن کے بال منڈوانا:

سوال:......گردن کے بال منڈانا درست ہے یا نہیں اور یہ سر میں شامل ہے یا الگ ہے؟

جواب:......گردن جدا عضو ہے اور سر جدا، لہذا گردن کے بال منڈانا درست ہے، سر کا جوڑ علیحدہ کان کی لو کے پیچھے معلوم ہوتا ہے اس سے نیچے گردن ہے۔ (فتاوی رشیدیہ:۵۷۶)

پنڈلی اور ران کے بالوں کا حکم:

سوال:......پنڈلی اور ران کے بالوں کو مونڈنا درست ہے یا نہیں؟

جواب:......پنڈلی اور ران کے بال دور کرنا درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ:۵۷۶)

کان کے پاس سر کے بال اور داڑھی میں حدفاصل:

سوال:......کان اور پٹی کے درمیان جو بال سر سے شروع ہو کر داڑھی میں آتے ہیں اس میں سر کی حد کہاں تک ہے اور داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے؟

جواب:......کنپٹی کے نیچے جو ہڈی ابھری ہوئی ہے یہاں سے داڑھی شروع ہوتی ہے اور اس سے اوپر سر، پس سر کی حد تک بال منڈانا درست ہے اور داڑھی کی حد سے درست نہیں۔

(امداد الفتاوی:۲۲۱/۴)

کانوں کے پاس والے بالوں کو کاٹنے کا حکم:

سوال:......میری ٹھوڑی پر داڑھی تھوڑی سی ہے اور دونوں کلے صاف ہیں دونوں کانوں کے سامنے چار چھ بال ہیں، قلم کٹاتے وقت ان بالوں کو بھی کٹا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:......نہیں (یعنی نہیں کٹا سکتے، یہ جائز نہیں)۔ (امداد الفتاوی:۲۲۳/۴)

قلم بنانے کا حکم:

سوال:......قلم کو بھی کٹانا چاہئے یا نہیں؟

جواب:......داڑھی نکلنے کی عمر سے پہلے جو کانوں کے سامنے بال ہوتے ہیں وہ سر میں

داخل ہیں ان کا کٹانا مقراض (قینچی) سے جائز ہے اور جو اس وقت نہیں ہوتے ان کا کٹانا جائز نہیں۔ (امداد الفتاوی:۴/۲۲۳)

چھوٹے چھوٹے بال رکھنے کا حکم:

سوال:......زید کہتا ہے کہ سر میں بال رکھنا سنت ہے اور بلا حج سر منڈانا خلاف سنت ہے، اور خشخشے بال رکھانے والے کو سخت مخالفِ سنت خیال کر کے قابل ملامت کہتا ہے۔ عمرو کہتا ہے حضرت علیؓ سر منڈاتے تھے، اور آپ ﷺ نے ان کو اس فعل سے بھی منع نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ سر منڈانا بھی غیر ایام حج میں سنت ہے اور خشخشے بال رکھنے کی ممانعت نہیں، وہ اپنی اصل پر رہیں گے اور اصل اباحت و جواز ہے خشخشے بال رکھنا قرون ثلاثہ سے ثابت ہیں یا نہیں اور ان کو جو زید بدعت کہتا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:......سنت مطلقہ وہ ہے جس کو آپ ﷺ نے بطور عبادت کیا ہے ورنہ سنن زوائد سے ہوگا تو بال رکھانا حضور ﷺ کا بطور عادت کے ہے نہ بطور عبادت کے، اس لیے اولی ہونے میں تو شبہ نہیں، مگر اس کے خلاف کو خلاف سنت نہ کہیں گے اگر چہ حضرت علیؓ کی حدیث بھی نہ ہوتی چہ جائے کہ وہ حدیث بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ کا انکار نہ فرمانا یقینی دلیل ہے بال نہ رکھنے کی، جواز بلا کراہت کی اور خلافِ سنت نہ ہونے کی، پس جس حالت میں بالکل منڈا دینا جائز ہے تو قصر کرانے میں کیا حرج ہے۔ (امداد الفتاوی:۴/۲۲۴)

مردوں کے لیے ضفائر کا حکم:

سوال:......مردوں کے لیے ضفائر رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا اب بھی جائز ہے؟

جواب:......مردوں کے لیے ضفائر اب بھی جائز ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ اسی ہیئت پر نہ ہوں جس سے تشبہ بالنساء لازم آئے یعنی عورتیں ضفائر کو پیچھے پشت پر رکھتی ہیں، مرد اس طرح نہ کریں بلکہ آگے ڈالیں یا کندھے پر رکھیں۔ (امداد الاحکام:۴/۳۴۳)

پٹھے رکھنے کا حکم:

سوال:......پٹھے بال رکھنا کیسا ہے یعنی جائز یا سنت یا ناجائز؟

جواب: ......سر پر بال رکھنا کانوں کی لوتک یا اس سے نیچے یا شانے (کندھے) تک جائز اور سنت ہے مگر آج کل جو بال رکھے جاتے ہیں وہ اول تو اس نیت سے نہیں رکھے جاتے اگر نیت بھی ہو تو پھر بھی جس طرز سے رکھے جاتے ہیں وہ طرز ثابت نہیں، سیدھی مانگ بیچ میں نہیں نکالی جاتی ٹیڑھی مانگ نکالی جاتی ہے یہ سب فیشن متغربین کا ہے۔

امرد (بے ریش لڑکے) اور ایسے نوجوان جو سر پر بال رکھتے ہیں اس میں مزید فتنہ کا اندیشہ ہے جس کا مشاہدہ ہر ذی بصیرت کو ہے اس لئے اس فیشن سے ان کو ضرور روکا جائے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۴۳۳)

مردوں کے بالوں کی لمبائی کی مقدار کا بیان:

سوال: ......مرد کے سر کے بال کتنے لمبے ہونے چاہئیں زلفوں کے نام پر عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: ......آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک (یعنی بال) کانوں کی لوتک ہوتے تھے اگر اصلاح بنوانے میں تاخیر ہو جاتی تو اس سے نیچے بھی ہو جاتے تھے یہ مردوں کے لیے سنت ہے لیکن اس طرح بڑھانا کہ عورتوں سے مشابہت ہو جائے یہ جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل:۷/۱۳۶)

مرد کے لیے جوڑا باندھنے کا حکم:

سوال: ......اگر مرد کے بال بہت بڑے بڑے ہوں تو ان کو سنبھالنے کے لیے جوڑا باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ......جائز نہیں۔(احسن الفتاوی:۸/۸۷)

قینچی سے زیر ناف کے بال کاٹنے کا حکم:

سوال: ......موئے زیر ناف کو مقراض (قینچی) سے کاٹ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ......بالوں کا دفعیہ (دور کرنا) قینچی سے جائز ہے چونکہ استیصال (صفائی) اچھی طرح نہیں ہوتا اس واسطے مستحسن نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ:۵۷۷)

زیرناف بال صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کے استعمال کا حکم:

سوال:......زیرناف بال صاف کرنے کا مستحب طریقہ کیا ہے کترنا، کاٹنا یا اکھاڑنا اس زمانے میں جو کریم یا پاؤڈر استعمال ہوتا ہے اس کا استعمال از روئے شریعت کیسا ہے؟

جواب:......مردوں کے لیے استرا وغیرہ سے صاف کرنا اور عورتوں کے لیے اکھاڑنا مستحب ہے، پاؤڈر اور کریم کا استعمال بھی جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۷۸)

زائد بال کتنے عرصہ بعد صاف کرنے چاہئیں؟

سوال:......بغل اور دوسرے غیر ضروری بال کتنے عرصے بعد صاف کرنے چاہئیں، نیز مرد حضرات کے لیے بال صفا پاؤڈر اور خواتین کے لیے بلیڈ استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب:......غیر ضروری بال ہر ہفتے صاف کرنا سنت ہے، چالیس دن تک چھوڑنا جائز ہے ،اس کے بعد گناہ ہے، مرد حضرات بال صفا پاؤڈر استعمال کر سکتے ہیں اور عورتیں بلیڈ استعمال کر سکتی ہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷/ ۱۳۶)

زیر بغل بالوں کا حکم:

سوال:......زیر بغل بالوں کے کاٹنے کے بارے میں شرعا کیا حکم ہے؟

جواب:......زیرناف کی طرح زیر بغل بالوں کی صفائی بھی ضروری ہے البتہ اس میں بہتر یہ ہے کہ ان کو نوچا جائے۔اسی طرح ان کو استرے یا بلیڈ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔

(فتاوی شامی: ۵/ ۲۸۸)

زیرناف بالوں کی حدود:

سوال:......زیرناف بال کہاں تک کاٹنے چاہئیں؟ کیا ناف سے گھٹنے تک؟ نیز دبر یعنی دونوں سرینوں کے درمیان جو شگاف ہے اس کے بال کاٹنا مشکل ہوتا ہے، اور جسم کے کٹنے کا ڈر ہوتا ہے، تو کیا دبر کے بال صاف کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب:......زیرناف کی حد مثانہ سے نیچے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے لہذا پیڑو کی ہڈی کی ابتدا سے لیکر اعضاء ثلاثہ، ان کے اطراف، ان کی محاذات میں رانوں کا وہ حصہ جس

کے تلوث (گندہ ہونے) کا خطرہ ہے اور دبر کے بال صاف کرنا واجب ہے، دبر کے بالوں کی صفائی کو علامہ طحطاوی نے مستحب لکھا ہے مگر علامہ ابن عابدینؒ نے اس کا حکم بھی زیرناف کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مؤکد قرار دیا ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۷۸)

مردوں کو بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......غیر ضروری بالوں کو دور کرنے کے لیے مردوں کو عورتوں والا پاؤڈر استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب:......مردوں کے لیے بال صفا پاؤڈر استعمال کرنا مکروہ اور نامناسب ہے۔
(آپ کے مسائل: ۷/ ۱۳۵)

زیرناف بال دوسرے آدمی سے بنوانے کا حکم:

سوال:......ایک شخص عمر رسیدہ بیمار ہو جاتا ہے۔ پورا صاحب فراش ہے کہ حرکت کی بھی طاقت نہیں اس کی اہلیہ کو بھی ضعف بصر ہے کیا اس کا بیٹا زیرناف بال استرے سے صاف کر سکتا ہے؟

جواب:......بدرجہ مجبوری جائز ہے، مس کرنے، چھونے اور دیکھنے سے حتی الوسع احتیاط کرے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۴۵۰)

حجامت اور ناخن بنوانا نماز جمعہ سے پہلے ہے یا بعد میں؟

سوال:......ناخن کٹوانا حجامت، خط بنوانا وغیرہ جمعہ کے بعد افضل لکھا ہے غایۃ الاوطار عن الاشباہ، بہشتی گوہر میں قبل الجمعہ بہتر لکھا ہے اختلاف کی وجہ کیا ہے اور عمل کس پر کیا جاوے؟

جواب:......علامہ شامی نے بعد الجمعہ کے قول پر اعتراض کیا ہے، پھر آگے بیہقی کی حدیث نقل کی ہے جس میں ’’قَبْلَ أَنْ يَرُوْحَ إِلَى الصَّلٰوةِ‘‘ مصرح (یعنی صراحت کیساتھ) ہے، پس ترجیح قبل الجمعہ کو ہوئی۔ (امداد الفتاوی: ۴/ ۲۲۹)

زیر ناف بالوں کو دفن کرنے کا حکم:

سوال :......کیا زیر ناف بال بنانے کے بعد ان بالوں کو دفن کرنا چاہئے یا کسی محفوظ جگہ پر ڈالنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:......دفن کرنا بہتر ہے کسی ایسی جگہ ڈالنا بھی درست ہے جہاں نجاست نہ ہو، غسل خانہ یا بیت الخلاء میں نہ ڈالے، نہ ایسی جگہ ڈالے جہاں کسی کی نظر پڑے (موئے زیر ناف غسل خانوں میں ڈال دینے کی ایک عام عادت پڑ گئی ہے، جو غلط ہے ترک کرنا چاہئے)۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۴۴۸)

حالت جنابت میں زائد بالوں کی صفائی اور ناخن کاٹنے کا حکم:

سوال:......حالت جنابت میں بال و ناخن کے کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

جواب :......ناپاکی کی حالت میں جسم کے زائد بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا مکروہ ہے، کیونکہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ اس لئے غسل کے بعد یعنی پاکی حاصل کرنے کے بعد بال و ناخن کاٹے جائیں۔ (فتاوی عالمگیری:۵/ ۳۵۸۔طحطاوی علی مراقی الفلاح:۲۸۶)

سور کے بالوں والے برش سے شیو بنانے کا حکم:

سوال :......کیا سؤر کے بالوں کا برش استعمال کرنا صحیح ہے، اگر صحیح نہیں تو حکومت ایسے برش منگوانے کی اجازت کیوں دیتی ہے؟

جواب :......ڈاڑھی منڈانے اور سؤر کے بال استعمال کرنے میں کیا فرق ہے۔ دونوں حرام ہیں اور دونوں گناہ کبیرہ ہیں، ایسے ناپاک برش خریدنا بھی جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل:۷/۱۷۳)

چہرے کے زائد بال کاٹنے یا اکھیڑنے کا حکم:

سوال:......ڈاڑھی ترشوا کر چہرہ بنوانا درست ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنا؟

جواب :......اس طرح چہرہ بنوانا کہ ہر طرف سے ایک مشت ڈاڑھی باقی رہے درست ہے

اگر ایک مشت سے کم رہے تو اس کی اجازت نہیں۔ دونوں رخسار پر جبڑے کی حد سے آگے بال نکل آئے ہوں اور چہرہ بھدہ معلوم ہو تو ان بالوں کو بھی صاف کرا سکتے ہیں، چنانچہ عدم الآثام میں ہے کہ ڈاڑھی کے جو بال رخسار کی طرف بڑھ جاتے ہیں ان کو برابر کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ: ۱۱۲/۱۰)

رخسار اور حلق کے بالوں کا حکم:

سوال:......رخسار و حلق کے بال چنوانا یا منڈانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض آدمی کہتے ہیں کہ داڑھی میں داخل نہیں نیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ ڈاڑھی مطلقاً نہ کٹانا چاہئے کیونکہ اعفاء (یعنی ڈاڑھی بڑھانے کا حکم) مطلق ہے لہذا ایسی حدیث بیان فرمائیں جس سے مشت سے زائد کا کٹانا واجب یا مسنون ہونا ثابت ہو؟

جواب:......رخسار اور حلق کے بالوں کا چنوانا اور منڈانا شرعاً درست ہے، نہ منڈانا بہتر ہے، عالمگیری میں ہے کہ اپنے حلق کے بالوں کو نہ مونڈے اور امام ابو یوسفؒ کا قول ہے کہ کوئی حرج نہیں اور ایسے ہی اپنی ابروؤں اور چہرے کے بال کٹانے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ مخنثوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

حدیث اعفاء (یعنی جس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم ہے) کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا خود عمل امام محمد نے کتاب الآثار (صفحہ: ۱۲۷) میں یہ نقل کیا ہے کہ ابن عمرؓ اپنی لحیہ مبارکہ کو مٹھی میں پکڑتے اور جو مشت سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے تھے، امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارا عمل اسی پر ہے اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

اسی وجہ سے عالمگیری (۳۵۱/۵) طحطاوی (۲۸۷) اور بذل المجہود (۷۹/۲) میں داڑھی کی مسنون مقدار ایک قبضہ (مٹھی) تحریر کی ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۴۴۲/۱۹)

حجام کے لیے شیو بنانا اور غیر شرعی بال بنانے کا حکم:

سوال:......میں پانچوں وقت نماز پڑھتا ہوں ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کر وضو کر کے سو گیا خواب میں میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ ظالم تم قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دو گے کہ تم پیارے نبی ﷺ کی سنت کاٹتے ہو، میں حجام کا کام کرتا ہوں کیا میں اس کام کو چھوڑ دوں؟

جواب:......آپ کا خواب بہت مبارک ہے، ڈاڑھی مونڈنا حرام ہے اور حرام پیشہ کو اختیار کرنا کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں، آپ بال اتارنے کا کام ضرور کرتے رہیں مگر ڈاڑھی مونڈھنے اور غیر شرعی بال بنانے سے انکار کر دیا کریں۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۲۱)

سیاہ خضاب کا حکم:

سوال:......چالیس سال کی عمر میں سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

جواب:......سیاہ خضاب کسی شرعی مصلحت سے لگانا مثلاً جہاد میں شرکت کے لیے یا بوڑھے شوہر کو جوان بیوی کی خوشنودی کے لیے جائز ہے اور اگر کوئی شرعی مصلحت نہ ہو تو خالص سیاہ خضاب مکروہ ہے البتہ اول مہندی لگا کر بعد میں بال بھورے کر لیے جائیں یا مہندی اور وسمہ ملا کر لگایا جائے جس سے خالص سیاہی نہیں آتی تو یہ جائز ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/۱۸۰)

بالوں کی سفیدی ختم کرنے اور سیاہ خضاب کا حکم:

سوال:......سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب:......سیاہ خضاب کا استعمال خواہ ڈاڑھی میں، خواہ سر میں ہو، حرام ہے چنانچہ احادیث میں سفید بالوں کو تبدیل کرنے کے لئے مہندی اور وسمہ لگانے کی ترغیب آئی ہے اور خالص سیاہ خضاب استعمال کرنے پر بہت سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے یہ جنت سے اتنے دور رکھے جائیں گے کہ اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گے۔ (سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ مسند احمد)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سیاہ خضاب استعمال کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا چہرہ سیاہ کر دیں گے۔ (اوجز المسالک: ۶/۳۳۵)

ایک روایت میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک صحابی حضرت ابو قحافہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے تو ان کے بال ثغامہ نامی گھاس کی طرح بالکل سفید تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی سفیدی کو کسی چیز سے تبدیل کرو لیکن سیاہ رنگ سے پرہیز کرو۔
(صحیح مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ مسند احمد)

سیاہ خضاب، کے استعمال کی تین صورتیں اور ان کے احکام:

سوال:......سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب:......سر اور ڈاڑھی کے سفید بالوں میں سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب یا مہندی لگانا بالاتفاق جائز بلکہ مستحسن ہے اور خالص سیاہی مائل سرخ خضاب لگانا مسنون ہے اور بہتر ہے جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہیں۔

البتہ سیاہ رنگ کے خضاب کی تین صورتیں ہیں:

۱)......پہلی صورت یہ ہے کہ سیاہ خضاب کوئی مجاہد یا غازی لگائے تا کہ اس سے دشمن پر رعب پڑے۔ اس صورت میں سیاہ خضاب باجماع فقہاء جائز بلکہ مستحسن ہے۔

۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کو دھوکہ دینے کے لئے سیاہ خضاب استعمال کیا جائے جیسے مرد عورت یا عورت مرد کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کے لئے سیاہ خضاب استعمال کرے یہ بالاتفاق ناجائز ہے۔

۳)......تیسری صورت یہ ہے کہ محض تزیین کے لئے لگایا جائے تو اس میں اختلاف ہے امام ابو یوسف اور بعض مشائخ اسے جائز کہتے ہیں لیکن اکثر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(سنن ابو داؤد :۲/۶۶۲۔ سنن ابن ماجہ:۲۵۸۔ فتاویٰ عالمگیری:۵/۳۵۹)

سیاہ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کے خضاب کا حکم:

سوال:......خضاب لگانا کیسا ہے؟ اس میں سرخ وغیر سرخ کی کیا تفصیل ہے؟

جواب:......خضاب سرخ یا سبز یا زرد بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے، البتہ سیاہ خضاب جہاد میں ہیبت دشمن کے لئے جائز ہے اور محض زینت کے لئے مختلف فیہ ہے، عامہ مشائخ کا قول کراہت کا ہے اور امام ابو یوسفؒ نے جائز رکھا ہے لیکن راجح نہ کرنا ہے۔ (امداد الفتاوی:۴/۲۱۳)

بیوی کی خاطر سیاہ خضاب لگانے کا حکم اور امام ابو یوسفؒ کے قول کا جواب:

سوال:......ہم عمر بیوی کو خوش کرنے کے لئے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:......اکثر علماء و مجتہدین نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ بیوی کی دل جوئی کی

خاطر محض زیب و زینت کے لئے یا مطلق زینت کے لئے سیاہ خضاب استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ فتاوی شامی اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ومن فعل ذلك ليزين نفسه للنساء أو لحب نفسه اليهن فذلك مكروه وعليه عامة المشائخ ۔ (فتاویٰ الشامی:۶/۴۲۲۔فتاوی عالمگیری:۵/۲۵۹)

بعض لوگ اس مسئلہ پر یہ اشکال کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسفؒ نے بیوی کی دل جوئی کے لئے سیاہ خضاب استعمال کرنے کی اجازت دی ہے اور یہ لوگ امام ابو یوسفؒ کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ:

كما يعجبني أن تتزين لي يعجبها أن أتزين لها ۔ (شامی :ایضا)

ترجمہ:......یعنی جس طرح مجھے یہ پسند ہے کہ میری بیوی میرے لئے زیب وزینت اختیار کرے تو اسے بھی یہ پسند ہے کہ میں اس کی خاطر زیب وزینت اختیار کروں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں:

۱)...... پہلا جواب تو یہ ہے کہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قول حضرت امام ابو یوسفؒ کا ہی ہے۔ کسی نے ویسے ہی ان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ (یہ جواب علی سبیل المنع ہے)

۲)......دوسرا جواب یہ ہے کہ مان لیتے ہیں کہ یہ امام ابو یوسفؒ ہی کا قول ہے اور یہ بھی مان لیتے ہیں کہ انہوں نے اس سے رجوع بھی نہیں کیا تو پھر اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ شامی نے شرح عقود رسم المفتی میں یہ اصول کلی بیان کیا ہے کہ اگر صاحبین (ابو یوسف ومحمدؒ) میں اختلاف ہو جائے یعنی امام محمد ایک طرف ہوں اور امام ابو یوسف دوسری طرف ہوں تو ایسی صورت میں اس طرف کو ترجیح ہوگی جس طرف امام اعظم ابوحنیفہؒ ہوں گے۔ اور اسی پر فتویٰ ہوگا۔ سیاہ خضاب کے مسئلہ میں امام ابو یوسفؒ اکیلے ہیں جبکہ امام محمد اور امام ابوحنیفہ دونوں ان کے مخالف ہیں لہٰذا مذکورہ بالا اصول کی بناء پر فتویٰ طرفین کے قول پر ہوگا امام ابو یوسف کے قول پر فتوی نہیں ہوگا۔ اس لئے امام ابو یوسف کے قول پر عمل کرنا مذہب حنفی کے مقررہ اصول کے خلاف ہے اور صریح دلیل موجود ہونے کی وجہ سے خلاف دیانت بھی ہے۔ (اصلاح الرسوم:۲۴)

مرد کا مہندی اور نیل ملا کر بالوں کو لگانے کا حکم:

سوال:......نزلہ کی وجہ سے ڈاڑھی سفید ہو جائے تو مہندی اور نیل لگا سکتے ہیں؟

جواب:......مہندی اور نیل ملا کر سفید بالوں میں لگانا جائز ہے۔(کفایت المفتی:۹/۱۸۰)

ڈاڑھی میں صرف مہندی لگانے کا حکم:

سوال......مرد کو داڑھی میں مہندی یا خضاب یا تلوؤں میں گرمی دور کرنے کے لئے مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......مرد کو داڑھی میں (سیاہ خضاب کے علاوہ کوئی دوسرا) خضاب لگانا، مہندی لگانا شرعاً درست ہے، ہاتھ پیر میں مہندی لگانا درست نہیں۔گرمی دور کرنے کے لئے طبیب سے پوچھ کر کوئی چیز لگائے۔(فتاوی محمودیہ:۱۹/۴۵۶۔۴۵۷)

جدید ہیئر کلر استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......آج کل جدید قسم کے ہیئر کلر بازاروں میں آ گئے ہیں ان کے استعمال کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:......جو ہیئر کلر سر یا ڈاڑھی کے بالوں کو سیاہ اور کالا کر دیں ان کا استعمال سیاہ خضاب کی طرح مکروہ تحریمی ہے اور حدیث شریف میں وارد شدہ وعید کے مطابق باعث لعنت اور جنت سے محرومی کا سبب ہے۔البتہ جو ہیئر کلر بالوں کو خالص کالا نہیں کرتے بلکہ سرخ مائل بسیاہی کرتے ہیں یا زرد کرتے ہیں ان کو استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مذکورہ بالا حکم ان ہیئر کلرز کا ہے جن میں کوئی حرام اشیاء کی شمولیت نہ ہو، اگر کسی ہیئر کلر میں کوئی حرام یا شرعاً ممنوع چیز شامل ہو تو وہ ہر صورت میں حرام ہے، خواہ جیسا رنگ ظاہر کرے۔

حالت جنابت میں بال وغیرہ کٹوانے کا حکم:

سوال:......حالت جنابت میں بال منڈانا، داڑھی بنانا اور ناخن تراشنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:......اس حالت میں بال اور ناخن وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاوی رحیمیہ:۱۰/۱۰۵)

بالوں کو دفن کرنے کا حکم:

سوال:......بالوں کو دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:......ضروری نہیں، بہتر ہے، پاک جگہ میں ڈال دینا بھی درست ہے۔(ایضا)

ناخن اور بالوں کو جلانے کا حکم:

سوال:......انسان کے لئے ناخن اور بال کو جلانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو شہری عورتیں اپنے بال مکانات پختہ ہونے کی وجہ سے دفن نہیں کر سکتیں ان کے لئے کیا صورت ہوگی؟

جواب:......جلانا جائز نہیں، ایسی عورتیں کسی کپڑے یا کاغذ میں بند کر کے کہیں ڈال دیں، لیکن بالوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔(فتاوی محمودیہ:۱۹/۴۵۲۔۴۵۳)

ڈاڑھی پیدا کرنے لیے استرا چلانے کا حکم:

سوال:......ایک شخص کی عمر تئیس سال ہے، مگر اس کی داڑھی اور مونچھیں نہیں نکلیں کیا وہ اس احتمال کی بناء پر کہ شاید ڈاڑھی نکل آئے استرا چلا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:......اس ضرورت سے استرا چلانا جائز ہے۔(احسن الفتاوی:۸/۷۷)

ڈاڑھی میں خالی جگہ پُر کرنے کیلئے استرا پھیرنے کا حکم:

سوال:......میری داڑھی نکلی ہے مگر درمیان میں بعض جگہ بالکل بال نہیں ہیں، اس لئے بدنما معلوم ہوتا ہے اگر خالی جگہ پر استرا پھیرا جائے تو بال نکل آتے ہیں، اس نیت سے موضع ریش (یعنی داڑھی کی جگہ) پر استرا پھیرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......ڈاڑھی کی جگہ کا بعض حصہ بالوں سے خالی ہو تو بال نکل جائیں اور ڈاڑھی بھر آئے اس غرض سے خالی جگہ پر بطور علاج استرا پھیرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر موضع ریش پر چھوٹے اور متفرق بال ہوں تو بڑھانے اور ملانے کی غرض سے ان بالوں کو مونڈنا درست نہ ہوگا۔(فتاوی رحیمیہ)

ڈاڑھی برابر کرنے کے لیے استرا چلانے کا حکم:

سوال:......میری داڑھی نکلی ہے مگر درمیان میں بعض جگہ بالکل بال نہیں ہیں اس لیے بدنما اور برا معلوم ہوتا ہے بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ اگر خالی جگہ پر استرا پھیرا جائے تو بال نکل

آتے ہیں اس نیت سے موضع ریش پر استرا پھیرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......موضع ریش کا بعض حصہ بالوں سے خالی ہو تو بال نکل آئیں اور ریش بھر جائے اس غرض سے خالی جگہ پر بطور علاج استرا پھیرانے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر موضع ریش پر چھوٹے اور متفرق بال ہوں، تو بڑھانے اور ملانے کی غرض سے ان بالوں کو مونڈنا درست نہ ہوگا۔ (فتاوی رحیمیہ: ۱۰/ ۱۱۷)

ڈاڑھی میں گرہ لگانے یا چڑھانے کا حکم:

سوال:......بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کی داڑھی تو پوری ہوتی ہے لیکن وہ اسے گرہ لگا لیتے ہیں، یا ہاتھ مار مار کر اسے اوپر چڑھا لیتے ہیں ان دونوں عملوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

جواب:......ڈاڑھی لٹکانے کے بجائے اوپر چڑھانا یا اسے گرہ لگانا بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے، اور ڈاڑھی کو اپنی حالت کے مطابق نیچے لٹکنے دینا چاہئے بلکہ بعض فقہاء کرام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اَللَّفُّ كَالْقَطْعِ کہ ڈاڑھی لپیٹنا کاٹنے کی طرح ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی رویفع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے بعد تیری زندگی لمبی ہو تو لوگوں کو یہ بات بتانا کہ جو شخص اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائے یا ڈاڑھی اوپر کو چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد (ﷺ) اس سے بری ہے۔ (مشکوۃ: ۴۳)

بغرض شادی ڈاڑھی منڈانے کا حکم:

سوال:......زید کی عمر اس وقت تقریباً اٹھائیس یا انتیس سال ہے اور اب تک بباعث غربت و مفلسی اس کی شادی نہیں ہوئی اور وہ ایک باشرع آدمی ہے، فی الحال چند بہی خواہان برادری نے اس کی نسبت ایک جگہ ٹھہرائی ہے لیکن جو شخص اس کا بانی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ زید کی داڑھی چونکہ موافق شرع شریف ہے لہٰذا لڑکی کے وارث اس کی موجودہ صورت کو دیکھ کر اپنی لڑکی نہیں بیاہ سکتے اگر زید شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ بالکل صفایا کرا دے اور بعد انجام شادی کے پھر وہ رکھ سکتا ہے کیا ایسا جائز ہے؟

جواب:......ڈاڑھی کا منڈانا حرام ہے اور کتر کر ایک قبضہ سے کم کرنا بھی حرام ہے اس لیے زید کو اس فعل کی گنجائش نہیں، ہاں اگر ڈاڑھی ایک قبضہ سے زیادہ ہو تو اس کو ایک قبضہ کرے اور زیادہ کو کم کر دے اور قبضہ کے معنی کسی عالم سے زبانی معلوم کرے اگر اس طرح شادی ہو جائے تو کر لے ورنہ روزے بکثرت رکھا کرے اس سے ہیجان شہوت نہ ہوگا۔

(امداد الاحکام:۴/۳۴۶)

جاسوسی کی غرض سے ڈاڑھی منڈانے کا حکم:

سوال:......دشمن کے علاقے میں جاسوسی کی غرض سے جانے والے مسلمان کے لئے کیا ڈاڑھی منڈانے کی گنجائش ہے؟

جواب:......ڈاڑھی شعائرِ اسلام میں سے ہے اور شعائرِ اسلام کی حفاظت کی خاطر جہاد کیا جاتا ہے لہذا ڈاڑھی منڈانا کسی صورت میں جائز نہیں ہو سکتا، لہذا اس کے علاوہ دوسری حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

البتہ اگر کوئی مسلمان جاسوسی کی غرض سے دشمن کے علاقہ میں چلا گیا اور وہاں جانے کے بعد اس نے یہ محسوس کیا کہ یہاں تو جان بچانے کی صرف یہی صورت ہے کہ ڈاڑھی منڈا دی جائے تاکہ دشمن فوراً پہچان نہ لے تو چونکہ جان بچانا فرض ہے اور ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ فرض کا مقام زیادہ ہوتا ہے اور واجب اس سے کم ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں اگر وہ مسلمان ڈاڑھی منڈا لے تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لیکن جونہی یہ صورتِ حال ختم ہو جائے تو پھر ڈاڑھی رکھنا واجب ہو جائے گا۔

ڈاڑھی منڈانے والا ناقص مسلمان ہے:

سوال:......اگر ڈاڑھی نہ رکھی جائے تو کیا مسلمان کا اسلام خطرے میں پڑ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:...... یہ سوال اس نوعیت کا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ اگر انسان کی ناک کٹوا دی جائے تو کیا انسانیت خطرے میں پڑ جاتی ہے اور وہ انسانیت کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے یا آدمی کا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے کیا اس کی جان جاتی رہتی ہے اور وہ مردہ ہو جاتا ہے تو جواب

یہ ہوگا کہ نہیں، ناک کٹوانے یا ہاتھ پاؤں کٹوانے سے انسانیت کے دائرے سے تو نہیں نکلتا یا مردہ ہو جانا ضروری نہیں بے ناک اور بے ہاتھ پاؤں کے بھی زندہ تو رہ سکتا ہے مگر نقص اور عیبی، اسی طرح ڈاڑھی منڈانے والا اسلام کے دائرے سے تو نہیں نکلتا مگر وہ اسلام کے لحاظ سے ایسا مسلمان ہے جیسا انسانیت کے لحاظ سے ناک یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا یعنی نافرمان اور فاسق مسلمان، رسول اکرم ﷺ کے فرمان کہ ''داڑھی بڑھا کر اور مونچھیں کٹا کر مشرکوں کی مخالفت کرو'' اس حکم کے ماتحت داڑھی رکھنا واجب ہے جس کو فرض عملی کہا جاتا ہے۔

(کفایت المفتی: ۹/ ۱۷۷)

شادی کرنا زیادہ اہم ہے یا ڈاڑھی رکھنا؟

سوال :......میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان ہوں اب میری شادی کا پروگرام طے ہو رہا ہے، دو جگہوں پر صرف ڈاڑھی کی وجہ سے انکار کیا گیا اور تیسری جگہ بھی یہی شرط رکھی گئی ہے اس طرح میرے لیے ایک پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے کیونکہ مجرد کی حیثیت سے ہمیشہ زندگی بسر نہیں کر سکتا اور گناہ کا ارتکاب ممکن ہے، عالی جناب سے گزارش ہے کہ تحریر فرمائیں کہ ڈاڑھی اور شادی کرنے کی دین اسلام میں کیا فضیلت ہے دونوں میں کون سا عمل زیادہ اہم سمجھا جائے گا، از راہ کرم اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مجھے مفید مشورہ دیا جائے نیز میرے والدین کا مشورہ یہ ہے کہ شادی کرنے کے بعد آپ داڑھی پھر رکھ سکتے ہیں مگر شادی آج کے دور میں ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے کیونکہ شادی کا تعلق عمر سے ہے۔

جواب :......داڑھی اور شادی دونوں کی اہمیت اپنی جگہ ہے داڑھی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت، مردانہ فطرت اور شعائر اسلام ہے آنحضرت ﷺ نے ڈاڑھی رکھنے کا بار بار حکم فرمایا ہے اور اسے صاف کرانے پر غیظ و غضب کا اظہار فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ ڈاڑھی رکھنا بالاتفاق واجب ہے اور منڈانا یا ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کترانا بالاتفاق حرام اور گناہ کبیرہ ہے جو لوگ ڈاڑھی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے شادی کے لیے ڈاڑھی صاف کرانے کی شرط لگاتے ہیں وہ ایک سنت نبوی اور شعائر اسلام کی توہین کرنے وجہ سے ایمان سے خارج ہیں آپ کو شادی کے لیے ڈاڑھی صاف کرانے کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ان لوگوں کے تجدید ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ (آپ کے مسائل: ۷/ ۱۲۰)

ڈاڑھی کی توہین کفر ہے:

سوال :......آج کل بعض لوگ ڈاڑھی رکھنے والے مسلمانوں کو ڈاڑھی میجر یا سائن بورڈ رکھا ہوا یا بکرے کی ڈاڑھی رکھی ہوئی یا سب ڈاڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں کہہ ڈالتے ہیں اور بعض کہتے ہیں قرآن میں ڈاڑھی کا ذکر تک نہیں اور نہ کسی حدیث میں اور نہ ہی اس کی لمبائی، چوڑائی کی کوئی صحیح مقدار و اندازہ مقرر ہے، بعض تو کہتے ہیں کہ خدا قرآن میں کہتا ہے ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ اور یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ ''کلا صاف رکھو'' علی ہذا القیاس اس قسم کی باتیں کہنے والا سنت نبوی ﷺ کی توہین کرنے والا ہوا یا نہیں؟ اور توہین سنت نبوی کفر ہے یا نہیں؟ اور داڑھی رکھنی فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟ اور کتنی لمبی اور کون سی حد تک ڈاڑھی رکھنی شریعت کا مقتضا ہے؟ اور شرعی معیار سے کم کرنا اور منڈوانا دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا فرق ہے؟

جواب :......ڈاڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے، رکھنے کی مقدار ایک مشت تک ہے، ایک مشت سے زیادہ ہو جائے تو اس بڑھی ہوئی مقدار کو کتروا دینا جائز ہے داڑھی کی توہین کرنا اور ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ کے یہ معنی بیان کرنا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''کلا صاف رکھو'' کھلی ہوئی گمراہی اور جہالت ہے ایسی باتوں سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے کیونکہ سنت نبوی کی توہین کفر ہے اور آیت کریمہ کے یہ معنی بیان کرنا قرآن مجید کی تحریف ہے اور یہ بھی کفر ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/۱۷۷)

ایک مشت ڈاڑھی رکھنے اور حکم حاکم سے ڈاڑھی کٹوانے کا حکم:

سوال:......قرآن وحدیث کے مطابق ڈاڑھی کتنی رکھنی چاہئے؟ اگر بندہ گورنمنٹ ملازم ہو اور گورنمنٹ اس کو حکم دے کہ تم ہونٹوں سے نیچے چار انگلیاں داڑھی رکھ لو اور باقی کاٹ دو تو بندے کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:......ایک مشت کے برابر داڑھی رکھنا واجب ہے اس سے کم کرنا یا بالکل منڈانا جائز نہیں ہے البتہ جب ڈاڑھی ایک مشت سے زائد ہو جائے تو اس حصہ کو کاٹ کر ایک مشت کے برابر کرنا جائز ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنی

اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیکر ایک مشت سے زائد کو کترواد یتے تھے۔

لہذا گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ اپنے ملازمین کو اس طرح کے احکامات جاری نہ کرے یہ گناہ کبیرہ ہے اور ملازمین کو ایسی باتوں میں گورنمنٹ کی تابعداری نہیں کرنی چاہئے جن میں شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی لازم آتی ہو۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف (۸۷۵/۲) میں ہے:

''وکان ابن عمر اذا حج واعتمر قبض علی لحیته فما فضل أخذه۔''

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب حج کرتے یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو ایک مشت پر سے پکڑتے اور زائد کو کاٹ دیتے تھے۔

اسی طرح کتاب الآثار (ص:۳۷۹) اور فتاویٰ شامی (۲۶۱/۵) میں بھی یہی مذکور ہے۔

ملازمت کی وجہ سے ڈاڑھی منڈانے کا حکم:

سوال:...... بعض ملازمتوں کے لیے ڈاڑھی منڈانے کی شرط ہوتی ہے جس کی ڈاڑھی ہوتی ہے اس کو ملازمت نہیں ملتی اگر کوشش کے بعد مل بھی جائے تو تنخواہ نسبتاً کم ہوتی ہے ایسی صورت میں ڈاڑھی منڈانا یا فرنچ کٹ رکھوانا کیسا ہے؟

جواب:...... ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت سنت مؤکدہ ہے اس سے کم کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اتنی لمبی رکھنا کہ لوگوں کی نگاہیں اس پر اٹھیں اور مزاق سا بن جائے یہ بھی خلاف سنت ہے، لہذا ملازمت اور اچھی تنخواہ کی خاطر ڈاڑھی منڈانا اور فرنچ کٹ بنانے کی شرط قبول کرنا جائز نہیں ہے، حق تعالی رزاق ہے اسی پر اعتماد و توکل کرنا چاہئے اس کے احکام اور حضور پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی گذارنا چاہئے، فرمان خداوندی ہے:

﴿وَكَأَيِّن مِنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ﴾

ترجمہ:...... کئی جاندار ایسے ہیں کہ آئندہ کے لیے اپنا رزق نہیں بچاتے خدا پاک ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی رزق دیتا ہے

اور ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ

یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ﴾

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اس کی نافرمانی اور گناہ کے کام نہیں کرتا) تو حق تعالیٰ اس کے لیے (مشکلات سے) نجات کی راہ نکالتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھتا ہے (اس کی مشکلات حل کرنے کے لیے) خدا کافی ہے۔

(ملخص از فتاوی رحیمیہ: ۱۰/۱۱۲)

ڈاڑھی رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار نہیں:

سوال:......ایک شخص یوں کہتا ہے کہ داڑھی رکھو تو کوئی حرج نہیں اور نہ رکھو تو بھی کوئی حرج نہیں اور داڑھی رکھنا سنت ہے؟

جواب:......وہ شخص غلط کہتا ہے داڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہے، ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کٹوانا بالاتفاق ناجائز ہے، حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے صاف طور پر داڑھی رکھنے اور بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔ (سنت ہونے کا یہ مطلب نہیں جو سائل سمجھتے ہیں) (فتاوی محمودیہ: ۱۹/۳۹۲)

ڈاڑھی کو سنتِ رسول ﷺ کہنے کا مطلب:

سوال:......ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، مگر لوگ عموماً اس کو سنت کہتے ہیں، اسی وجہ سے ڈاڑھی کے معاملے میں کوتاہی برتتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ڈاڑھی کے سنت ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب:......ڈاڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے البتہ اس کا ثبوت سنت یعنی حدیث سے ہے اسی لئے بعض لوگ اسے سنت کہہ دیتے ہیں چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اس کو سنت کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ھو ما یقال انھا سنۃ فمعناھا طریقۃ مسلوکۃ فی الدین أو ان وجوبھا ثبت بالسنۃ" (لمعات شرح المشکوۃ)

ترجمہ:......یہ جو کہا جاتا ہے کہ ڈاڑھی سنت ہے اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ یہ ایک اسلامی طریقہ ہے یا (یہ مطلب ہے کہ) اس کا واجب ہونا سنت سے ثابت ہے۔

اگر کچھ غور فرمایا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر واجب سنت سے ہی ثابت ہوتا ہے، چنانچہ

علامہ حصکفی درمختار (باب الوتر) میں فرماتے ہیں:

هو فرض عملاً واجب اعتقادا سنة ثبوتا أى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن۔

ترجمہ:......وہ (یعنی نماز وتر) عملی طور پر فرض ہے، اعتقادی طور پر واجب ہے اور ثبوت کے لحاظ سے سنت ہے یعنی اس کے واجب ہونے کا ثبوت حدیث سے ہوا ہے، قرآن سے نہیں

ڈاڑھی کو سنت کہنا بعینہ ایسا ہی ہے جیسا قربانی کو سنت ابراھیمی کہا جاتا ہے پس جب قربانی ''سنت ابراہیم'' کہنے سے فرض وواجب ہونے سے نکل کر مستحب نہیں ہوتی، تو بالکل اسی طرح ڈاڑھی بھی ''سنت رسول ﷺ'' کہہ دینے سے واجب ہونے سے نہیں نکلتی بلکہ بدستور واجب ہی رہتی ہے اسی وجہ سے اس کو منڈانا حرام ہے۔ اس واجب کو صرف سنت سمجھ کر عمل نہ کرنا یا اسے ہلکا سمجھنا بہت دھوکہ کی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ایک مشت داڑھی رکھنے کا حدیث سے ثبوت:

سوال:...... یہ معلوم ہوا اور تحقیق ہوئی کہ رسول کریم ﷺ نے ریش مبارک کو کبھی کسی طرح قطع نہیں کرایا پھر یہ یکمشت دو انگشت کی مقدار کہاں سے مقرر ہوئی اور اس سے زائد قطع کرانا کیسے جواز میں آیا دوسرے وہ لوگ جو یکمشت دو انگشت سے کم ڈارھی رکھتے ہیں اس کے رکھنے اور منڈانے میں کیا فرق ہے؟

جواب:......ترمذی شریف میں ایک روایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ریش مبارک کو طول وعرض میں سے کسی قدر کترواد یتے تھے اگر چہ اس روایت کی سند میں کلام ہے تاہم بالکل بے اصل یا موضوع نہیں ہے، اور صحابہ کرام مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک مٹھی بھر رکھ کر زیادہ لٹکے بالوں کو کتروادیتے تھے اس لیے حنفیہ اور بہت سے تابعین نے اسے پسند کیا کہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کترادی جائے ہاں ایک مشت سے کم رکھنے کو کوئی جائز نہیں کہتا، تاہم منڈانے اور ایک مشت سے کم رکھنے میں حکم متفاوت ہوگا یعنی منڈانے والا زیادہ مواخذہ دار ہے اور کتروانے والا اس سے کم۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۷۸)

ایک مشت سے زائد داڑھی کتروانے کا حکم:

سوال:......داڑھی کا قصر کس قدر جائز ہے؟

جواب:......مقدار قبضہ یعنی ایک مٹھی سے زائد ہو جائے اس وقت کتروانا جائز ہے (اور ایک مٹھی سے پہلے کتروانا جائز نہیں)۔ (امداد الفتاویٰ: ۴/۲۲۰)

صرف رمضان میں داڑھی رکھنے اور پھر مونڈنے کا حکم:

سوال:......ایک شخص رمضان میں داڑھی رکھ کر بعد رمضان منڈا دیتا ہے کہتا ہے کہ رمضان میں گناہ سے بچنے کے لئے نہیں منڈاتا اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب:......داڑھی منڈانا ایک حرام فعل ہے جس سے یہ شخص ماہ رمضان میں بچا رہا اب اگر بعد رمضان یہ شنیع (بری) حرکت کرے گا تو ایک فعل حرام کا بعد از رمضان مرتکب ہوگا اور گنہگار ہوگا خود مونڈے تو فعل حرام کا مرتکب ہوگا اسی طرح نائی سے منڈوائے تو وہ مونڈنے والا بھی گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

داڑھی کو اوپر چڑھانے کا حکم:

سوال:......ٹھوڑی پر داڑھی کو اوپر چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......جائز نہیں۔ (یہ سکھوں کا شعار ہے) (فتاویٰ عبدالحی: ۵۰۸)

''مجھے ڈاڑھی کے نام سے نفرت ہے'' کہنے والے کا حکم:

سوال:......میں ایک تقریب میں گیا وہاں ایک لڑکی کے رشتہ کی بابت باتیں ہو رہی تھیں لڑکی کی والدہ نے کہا کہ یہ رشتہ مجھے منظور نہیں ہے اس لیے کہ لڑکے کی داڑھی ہے جب یہ کہا گیا کہ لڑکا آفیسر گریڈ کا ہے تعلیم یافتہ ہے اور ڈاڑھی تو اور بھی اچھی چیز ہے، تو کہا کہ مجھے ڈاڑھی کے نام سے نفرت ہے، آپ فرمائیں کہ داڑھی کی یہ تضحیک کہاں تک درست ہے، کیا ایسا کہنے والا گنہگار نہیں ہوا اور اگر ہوا تو اس کا کفارہ کیا ہے اور گناہ کا درجہ کیا ہے؟

جواب:......داڑھی آنحضرت ﷺ کی سنت ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے رکھنے کا حکم

فرمایا ڈاڑھی منڈے کے لیے ہلاکت کی بددعا فرمائی اور اس کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں فرمایا اس لیے ڈاڑھی رکھنا شرعا واجب ہے اور اس کا منڈانا اور ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں اس کا کاٹنا تمام ائمہ مجتہدین کے نزدیک حرام ہے۔

جو مسلمان یہ کہے کہ مجھے فلاں شرعی حکم سے نفرت ہے وہ مسلمان نہیں رہتا مرتد بن جاتا ہے، جو شخص آنحضرت ﷺ کی شکل سے نفرت کرے وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے یہ خاتون کسی داڑھی والے کو اپنی لڑکی دے یا نہ دے مگر اس پر اس کفر سے توبہ کرنا اور ایمان کی اور نکاح کی تجدید کرنا لازم ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸۹/۷)

کیا داڑھی منڈا کافر ہے؟

سوال:......کیا مسلمان صرف ڈاڑھی منڈانے سے خارج از اسلام ہو جاتا ہے؟

جواب:......ڈاڑھی مندانے سے خارج از اسلام تو نہیں ہوتا مگر فاسق ضرور ہو جاتا ہے۔

(کفایت المفتی: ۱۷۵/۹)

ڈاڑھی منڈانا اور کٹانا دوسرے گناہوں سے بدترین گناہ:

سوال:......زید محلّہ کی مسجد میں امام ہے، ڈاڑھی کٹاتا ہے، اگر اسے ڈاڑھی سے متعلق کوئی شخص سمجھاتا ہے تو جواب میں کہتا ہے کہ داڑھی کٹانا فسق اور آج کل ننانوے فیصد لوگ فاسق ہیں ڈاڑھی رکھ کر بھی غیبت، کذب وغیرہ میں مبتلا ہیں لہذا امام اور مقتدی سب ایک جیسے فاسق ہیں اس لیے کسی شخص کو مجھ پر اعتراض کا حق نہیں، زید کا یہ خیال صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:......زید کا خیال بالکل غلط اور فریب ہے، اگر ایک شخص خفیۃً زنا کرتا ہے اور دوسرا علی الاعلان سر بازار زنا کا ارتکاب کرتا ہے یا ایک شخص خفیۃً چوری کرتا ہے اور دوسرا علی الاعلان ڈاکہ زنی اور حکومت کی بغاوت کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ دونوں کے گناہوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے، لہذا کوئی شخص کسی درجہ کا بھی گناہگار اور فاسق وفاجر ہو مگر اس کا ظاہر شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کے گناہ مخفی ہونے کی وجہ سے ڈاڑھی کٹانے سے بدرجہا کم ہیں، ڈاڑھی کٹانے والا علی الاعلان شریعت کی مخالفت کر رہا ہے اور دنیا میں ایسی شکل وصورت میں پھر رہا ہے کہ دور ہی سے ہر شخص اسے دیکھ کر فاسق اور شریعت کا مخالف سمجھتا ہے، اس کی

مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص حکومت کی بغاوت کا جھنڈا اٹھا کر عام بازار میں پھر رہا ہو، اس شخص کے اس ناقابل معافی جرم کو حکومت کبھی بھی نظر انداز نہیں کرسکتی، غرضیکہ زید کا داڑھی کٹانے کو دوسرے گناہوں کے برابر کہنا بدترین غدر ہے، زید حکومت الہیہ اور شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کرکے شہروں اور بازاروں میں پھر رہا ہے اور دور ہی سے ہر خاص وعام کے لیے خود کو شریعت کا باغی ظاہر کر رہا ہے، گناہ کے اظہار واخفاء میں بہت فرق ہے، چنانچہ رمضان میں علانیۃً کھانے پینے والے کو حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے اہانت دین کی وجہ سے مباح الدم اور واجب القتل قرار دیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ علانیۃً گناہ کرنے والوں کے سوا میری پوری امت لائق عفو ہے کُلُّ أُمَّتِیْ مُعَافٰی اِلاَّ الْمُجَاهِرِیْنَ (متفق علیہ) حضور اکرم ﷺ نے داڑھی کٹانے، ٹخنے ڈھانکنے اور گانے بجانے کو ان بدکاریوں میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا۔ (الدر المنثور، سیوطی)

علاوہ ازیں دوسرے گناہ وقتی ہوتے ہیں مگر داڑھی کٹانے کا گناہ چوبیس گھنٹے ساتھ رہتا ہے سوتے جاگتے حتی کہ نماز وغیرہ عبادات کی حالت میں بھی یہ گناہ ساتھ رہتا ہے اس لیے داڑھی کٹانے کا گناہ دوسرے گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

پھر زید کا ہر شخص کو غیبت وکذب یا دوسرے گناہوں میں مبتلا سمجھنا محض سوء ظن ہے جو اپنے نفس پر قیاس کرنے سے پیدا ہوا ہے بہرکیف فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے کسی ایسے شخص کو امام مقرر کرنا ضروری ہے جو ظاہر العدالت ہو باطن اللہ تعالی کے سپرد ہے۔

(احسن الفتاوی: ۸/ ۴۷)

ڈاڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا مسئلہ:

سوال:......مسلمانوں کو ڈاڑھی منڈانا اور مونچھوں کا بڑھانا کیسا ہے؟

جواب:......ایک تو ڈاڑھی کا منڈانا یا کٹانا معصیت ہے ہی، مگر اوپر سے اصرار کرنا اور مانعین سے معارضہ کرنا یہ اس سے زیادہ سخت معصیت ہے اور معارضہ میں یہ کہنا کہ قرآن مجید اور احادیث میں اس کی حرمت یا مذمت کہیں نہیں آئی، یہ تلبیس محض ہے کئی وجہ سے:

اول تو اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کی تصریح قرآن وحدیث میں نہ ہو وہ اس

کے نزدیک حکم شرعی نہیں ہے، سوخود یہی دعوی باطل ہے اور مبنی ہے اصول شرعیہ کے جاننے پر، اپنے مقام پر بدلائل یہ طے ہو چکا ہے کہ اصول شرعیہ چار ہیں، قرآن وحدیث واجماع و قیاس، ان چاروں میں سے کسی ایک سے بھی جو حکم ثابت ہو وہ شرعی حکم ہے اس کا رد جائز نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ خود قرآن وحدیث میں اس کا ذکر بھی ہے چنانچہ عنقریب واضح ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کی نسبت صاف مادہ حرمت یا جس پر کوئی خاص وعید نہ آئی ہو وہ معصیت نہیں ہوتی، اور اس میں وعید نہیں ہے تو یہ دونوں مقدمے غلط ہیں۔ اول مقدمہ اس لیے کہ بہت سے امور محرمہ میں ایسے الفاظ وارد نہیں اور وہ بالاتفاق معصیت ہیں مثلاً خاص مسجد کے اندر پائخانہ کرنے پر بالخصوص کہیں کوئی مذمت یا لفظ حرمت نہیں آیا، حالانکہ کوئی اس کی حلت کا قائل نہیں اور نہ ہوسکتا ہے اگر کہا جائے کہ ان کی تطییب واحترام کا امراس کی حرمت کو مستلزم ہے تو اسی طرح یہاں بھی اعفاء لحیہ اور احفاء شوارب کا امراس کے خلاف کی حرمت کو مستلزم ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ اصل امر میں وجوب ہے اور ''کسی فعل کا وجوب اس کی ضد کی حرمت کو مستلزم ہوتا ہے'' یہ مسئلہ اصولیہ ہے اور عقل بھی صاف اس کی شہادت دیتی ہے اور دوسرا مقدمہ اس لیے کہ اس کی مذمت نصوص میں وارد بھی ہے۔

قال الله تعالى: ﴿ وَإِنْ يَدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيْدًا لَعَنَهُ اللهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَفْرُوْضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا أُولٰئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴾۔

وقال رسول الله ﷺ: '' لَعَنَ اللهُ النَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللهِ''

حدیث میں جن افعال کو تغیر خلق اللہ موجب لعنت فرمایا ہے ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا بالمشاہدہ اس سے زیادہ تغیر کا اتباع شیطان ہونا اور اتباع شیطان کا موجب لعنت وموجب خسران

وموجب وقوع فی الغرور، موجب جہنم ہونا منصوص ہے، اب مذمت شنیعہ شدیدہ میں کیا شک رہا؟ اور یہ قول کہ باطن درست رکھنا چاہئے ظاہر کی درستی کی چنداں ضرورت نہیں اس کے جہل ہونے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اگر کوئی باغی سلطان سے کہے کہ میں دل سے آپ کا مطیع وفرمانبردار ہوں اور ظاہر کی درستی کی چنداں ضرورت نہیں، یا کوئی شخص کسی مجلس میں بول وبراز میں کپڑوں کو آلودہ کر کے آبیٹھے اور جب اس کو ملامت کریں اور غسل اور تبدیل لباس کو ضروری قرار دیں وہ یہی کہہ دے کہ میرا باطن بالکل پاک وصاف ہے، اور ظاہر کی درستی کی چنداں ضرورت نہیں، تو کیا بادشاہ یا اہل مجلس اس عذر کو قبول فرمالیں گے؟ اگر نہیں قبول کریں گے اور یقیناً نہیں قبول کریں گے تو اہل شرع اس عذر کو کیونکر قبول کرلیں۔

اور حدیث میں خالفوا المشرکین ......الخ کی نسبت بعض کا یہ کہنا کہ اس زمانہ میں بہت سے مشرک ڈاڑھی رکھتے ہیں اس لیے ہم ان کی مخالفت کے واسطے ڈاڑھی منڈاتے ہیں ٹھیک نہیں ہے کیونکہ احکام شرعیہ کے ساتھ جو کبھی کوئی مصلحت مذکور ہوتی ہے وہ کبھی علت ہوتی ہے اور کبھی حکمت ہوتی ہے، علت کے ساتھ تو حکم وجوداً وعدماً دائر ہوتا ہے لیکن حکمت کے ساتھ حکم دائر نہیں ہوتا یعنی حکمت کے تبدل سے حکم نہیں بدلتا اور اس فرق کا سمجھنا یہ راسخین فی العلم کا خاصہ ہے پس خالفوا المشرکین کا مقرون فرمانا بطور حکمت کے ہے، بطور علت کے نہیں ہے حرمت کا مدار تغیر یعنی صورت کا بگاڑنا ہے نہ مخالفت، دلیل اس کی یہ ہے کہ بعض احادیث میں جو یہ حکم آیا ہے وہ اس سے مطلق ہے جیسا کہ:

من لم یأخذ من شاربہ فلیس منا ولعن النبی ﷺ المخنثین من الرجال

اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی حاکم رعایا سے کہے کہ دیکھو قانون کو مانو! وفلاں قوم کی طرح شورش مت کرو تو کیا اگر وہ قوم اتفاق سے شورش چھوڑ دے تو کیا اس حالت میں رعایا کو اس قوم کے ساتھ اس میں مخالفت کرنا چاہئے اس بنا پر کہ اول ان کی مخالفت کا حکم ہوا تھا۔

(امداد الفتاوی: ۴/۲۲۲)

ڈاڑھی منڈانے والے کے فتوے کی شرعی حیثیت:

سوال:......آج کل ٹی وی پر ماڈرن قسم کے مولوی فتوی دیتے ہیں یعنی ایسے مولوی جو کلین شیو کر کے اور پینٹ پہن کے ٹی وی پر آتے ہیں اور لوگوں کے مسائل کے جوابات دیتے

ہیں، سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے فتوی پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......داڑھی منڈانے والا کھلا فاسق ہے اور فاسق کی خبر دنیوی معاملات میں بھی قابل اعتماد نہیں، دینی امور میں کیونکر ہوگی۔ (آپ کے مسائل: ۷/ ۹۸۔۹۹)

ریش بچہ یعنی نچلے ہونٹ کے بالوں کا حکم:

سوال:......نچلے ہونٹ کے نیچے جو بال ہوتے ہیں جن کو ریش بچہ بھی کہا جاتا ہے، ان بالوں کو کاٹنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:......ریش بچہ تو ڈاڑھی کا حصہ ہے، اس کو مونڈنا جائز نہیں، اسی طرح ریش بچہ کے جانبین لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، اس لئے ان بالوں کو بھی نہیں کاٹنا چاہئے۔ (فتاوی الشامی: ۶/ ۴۰۷۔ بہشتی گوہر: ۱۱۳)

ڈاڑھی کے چند سفید بالوں کو کاٹنے کا حکم:

سوال:...... داڑھی میں چند سفید بال آگئے، ان کو قینچی سے کاٹنا شرعا کیسا ہے؟

جواب:......داڑھی کے سفید بالوں کو زیب و زینت یا کسی اور دھوکہ کی غرض سے کاٹنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر کم عمری کی وجہ سے بلا نیت زینت ایسا کرے تو اسکی گنجائش ہے، اسی طرح میدان جہاد میں مجاہد کے لئے اس کی اجازت دی گئی ہے۔

(بہشتی گوہر: ۱۱۳، بحوالہ فتاوی شامی: ۶/ ۴۰۷)

ڈاڑھی کے کٹے ہوئے بالوں کا کیا جائے؟

سوال:......انسان کے جو بال خود سے گر جائیں یا داڑھی یکمشت کرنے کے لئے جو زائد بال کاٹے جائیں ان بالوں کو کیا کیا جائے یعنی کیا دفن کیا جائے یا کہیں ڈال دیا جائے؟

جواب:......ڈاڑھی وغیرہ کٹے ہوئے بالوں اور ناخنوں کے سلسلے میں بہتر تو یہ ہے انہیں کہیں دفن کر دیا جائے، دفن کرنا ممکن نہ ہو تو پھر کسی محفوظ جگہ پر ڈال دینا بھی جائز ہے، البتہ گندی یا نجس جگہ میں ہرگز نہ ڈالے اس سے بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

(بہشتی گوہر: ۱۱۴، بحوالہ فتاوی شامی وعالمگیری)

مونچھیں کترنے کا طریقہ:

سوال:......مونچھوں کو استرے سے بالکل صاف کرا دینا کیسا ہے؟

جواب:......مونچھوں کا استرے سے مونڈنا بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ قینچی سے کتروائے۔ (کفایت المفتی:۹/۱۷۸)

استرے سے مونچھیں صاف کرنے کا حکم:

سوال:......مونچھوں کو استرے سے صاف کرنا کیسا ہے؟

جواب:......مونچھوں کے بارے میں صرف اتنا ضروری ہے کہ جس قدر لبوں سے زیادہ ہوں وہ کتر دی جائیں خواہ قینچی سے یا اول استرا لبوں کے اوپر لگا کر پھر قینچی سے کتری جائیں، دونوں طرح جائز ہے۔ (امداد الاحکام:۴/۳۴۲)

مونچھوں کے حلق کرانے کا حکم:

سوال:......مونچھ کا حلق کرانا کیسا ہے؟ اگر حلق کرانا جائز ہے تو قصر اولی ہے یا حلق؟

جواب:......(حلق الشوارب بدعة وقيل سنة ۔ درمختار:۵/۳۵۸) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مونچھ کا مونڈنا بدعت ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سنت ہے جو فعل سنت اور بدعت کے درمیان ہو اس کا ترک اولی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۴۲۳)

مونچھوں کے اطراف کا حکم:

سوال:......مونچھوں کے اطراف کے وہ بال جو داڑھی کے ساتھ جا کر ملتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:......مونچھوں کے وہ بال جو منہ کے دونوں اطراف سے ڈاڑھی کے ساتھ جا کر ملتے ہیں ان کو کاٹنا بھی جائز ہے، اوران کو ڈاڑھی کے ساتھ ملا کر رکھنا بھی جائز ہے۔

چنانچہ بہشتی گوہر میں حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں کہ ''مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے، بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں''۔

(بہشتی گوہر:۱۱۳ بحوالہ فتاوی عالمگیری:۵/۳۵۸)

مونچھیں کاٹنے کی مدت کا بیان:

سوال:......مونچھیں آدمی کو کتنے دنوں بعد کاٹنی چاہئیں؟

جواب:......چالیس دن میں ایک مرتبہ مونچھوں کو کاٹنا واجب ہے، لہذا اگر چالیس دن سے زیادہ دن گزر گئے اور اس نے مونچھیں نہیں کاٹیں تو گنہگار ہوگا۔ البتہ اگر چالیس دن سے پہلے پہلے کسی کی مونچھیں زیادہ بڑھ گئیں اور اتنی بڑھ گئیں کہ ہونٹ کے کنارے سے بھی کافی آگے آگئیں تو اس صورت میں چالیس دن سے پہلے بھی کاٹنا ضروری ہے، کیونکہ اس صورت میں مونچھیں کاٹنے کی علت پائی گئی، جب علت پائی جاتی ہے تو حکم بھی ضرور پایا جاتا ہے۔

مونچھوں کو کاٹنے کی ترتیب:

سوال:......مونچھوں کو کس ترتیب سے کاٹا جائے اور پہلے کس طرف کی مونچھ کاٹی جائے؟

جواب:......اس کے بارے میں کوئی صریح حکم تو نہیں ملا البتہ شریعت کے اس عام اصول کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ہر چیز میں دائیں طرف سے آغاز کیا جائے، یہ کہا جاسکتا ہے مونچھیں بھی پہلے دائیں طرف سے کاٹی جائیں اور پھر بائیں طرف سے کاٹی جائیں۔

مونچھیں کون کاٹے؟

سوال:......آدمی کو اپنی مونچھیں خود کاٹنی چاہئیں یا دوسرے آدمی سے کٹوانی چاہئیں؟

جواب:......علماء نے اس پر بحث کی ہے کہ مونچھیں خود کاٹنا افضل ہے یا دوسرے سے کٹوانا افضل ہے لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طریقے برابر ہی ہیں، اپنے اپنے خیالات ہوتے ہیں، کسی کو دوسرے سے کٹوانے میں حجاب سا محسوس ہوتا ہے اس لیے خود کاٹنے کو ترجیح دیتا ہے اور کسی کو خود اپنے ہاتھ سے اپنی مونچھیں کاٹنی ہی نہیں آتی، اپنے ہاتھ سے صحیح کٹتی ہی نہیں تو وہ دوسروں سے کٹوالیتا ہے۔ تو اس میں شرعی نقطۂ نظر سے کسی پہلو کو ترجیح نہیں، دونوں برابر ہیں۔

بالوں کے اکرام کا مطلب:

سوال:......ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ من کان لہ

شعر فلیکرمہ (مشکوہ) اس حدیث میں بالوں کے اکرام کا حکم ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:......ملاعلی القاریؒ نے لکھا ہے کہ بالوں کے اکرام کا مطلب یہ ہے کہ اسے صاف رکھے، دھوئے، تیل لگائے، بالوں کو خشک اور پراگندہ نہ رکھے، چونکہ نظافت پسندیدہ عمل ہے۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ:۴/۴۶۷)

بکھرے اور پراگندہ بالوں کی وجہ سے انسان کی شکل وصورت بھدی اور بری معلوم ہوتی ہے جو اچھی بات نہیں، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بال رکھے تو ان کا اکرام بھی کرے تیل وغیرہ سے اس کو سنوار کر رکھے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پراگندہ بالوں والے شخص کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص کوئی چیز تیل وغیرہ نہیں پاتا کہ جس سے بال سنوارے۔(نسائی شریف:۲۹۱)

بالوں میں کنگھی کرنے کا حکم:

سوال: ...... بالوں میں کتنی مرتبہ کنگھی کرنی چاہئے؟

جواب:...... بالوں میں کنگھا کرنا مستحب ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس کی ترغیب بھی فرمائی ہے اور خود بھی اپنے مبارک بالوں میں کنگھا کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت قتادہؓ نے بال رکھے ہوئے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کا اکرام کرو، ان کا اکرام کرو، چنانچہ وہ ہر دن بالوں میں کنگھی کیا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر دن دو مرتبہ کنگھی کیا کرتے تھے۔(شعب الایمان) تاکہ آپ ﷺ کے فرمان مبارک پر اچھی طرح عمل ہو اور بال پراگندہ نہ رہیں۔

کنگھی کرنے کا مسنون طریقہ:

سوال:......سر میں کنگھی کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:......شمائل میں حضرت عائشہؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ وضو اور کنگھی فرمانے میں اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو پہلے اختیار فرماتے۔ یعنی ہر زینت اور اچھے امور میں دائیں جانب اختیار فرماتے چنانچہ سر مبارک کے دائیں جانب پہلے کنگھی

فرماتے پھر بائیں جانب فرماتے، اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کنگھی بیچ سے شروع کرتے ہیں وہ طریقہ خلاف سنت ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے سر کے دائیں حصہ کو پہلے کنگھی کرے۔

تیل لگانے کا حکم:

سوال:...... کثرت سے بالوں پر تیل لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:...... تیل کی کثرت خلاف سنت نہیں، البتہ کثرت سے بالوں کو سنوارنا، ہر وقت اس میں مصروف رہنا ممنوع ہے، چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کثرت سے سر میں تیل لگاتے اور پانی سے ڈاڑھی سنوارتے تھے۔ (شعب الایمان)

تیل لگانے کا مسنون طریقہ:

سوال:...... تیل لگانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو اسے بائیں ہاتھ میں رکھتے دونوں بھنوؤں پر لگاتے، پھر دونوں آنکھوں پر لگاتے، پھر سر پر لگاتے۔ (کنز العمال)

اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں تیل لگائے تو بھنوؤں سے شروع کرے اس سے سر درد ختم ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ابن سنی: ۵:۱۷۵)

ناک کے بالوں کا حکم:

سوال:...... ناک کے اندر کے بالوں کو کاٹنا بہتر ہے یا اکھیڑنا بہتر ہے اور اسکی مدت کیا ہے؟

جواب:...... ناک کے بالوں کو اکھیڑنا مناسب نہیں بلکہ ان کو قینچی سے کاٹنا بہتر ہے، جیسے ہی ناک کے بال بڑھ جائیں تو ان کو کاٹ دینا چاہیے، ناک کے بالوں کا اتنا بڑھ جانا کہ ناک سے باہر آجائیں اور دیکھنے والوں کو اس سے نفرت ہو یہ بالکل درست نہیں۔ (شامی: ۵/۲۸۸)

انگریزی بالوں کو سنت کے مطابق بنانے کا طریقہ:

سوال:...... انگریزی بال کو سنتی بال میں تبدیل کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں؟

جواب......بہتر یہ ہے کہ انگریزی بال منڈا دیئے جائیں اس کے بعد سنت کے مطابق رکھے جائیں تاکہ کامل تبدیل ہو جائیں، گو بغیر منڈائے بھی درست ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۴۳۸)

ابروؤں کے درمیانی بالوں کا حکم:

سوال:......دونوں ابروؤں کے درمیان کے بال کٹانا یا منڈانا جائز ہے یا رکھنا؟

جواب:......دونوں ابروؤں کے درمیان کے بال منڈانا یا کترانا بغرض حصول زینت جائز نہیں۔ (البتہ ضرورت کی صورت میں جائز ہے)۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/۴۴۲)

حلق یعنی گلے کے بالوں کا حکم:

سوال:......حلق یعنی جبڑے کے نیچے گلے پر جو بال ہوتے ہیں انکو کاٹنے اور منڈانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:......حلق کے بالوں کو کاٹنا یا منڈانا مکروہ ہے۔ البتہ امام ابو یوسفؒ اس کے مکروہ ہونے کے قائل نہیں۔ (بہشتی گوہر:۱۱۳۔ فتاوی شامی:۵/ ۲۸۸۔ کتاب الحظر والاباحۃ)

بڑھے ہوئے بھنوؤں کے بالوں کا حکم:

سوال:......بھنوؤں کے بال بڑھ جانے پر یا بے زیب ہونے پر کٹوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......بھنوؤں کے بال بڑھ جائیں تو ان کو کٹوانا تو جائز ہے مگر اکھیڑنا درست نہیں

(آپ کے مسائل:۷/۱۴۲)

باب سوم

عورتوں کے لباس کے شرعی احکام

شریعت اسلامیہ میں لباس کی خاص وضع مذکور نہیں بلکہ شریعت نے لباس کے چند اصول بیان فرمائے ہیں کہ اگر لباس ان اصولوں کے مطابق ہوگا تو درست ہوگا ورنہ نہیں، وہ اصول ہم نے باب اول کے شروع میں بیان کر دیئے ہیں جو عورت و مرد دونوں کے لئے برابر واجب العمل ہیں لہذا ان اصول کو جاننے کے لئے خواتین باب اول کا مطالعہ ضرور کریں۔

عورت کا مسنون لباس:

سوال:......عورتوں کا مسنون لباس کیا ہے؟

جواب:......عورتوں کا مسنون لباس یہ ہے کہ ان کا لباس مکمل طور پر جسم کو چھپانے والا ہو یعنی ایسا ہو جس سے بدن کا رنگ اور بال نظر نہ آئیں اور ڈھیلا ڈھالا ہو، چست نہ ہو اور بدن کی ہیئت کو نمایاں اور ظاہر کرنے والا لباس نہ ہو اور مردوں کے مشابہ بھی نہ ہو، نہ غیروں کے لباس کی نقل ہو کیونکہ تشبہ بالکفار سخت ممنوع ہے۔

اونچی ایڑی کا مردانہ جوتا پہننے کا حکم:

سوال:......ایڑی والی جوتی مثل مردوں کے عورت پہن لیوے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب:......جو جوتی کہ مردانہ ہے اس کا پہننا عورت کو حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ: ۵۸۰)

عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننے کا حکم:

سوال:......ہمارے بزرگ رنگوں (کالے، نیلے رنگ) کے کپڑے، چوڑیاں پہننے سے منع کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ فلاں رنگ کے کپڑے پہننے سے مصیبت آتی جاتی ہے، یہ کہاں

تک درست ہے؟

جواب:......مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے اور یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی توہم پرستی ہے، رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا، اعمال سے انسان اللہ کی نظر میں مقبول یا مردود ہوتا ہے اور اس کے برے اعمال سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۴۹)

لباس میں حرام اشیاء:

سوال:......مردوں اور عورتوں کو لباس پہننے میں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب:......لباس میں تین چیزیں حرام ہیں، ان سے بچنا چاہیے:

۱)......مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کی وضع کا لباس پہننا۔

۲)......وضع قطع اور لباس کی تراش خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت کرنا

۳)......فخر و مباہات کے انداز کا لباس پہننا۔ اب یہ خود ہی دیکھ لیجیے کہ آپ کے لباس میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۲)

عورتوں کی شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟

سوال:......حکم شرعی ہے کہ ٹخنوں تک شلوار ہونی چاہیے تو یہ حکم عورتوں کے لیے بھی ہے یا صرف مردوں کے لیے؟ اور عورتوں کی شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟

جواب:......نہیں! یہ حکم صرف مردوں کا ہے، عورتوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہونی چاہیے۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۵۰)

ساڑھی پہننے کا حکم:

سوال:......ساڑھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... اگر ساڑھی اس طرح پہنی جائے کہ اس سے پورا جسم چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن آج کل ہزار میں سے بمشکل ایک عورت ہی اس طرح پورا جسم ڈھانپ کر ساڑھی پہنتی ہے چونکہ ساڑھی پہن کر شرعی پردہ نہیں ہوسکتا اس لیے صرف ساڑھی پہن کر

عورتوں کے لیے باہر نکلنا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۳)

باریک کپڑے اور شمیز پہننے کا حکم:

سوال:.....کیا اسلام میں عورتوں کو باریک کپڑے کا لباس پہننے کی اجازت ہے؟

جواب:.....عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہننا جائز نہیں جس میں سے اندر کا بدن نظر آتا ہو، حدیث شریف میں ایسی عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گی، سر کا ایسا باریک کپڑا جس کے اندر سے بال نظر آتے ہوں اگر پہن کر نماز پڑھے گی تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک باریک جوڑا اور شامی کپڑا آیا تو آپ ﷺ نے وہ جوڑا مجھے دیدیا اور وہ شامی کپڑا حضرت اسامہؓ کو عنایت فرمایا، جب میں نے اس جوڑے کو زیب تن کیا تو آپ ﷺ نے اسامہ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس جوڑے کا کیا کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ میں نے اپنی بیوی کو پہنا دیا تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ اس کے نیچے کوئی موٹا کپڑا لگالے تاکہ جسم کا حجم اور ہیئت لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد) یعنی اگر کپڑا باریک ہو تو اس کے نیچے استر یا شمیز پہننا ضروری ہے تاکہ جسم کی ساخت اور اس کا نشیب و فراز ظاہر نہ ہو۔

باریک لباس پہننے پر وعید:

سوال:.....اگر کوئی عورت باریک لباس پہنے لیکن اس کے نیچے شمیز نہ پہنے اور اس سے اس کا جسم ظاہر ہوتا ہو تو اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:.....عورتوں کو باریک لباس پہننا جائز نہیں۔ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں کی دو جماعتیں ہیں جنہیں لوگوں نے اب تک نہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک جماعت ان لوگوں کی ہوگی جن کے پاس بیلوں کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ظلماً ماریں گے۔ دوسری جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو (بظاہر) کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر ننگی ہوں گی، دوسروں کو مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے یہ

عورتیں نہ جنت میں جاسکیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو تو دور سے آجاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ: ۲۰۵ جلد دوم)

اس حدیث سے دو پیشن گوئیاں معلوم ہوئیں، جن میں سے دوسری پیشن گوئی ایسی عورتوں کے متعلق ہے جن کی یہ صفات ہوں گی:

۱)...... کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں یا تو اس وجہ سے کہ کپڑے باریک ہونگے یا یہ کہ پورا بدن ڈھانکا نہ ہوگا جیسے بلاؤز کہ اس سے پیٹ و پیٹھ کا حصہ کھلا رہتا ہے یا کھل جاتا ہے اسی طرح فراک اور جانگھیہ بھی، یا اس وجہ سے کہ لباس اتنا چست و تنگ ہوگا کہ بدن کی پوری ہیئت صاف نظر آرہی ہوگی۔

۲)...... حسن وخوبصورتی اور فیشن کی وجہ سے مردوں کو اپنی طرف دیکھنے کی اور مزے لینے کی دعوت دینے والی ہوں گی۔

۳)...... خود وہ بھی مردوں کے قریب جائیں گی، ان کی طرف خواہش سے متوجہ ہوں گی یعنی مائل بھی کریں گی اور خود مائل بھی ہوں گی۔

۴)...... ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گے، یعنی سر پر بالوں کو فیشن کی طرح اونچا رکھیں گی جس سے ان کا سر اونٹ کی کوہان کی طرح اونچا اور خوبصورت نظر آئے گا

۵)...... سر ہلا ہلا کر، فیشن کی نمائش کرتی ہوئی، مٹکتی ہوئی، چال بناتی ہوئی چلیں گی، ایسی عورتیں جنت تو دور کی بات ہے جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی، چنانچہ ایسی صفات والی عورتوں کی آج کل کے دور میں کوئی کمی نہیں، بر سر راہ اس کے مشاہدے ہو رہے ہیں۔

عورتوں کے لیے چاندی کے تار والے کپڑے کا حکم:

سوال:...... زری دار کپڑے جن کی بنائی میں چاندی کا تار استعمال ہوتا ہے پہننا کیسا ہے؟

جواب:...... عورتوں کے لیے مطلقا جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۶۵)

عورت کو سفید کپڑے استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... بعض لوگوں نے مشہور کیا ہے کہ اگر عورت سفید کپڑے پر رنگین دھاگے سے کشیدہ کاری کرلے تب عورت سفید کپڑے پہن سکتی ہے ورنہ نہیں؟

جواب:......مردوں کی وضع قطع اور لباس بنانے والی عورتوں پر اور عورتوں کی وضع قطع اور لباس بنانے والے مردوں پر آنحضرت ﷺ نے واقعی لعنت فرمائی ہے مگر سفید رنگ کا کپڑا مردوں کے ساتھ خاص نہیں ہے، لہذا اگر مکمل سفید کپڑا یا سفید کپڑے پر کشیدہ کاری کر کے عورتیں پہن لیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے بشرطیکہ اس کپڑے کی تراش خراش مردوں کی طرح نہ ہو، الغرض عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا چاہئے جس میں مردوں کی مشابہت قطعی طور پر نہ پائی جائے۔ (آپ کے مسائل: ۷/ ۱۶۵)

عورتوں کو کلی دار پائے جامہ پہننے کا حکم:

سوال:......عورتوں کو کلی دار پائجامہ یعنی پانچے والا پائجامہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عورتوں کو کلی دار پائجامہ پہننا جائز ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۷۰)

عورتوں کو تہبند (لنگی) باندھنے کا حکم:

سوال:......عورتوں کو تہہ بند یعنی لنگی باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عورتوں کو تہہ بند باندھنا جائز ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۷۰)

فائدہ:......عموماً دیکھا گیا ہے کہ عورتیں تہہ بند باندھتے ہوئے جسم پوشی کا اہتمام نہیں کرتی، لہذا تہہ بند استعمال کرنے کی صورت میں جسم پوشی اور ستر چھپانیکا خوب اہتمام کیا جائے۔ مرتب

عورتوں کو نصف آستین کی قمیص پہننے کا حکم:

سوال:......عورتوں کو نصف آستین کی قمیص پہننا کیسا ہے؟

جواب:......مستورات کو نصف آستین کی قمیص پہن کر اجنبیوں کے سامنے آنا حرام ہے۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۶۸)

سوال:......آدھی آستین کی قمیص پہننا اور اس سے نماز پڑھنا عورتوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......نماز میں سارا جسم ڈھکنا ضروری ہے صرف چہرہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دونوں قدم کھلے رکھنے کی اجازت ہے اگر نیم آستین والی قمیص کے اوپر اس طرح چادر اوڑھ کر نماز پڑھی کہ سب جسم پوشیدہ رہے تو نماز ہو جائے گی۔ ہاتھ کہنی تک یا اوپر تک اپنے محرم باپ

بھائی وغیرہ کے سامنے کھل جائے تو اس پر پکڑ نہیں لیکن نامحرم سے مکمل پردہ لازم ہے جیسے چچا زاد بھائی ماموں زاد بھائی پھوپھی زاد بھائی یا دیور وغیرہ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۱۱-۳۱۲)

بے آستین قمیص پہننے کا حکم:

سوال:......عورتوں کا یہ فیشن ہو گیا ہے کہ بغیر آستین قمیص پہنتی ہیں بعض نمازی عورتوں نے بھی یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے دریافت یہ کرنا ہے کہ ہر وقت یا کبھی کبھی بے آستین قمیص پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......ہاتھ کا کہنی تک یا اوپر تک اپنے محرم باپ بھائی وغیرہ کے سامنے کھل جائے تو اس پر پکڑ نہیں لیکن نامحرم سے (ایسی صورت میں) مکمل پردہ لازم ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۱۲)

عورت کے لئے صرف لمبا کرتا پہننے کا حکم:

سوال:......زید کی عورت پائجامہ نہیں پہنتی، بلکہ ایک لمبا کرتا پہنتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:......اگر عورت کے اس طرح رہنے میں کوئی بے پردگی نہیں ہوتی اور ستر کی احتیاط رکھتی ہے تو اس میں کوئی گناہ اور سزا نہیں، اگر چہ عورتوں کا اس طرح ایک کپڑے میں رہنا مناسب نہیں ہے۔ (کفایت المفتی:۹/۱۶۷)

عورتوں کے لئے آڑا لباس (چوڑیدار) پہننے کا حکم:

سوال:......عورتوں کے لئے چوڑی دار (آڑا) پاجامہ پہننا کیسا ہے؟ اور اس میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:......ایسے کپڑے سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہے اس لئے اس سے (بچنے کی) احتیاط کرنا چاہئے خصوصاً جب خاندان کے غیر محرم مرد بھی اس مکان میں رہتے ہوں۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۱۰-۳۱۱)

عورت کے لباس کا رنگ دار ہونا:

سوال:......مردوں کے لباس کے بارے میں شریعت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کا سفید لباس پسندیدہ ہے، لیکن ہمارا سوال عورتوں کے لباس کے بارے میں ہے کہ ان کا لباس کس رنگ کا ہونا بہتر ہے ؟

جواب:......عورتوں کے حق میں چونکہ زینت مطلوب ہوتی ہے اس لیے عورتوں کو سفید لباس اگر چہ پہننا جائز ہے تاہم انہیں رنگین لباس استعمال کرنا چاہئے۔

فیشن والا لباس پہننے کا حکم:

سوال:......آج کل ہر روز لباس کے نئے نئے فیشن اور ڈیزائن سامنے آتے ہیں کیا عورتوں کو فیشن والے کپڑے پہننے کی شرعا اجازت ہے؟

جواب:...... فیشن کے تابع ہو کر لباس پسند کرنا اور اسے اختیار کرنا شرعا مذموم ہے البتہ اگر اپنے دل کو یا خاوند کو خوش کرنے کے لیے شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی اچھے، عمدہ لباس کو اختیار کیا جائے تو یہ شرعا جائز ہے، لیکن فیشن کے مطابق دوسروں کو دکھانے کے لیے اور بڑائی جتلانے کے لیے کوئی اچھا لباس اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں۔

آج کل کی عورتیں عمدہ لباس کو اپنے لیے نہیں اختیار کرتیں بلکہ عمدہ لباس دوسروں کے لیے اختیار کرتی ہیں، لباس کی پسند اور ناپسند میں مذکورہ بالا اصول (کہ اپنا دل خوش کرنے کے لیے یا اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لیے عمدہ لباس پہننا) کو ملحوظ نظر رکھنا تو بعد کا مسئلہ ہے، اصل مسئلہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ ہمارے لباس کو دیکھنے والے اور دیکھنے والیاں ہمارے اس لباس اور پوشاک کو دور حاضر کے فیشن کے مطابق قرار دیں اور اس کی خوب تعریف کریں اور ہمارا لباس اور ہمارا چال چلن دیکھ کر یہ تصور کریں کہ ہم بڑے اور امیر کبیر گھرانے کے لوگ ہیں اور انتہا پسند نہیں بلکہ فیشن ایبل ہیں، ان عورتوں کی اس بازاری زندگی کو دیکھنے کے بعد ان کی گھریلو زندگی کو دیکھو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ عورتیں اپنے گھر میں اپنے شوہر کے سامنے چڑیل کی طرح میلی کچیلی اور بدبو کا ڈھیر بن کر رہتی ہیں، شوہر کے سامنے اچھا اور صاف لباس پہننا تو دور کی بات ہے انہیں تو اپنے جسم کی صفائی کا بھی خیال

نہیں ہوتا، کیونکہ ان کا سب کچھ اپنے شوہر کے لیے نہیں بلکہ اوروں کے لیے ہوتا ہے، دفتر میں ساتھ کام کرنے والوں کے لیے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب گھر سے باہر نکلنے کا موقع آتا ہے تو پھر انہیں اپنے آپ کو بنانے اور سنوارنے کا خیال آتا ہے۔

کسی تقریب میں شرکت کے لیے الگ لباس کا حکم:

سوال:......تقریب میں شرکت کے لیے عمدہ لباس رکھنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب:......کسی تقریب میں شرکت کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق عمدہ لباس پہن کر جانا شرعاً جائز ہے، کیونکہ ایسے موقع پر رسول اکرم ﷺ سے اچھے کپڑے پہننا ثابت ہے، لہٰذا ایسے موقع پر اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے جو زیادہ عمدہ اور بہتر ہو اسے پہن لینا چاہئے۔

لیکن آج کل کی عورتوں کا حال تو یہ ہے کہ ہر تقریب کے لیے الگ جوڑا ہونا ضروری ہے کہ اگر کوئی جوڑا ایک تقریب میں پہن لیا اب وہ جوڑا دوسری تقریب میں پہننا بالکل حرام ہے، کیونکہ اگر وہی لباس پہن کر دوسری تقریب میں چلی گئی تو عورتیں کہیں گی اس کے پاس تو بس ایک جوڑا ہے سب جگہ اسی کو پہن کر آتی جاتی ہے، اسے دنیا کی روشن خیالی، فیشن بلکہ یوں کہو کہ دنیا کی بے حیائی کا تو کچھ پتا ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقریب میں شرکت کے لیے نئے لباس کے پیچھے نمائش، دکھلاوے اور اظہار زینت کا جذبہ کارفرما ہے جو شرعاً سخت ممنوع ہے ،اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ہر روز نیا لباس پہننے کا حکم:

سوال:......اگر کوئی عورت ہر روز ایک نیا جوڑا پہنے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:......مذکور بالا روشن خیالی اور بے حیائی سے دور رہتے ہوئے اگر کوئی عورت اپنا دل خوش کرنے کے لیے یا اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لیے ہر روز الگ الگ لباس پہنے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق میں فراوانی اور اس کے مال میں وسعت عطا فرمائی ہو تو پھر اس کے اس عمل میں شرعاً کوئی حرج نہیں، یہ بلاشبہ جائز ہے۔

باڈی (سینہ بند) استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... باڈی جو عورتیں اپنے پستان پر لگاتی ہیں جائز ہے کہ نہیں؟

جواب:...... پستان کی حفاظت کے لئے سینہ بند کا استعمال درست ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۱۴)

سینہ بند استعمال کرنا جائز تو ہے جیسا کہ اوپر کے سوال و جواب سے معلوم ہوا مگر اسفنج یا گتے والے سینہ بند پہن کر دکھلاوے کے لئے بدن کو مزین کر کے غیروں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں، یہ بے حیائی ہے۔

غرارہ پہنے کا حکم:

سوال:...... لڑکیوں کا ایک لباس ہے جس کو غرارہ کہتے ہیں اوپر سے رانوں تک وہ مثل نیکر کے ہوتا ہے اور مہری تک کا نچلا حصہ بہت ہی چوڑا ہوتا ہے تقریبا ایک پائنچہ ایک ڈیڑھ گز کا، (اس کا) پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... عورت کے ٹخنے ڈھانکنا فرض ہے اور غرارہ میں احتیاط نہیں رہتی کشف ستر ہوتا رہتا ہے جو کہ حرام ہے لہذا اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔

(جامع الفتاوی:۳/۱۸۰۔ بحوالہ فتاوی مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

عورتوں اور بچیوں کے لئے فراک پہننے کا حکم:

سوال:...... عورتوں کے لئے یا بچیوں کے لئے فراک استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... فراک میں چونکہ عموما بازو اور کلائیاں کھلی رہتی ہیں جس کی وجہ سے یہ لباس جسم کو مکمل طور پر چھپانے والا نہیں ہوتا اس لئے بالغ عورتوں کو اسکے استعمال سے ہر صورت بچنا چاہئے البتہ نابالغ بچیوں کے لئے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔

ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بچیوں کو عقل و شعور کے زمانہ ہی سے ستر پوشی کا اہتمام کرانا چاہئے اور انہیں ایسا لباس پہننے کا عادی بنانا چاہئے جو مکمل طور پر جسم کو ڈھانپنے والا ہو اور نیک صالح اور باحیاء خواتین کا لباس ہو۔ (تکملہ فتح الملہم:۴/۸۸)

باب چہارم

عورتوں کے بالوں کے شرعی احکام

عورتوں کے لئے سر کے بال کٹوانے کا حکم:

سوال:......کیا عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بال کٹوائے؟ اگر جائز ہے تو کن شرطوں کے ساتھ؟

جواب:......عورت کے لئے سر کے بال کٹوانا جائز نہیں، کہ عورت کے لئے سر کے بال مثل مردوں کی داڑھی کے ہیں، لہذا عورتوں کے لئے بال کٹانا حرام ہے اور فیشن وتشبہ کی وجہ سے بھی حرام ہے خواہ تشبہ کافرہ عورتوں کے ساتھ ہو جیسا کہ اس وضع کے اختیار کرنے والوں کو یہی مقصود ہوتا ہے خواہ مردوں کے ساتھ مشابہت ہو چونکہ کانوں تک پٹھے مرد رکھا کرتے ہیں اس لئے سوائے حج کے موقع کے (کہ وہاں البتہ تھوڑی مقدار کٹا دینا ہوتا ہے احرام کھولنے کے لئے) اور کسی موقع پر عورت کے سر کے بال کا کٹانا یا کاٹنا جائز نہیں۔

کسی شدید مرض میں جس میں کہ سر کے بالوں کے کاٹے بغیر بیماری کا علاج نہ ہو سکے تو مجبوری میں ضرورت کے مطابق اس کی اجازت ہوگی۔ (جامع الفتاویٰ:۳/۱۸۱)

عورتوں کا مردوں جیسے بال بنانے کا حکم:

سوال:......آج کل بعض خواتین مردوں جیسے بال بنواتی ہیں اور اسے ایک فیشن سمجھا جاتا ہے، کیا عورتوں کے لئے ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب:......اسلام نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت سے منع کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو لعنت کا مستحق قرار دیا ہے اس لئے خواتین کا ایسی ہیئت

بنانا جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہو، ناجائز وحرام ہے اسی طرح خواتین کا ایسے بال بنانا بھی حرام اور موجب لعنت ہے جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہو۔

(فتاویٰ حقانیہ:۲/۴۲۰)

عورتوں کے لئے جوڑا باندھنے کا شرعی حکم:

سوال:......آج کل عورتیں مختلف طریقوں سے بال رکھتی ہیں بعض سارے بالوں کو جمع کر کے پیچھے کی طرف گوندھ لیتی ہیں، بعض کنگھی مار کر پھیلا دیتی ہیں، بعض رخساروں پر پھیلا دیتی ہیں، کونسی صورت جائز اور کون سی ناجائز ہے؟

جواب:......عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی اس کے سوا دوسرے طریقے جائز ہیں بشرطیکہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو، بالوں کا سخت پردہ ہے حتیٰ کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے۔

گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے بلکہ حالت نماز میں افضل ہے، اس لیے کہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔ (احسن الفتاویٰ:۸/۷۵)

عورت کے لئے چہرے اور بازوؤں کے بالوں کا حکم:

سوال: ......کیا عورت چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کر سکتی ہے؟

جواب:......صاف کر سکتی ہے۔ (آپ کے مسائل:۴/ ۱۲۸)

عورت کا چہرے سے ڈاڑھی مونچھ کاٹنے کا حکم:

سوال:......عورت کے اگر داڑھی مونچھ کے بال نکل آئیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ...... عورت داڑھی مونچھ کے بال منڈا سکتی ہے بلکہ عورت کو ڈاڑھی کے بال صاف کرا دینا مستحب ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ:۷/۲۴۷)

بھنویں الگ کرنے کے لیے درمیانی بال کاٹنے کا حکم:

سوال:......میری بھنویں آپس میں ملی ہوئی ہیں، میں بھنویں تو نہیں بناتی مگر بھنویں الگ

کرنے کے لیے درمیان میں سے بال صاف کر دیتی ہوں کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب:......آپ کا یہ عمل درست نہیں، ناجائز ہے۔ (آپ کے مسائل:۴/ ۱۲۸)

اور فتاویٰ محمودیہ میں اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے:

دونوں ابروؤں کے درمیان والے بال منڈانا یا کتروانا بغرض حصول زینت جائز نہیں۔ (البتہ کسی ضرورت و مجبوری میں کاٹنے کی گنجائش ہے۔ از مرتب)

بڑھے ہوئے بھنوؤں کے بالوں کا حکم:

سوال:......بھنوؤں کے بال بڑھ جانے پر یا بے زیب ہونے پر کٹوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......بھنوؤں کے بال بڑھ جائیں تو ان کو کٹوانا تو جائز ہے مگر اکھیڑنا درست نہیں۔

(آپ کے مسائل:۷/ ۱۴۲)

نوک دار بال کاٹنے کا حکم:

سوال:......اکثر جب بال بڑھ جاتے ہیں تو ان کی دو نوکیں نکل آتی ہیں جن کی وجہ سے بال جھڑنے لگتے ہیں ایسی صورت میں بالوں کی نوکیں کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......اس صورت میں بالوں کی نوکیں کاٹنے کی اجازت ہے۔

(آپ کے مسائل:۴/ ۱۲۸)

بال بڑھانے کے لیے عورت کا سر کے بالوں کو کاٹنے کا حکم:

سوال:......عورت اپنے بال بڑھانے کی نیت سے بالوں کے کنارے میں سے تھوڑے سے بال کاٹے تو کیسا ہے؟

جواب:......اگر معتد بہ مقدار تک بال بڑھ چکے ہیں تو مزید بڑھانے کے لیے بال کاٹنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (فتاوی رحیمیہ:۱۰/ ۱۲۰)

پلکیں بنانے کا حکم:

سوال:......لڑکیاں جو آج کل پلکیں بناتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب:......پلکیں بنانے کا فعل جائز نہیں، مشکوۃ شریف (صفحہ:۳۷۶) میں حدیث ہے آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے، بنانے والی پر بھی لعنت فرمائی ہے اور بنوانے والی پر بھی۔ (آپ کے مسائل:۴/۱۲۹)

خواتین کا نائن یا نائی سے بال کٹوانے کا حکم:

سوال:......اسلام میں خواتین کا بال کٹوانا جائز نہیں کیا خواتین کا نائن سے بال کٹوانا جائز ہے؟

جواب:......خواتین کو سر کے بال کٹانا مطلقاً ناجائز ہے خواہ عورت ہی سے کٹائیں اور اگر کسی نامحرم سے کٹائیں گی تو دوہرا جرم ہوگا۔ (آپ کے مسائل:۷/۱۳۲)

عورت کا بال برابر کرنے کیلئے بال کاٹنے کا حکم:

سوال:......اگر عورت کے چوٹی کے بال بڑے چھوٹے ہوں تو ان کو برابر کرنے کے لیے بال کاٹنا کیسا ہے؟

جواب:......بال قدرۃً چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ان میں کوئی برائی کی بات نہیں ہے کاٹنے سے چوٹی چھوٹی ہوگی لہذا بال نہ کاٹے جائیں۔ (فتاوی رحیمیہ:۱۰/۱۱۹)

بچیوں کے بالوں کو بطور فیشن کاٹنے کا حکم:

سوال:......بعض عورتیں اپنی لڑکیوں کے بال بطور فیشن کاٹتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:......چھوٹی بچیوں کے بال بطور فیشن کاٹنا ممنوع ہے۔ (فتاوی رحیمیہ:۱۰/۱۱۹)

بچیوں کے بالوں کو تھوڑا تھوڑا کاٹنے کا حکم؟

سوال:......چھوٹی چھوٹی بچیاں جو تھوڑے تھوڑے بال کٹواتی ہیں اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب:......اس میں کوئی حرج نہیں، چھوٹی بچی کا سر منڈایا بھی جاسکتا ہے جیسا کہ عقیقہ کے وقت۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۳۰۸، ۳۰۹ بتغیر یسیر)

عورت کے لئے ٹیڑی مانگ نکالنے کا حکم:

سوال:......میں نے سنا ہے کہ عورت کو ٹیڑی مانگ نکالنا جائز نہیں وہ اس لیے کہ جب عورت کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے بالوں کی بیچ سے مانگ نکالی جاتی ہے اور ٹیڑی مانگ نکال نکال کر عادت ہو جاتی ہے اور پھر بیچ کی مانگ نکالنے میں مشکل ہوتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:......ٹیڑھی مانگ نکالنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، مسلمانوں میں اس کا رواج گمراہ قوموں کی تقلید سے ہوا ہے اس لیے یہ واجب الترک ہے۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۳۳)

مصنوعی بال لگانے کا حکم:

سوال:......بعض عورتیں بازار سے مصنوعی بال خرید کر اپنے بالوں میں لگالیتی ہیں تاکہ بال بڑے معلوم ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب:......اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان کا لگانا گناہ کبیرہ ہے اور اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے اگر کسی دوسرے جانور کے ہوں تو جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۷۵)

لمبے بال کاٹنے کا حکم:

سوال:......میری بچی کے بال بہت لمبے اور گھنے ہیں جو سرین تک پہنچتے ہیں، بالوں کو دھونا اور صاف رکھنا اس کے لیے مشکل ہے جوئیں پڑنے کا اندیشہ ہے ایسی صورت میں بالوں کی لمبائی قدرے کم کردی جائے تو لڑکی بآسانی اپنے بالوں کو سنبھال سکے گی تو بال کٹوا دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......گھنے اور لمبے بال عورتوں اور بچیوں کے لیے باعث زینت ہیں آسمانوں پر فرشتوں کی تسبیح ہے:

سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَزَیَّنَ النِّسَاءَ بِالذَّوَائِبِ۔

(روح البیان: ۱/۲۲۲)

یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت بخشی اور عورتوں کو لٹوں اور چوٹیوں سے۔

لہذا بالوں کو چھوٹا نہ کیا جائے البتہ اتنے بڑے ہوں کہ سرین سے بھی نیچے ہو جائیں اور عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والے حصہ کے بالوں کو کاٹا جا سکتا ہے۔

(فتاوی رحیمیہ: ۱۰/۱۲۰)

عورت کا فیشن کے طور پر شوہر کے حکم سے یا خود بال کٹوانے کا حکم:

سوال:......عورت کو اگر شوہر فیشن کے طرز پر بال کاٹنے کے لیے کہے یا عورت خود بطور فیشن بال کاٹے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......اگر شوہر عورت کو فیشن کے طرز پر بال کاٹنے کے لیے کہے یا عورت از خود فیشن کے انداز پر بال کاٹے تو یہ سخت گناہ کا کام ہے اور حرام ہے اور گناہ کے کام میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔ (فتاوی رحیمیہ: ۱۰/۱۲۰)

عورت کا اپنے گرے ہوئے بالوں کو دوبارہ ملانے کا حکم:

سوال:......عورت اگر اپنے گرے ہوئے بالوں کو جمع کر کے اپنی چوٹی میں ملائے تو کیا حکم ہے؟ اگر کالے تاگے کی ربن جو بالوں کے مشابہ ہوتی ہے ملائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:......عورت اپنے گرے ہوئے بال بالوں میں نہ ملائے، یہ ممنوع ہے، تاگا ملا سکتی ہے۔ (فتاوی رحیمیہ: ۱۰/۱۱۶)

لڑکی کا سر منڈانا کس عمر تک جائز ہے؟

سوال:......لڑکی کا سر منڈانا کس عمر تک جائز ہے، اور کتنی عمر سے اس کو بال رکھنا فرض ہے، ہمارے بعض لوگ دو سال اور بعض لوگ چار سال اور بعض لوگ پانچ سال تک کی لڑکی کا سر منڈواتے رہتے ہیں اور پھر اس کے بعد بال رکھوانا شروع کرتے ہیں تو یہ درست ہے یا نہیں، اس میں عذر کا کچھ خیال نہیں ہوتا محض دستور کے مطابق یہ بات جاری ہے۔؟

جواب:......نابالغ لڑکی کی ستر عورۃ کے بارے میں نو، دس سال میں اور جو اٹھان کی زیادہ

ہو اور اس کی طرف خواہش ہونے لگی ہو تو اس سے پہلے ہی مثل بالغ کے شمار ہوتی ہے اور عورت بالغہ کو بلا عذر کے سر منڈانا جائز نہیں تو جو لڑکی بالغ ہے اس کا بھی یہی حکم ہوگا اور مناسب یہ ہے کہ جب لڑکی نو برس کی ہو جائے اور قابل شہوت ہو اس کا سر نہ مونڈا جائے کیونکہ یہ اقل مدت اس کے بلوغ کی ہے، باقی عذر کی وجہ سے تو بالغ عورت کا سر مونڈنا بھی جائز ہے، نابالغ کا بدرجہ اولیٰ، اور عذر کی مثال یہ ہے کہ سر میں ایسا درد ہو جو بدون سر مونڈے اچھا نہ ہو یا سرسام وغیرہ پڑ جائے۔ (امداد الاحکام:۴/۳۴۲)

سر کے بال گوندنے کا شرعی حکم:

سوال:......اکثر عورتیں سر کے بالوں کو گوندتی ہیں اس کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب:......عورتوں کے سر کے بال گوندنا نہ صرف جائز بلکہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی سنت ہے، چنانچہ صحیح مسلم شریف (۱/ ۱۴۹) کی متعدد احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امہات المومنین اور صحابیات کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوتے تھے۔

(آپ کے مسائل:۷/۱۴۴)

عورت کے لئے زیر ناف بالوں کی صفائی کا تفصیلی حکم:

سوال:......زیر ناف بال عورت اگر استرے سے لینا چاہے تو لے سکتی ہے یا نہیں؟ زیر ناف بال لینے کی حد کیا ہے؟ اور اگر ساری زندگی نہ لے جیسا کہ ایک قوم ہمارے ملک میں کبھی نہیں لیتی تو کیا حکم ہے؟

جواب:......زیر ناف بال اگر عورت استرے سے بنائے تب بھی کوئی گناہ نہیں مگر افضل یہ ہے کہ صابن (پاؤڈر) وغیرہ سے صفائی کرے، ہر ہفتہ میں صفائی کرنا اعلیٰ بات ہے، چالیس روز سے تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے بالکل ہی صفائی نہ کرنا ظاہر ہے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۳۱۴)

بال اڑانے والا صابن یا پاؤڈر استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......ایک صابن ایجاد ہوا ہے جو استرے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو استعمال

کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب:......جس جگہ استرے کا استعمال جائز ہے اس جگہ اس کا استعمال بھی درست ہے۔

(امداد الفتاویٰ:۴/۲۱۰)

حالت حیض ونفاس میں زائد بالوں کی صفائی اور ناخن کاٹنے کا حکم:

سوال:......حالت حیض ونفاس میں بال وناخن کے کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:......ناپاکی کی حالت میں جسم کے زائد بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا مکروہ ہے، کیونکہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ اس لئے غسل کے بعد یعنی پاکی حاصل کرنے کے بعد بال وناخن کاٹے جائیں۔ (فتاوی عالمگیری:۵/ ۳۵۸۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح:۲۸۶)

باب پنجم

زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کے شرعی احکام

زیور کی حقیقت:

سوال:......زیور کی شرعاً حقیقت کیا ہے؟

جواب:......زیور کی شرعاً حقیقت یہ ہے کہ بدن کی زینت کے لیے کسی حصہ بدن پر کوئی عمدہ اور خوبصورت چیز استعمال کی جائے، خواہ وہ چیز سونے چاندی کی ہو یا جواہرات کی، یا پھولوں کی یا کسی اور دھات کی، بہر حال اس کے پہننے سے تزیینِ بدن مقصود ہو شرعی نقطہ نظر سے زیور پہننا نہ قطعاً مذموم ہے اور نہ بالعموم مستحسن، قرآن مجید اور احادیث نبویہ زیور پہننے کی اجازت دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عورتیں زیور پہنتی تھیں اور ان کو اسلام نے منع نہیں کیا۔ باری تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ﴾ (سورہ اعراف)

یعنی اے پیغمبران جاہلوں سے کہو کہ خدا کی پیدا کی ہوئی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہے کس نے حرام کی؟

اور تفسیر خازن میں ہے کہ:

وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ ذَكَرَهُ الإِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ :أَنَّهُ يَتَنَاوَلُ جَمِيْعَ أَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ فَيَدْخُلُ تَحْتَهُ جَمِيْعُ أَنْوَاعِ الْمَلْبُوْسِ وَالْحُلِيِّ ......الخ

یعنی اس آیت کی تفسیر میں قول ثانی وہ ہے جو امام فخر الدین رازی نے ذکر کیا کہ آیت میں زینت سے مراد زینت کے تمام اقسام ہیں پس اس میں ہر قسم کا لباس اور زیور داخل ہے۔

اور دوسری جگہ باری تعالی عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَايُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ : یعنی وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

تفسیر خازن میں ہے:

وَأَرَادَ بِالزِّيْنَةِ الْخُفْيَةِ مِثْلُ الْخَلْخَالِ وَالْخِضَابِ فِي الرِّجْلِ وَالسِّوَارِ فِي الْمِعْصَمِ وَالْقِرْطِ فِي الْأُذُنِ وَالْقَلَائِدِ فِي الْعُنُقِ فَلَايَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ اِظْهَارُهَا......الخ

یعنی زینت سے زینت دینے والی پوشیدہ چیزیں مراد ہیں جیسے پاؤں کے پازیب اور مہندی کا رنگ اور ہاتھ میں کنگن اور کان میں بالیاں اور گلے میں ہار کہ عورت کو ان چیزوں کا نامحرموں پر ظاہر کرنا جائز نہیں۔

اور صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں کا کان میں بالیاں اور انگلیوں میں انگوٹھیاں پہننا ثابت ہے، دیکھو صحیح بخاری:

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقِرْطَ وَالْخَاتَمَ ۔ (بخاری:۱/۲۰)

ترمذی اور ابوداؤد میں عہد نبوی میں عورتوں کا خلخال اور کنگن پہننا مذکور ہے اور گلے میں ہار پہننا اکثر کتب حدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھو بخاری جلد اول صفحہ نمبر ۳۶۳ میں حدیث افک)

حاصل یہ کہ کان میں، ہاتھوں میں، پاؤں میں، گلے میں زیور پہننا شرعاً جائز ہے اور عورتوں کو چونکہ قدرتی اور فطری طور پر زینت کی ضرورت ہے اس لیے شریعت نے ان کے لیے چاندی سونے کے زیور کی بھی اجازت ہے حالانکہ مردوں کو چاندی سونا پہننے کی اجازت نہیں، عورتوں کے کانوں میں بالیاں عہد نبوی میں پہنیں گئیں اور شرعاً اس کو جائز رکھا گیا تو کانوں کو چھیدنے کو مثلہ یا مثلہ کے مشابہ خیال کرنا غلطی ہے۔ (کفایت المفتی :۹/۱۸۲)

میک اپ عورت کا فطری حق ہے:

سوال:......عورتوں کا بناؤ سنگھار کرنا، میک اپ کرنا شریعت اس کے بارے میں کیا حکم دیتی ہے؟ یعنی کیا شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب:......زیب وزینت اور بناؤ سنگھار عورت کا فطری حق ہے، اور اس کی فطری طبیعت کے عین مطابق ہے، کہ ہر عورت کے مزاج میں یہ بات داخل ہے اور وہ یہ چاہتی ہے کہ میں

سب سے حسین اور خوبصورت نظر آؤں، اس کا یہ مزاج اور تقاضا شریعت کے خلاف نہیں کیونکہ اسلام عورت کی اس فطری خواہش کا مخالف نہیں۔

البتہ اسلام نے اس بارے میں اصول وضوابط مقرر کئے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ اپنے شوہر کے لئے کرے، ہر قسم کا میک اپ جو صرف شوہر کے لئے ہے، زیب وزینت ہو تو وہ شوہر کے لئے ہو، خوشبو لگائے تو وہ شوہر کے لئے لگائے، شوہر کے علاوہ نامحرم افراد کے لئے یہ کام کرنا ہرگز جائز نہیں، حرام ہے، چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو عورت عطر لگا کر باہر نکلے اور اس کا گذر ایسے لوگوں پر سے ہو جو اس کی خوشبو کو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے۔ (مسند احمد: ۴/۴۱۴)

زیب وزینت نہ کرنے پر شوہر کے ڈانٹنے کا حکم:

سوال:......اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے صاف ستھری نہ رہے بلکہ گندی حالت میں رہے تو کیا شوہر اسے گندہ رہنے کی وجہ سے ڈانٹ سکتا ہے؟

جواب:......اگر کوئی عورت اس طرح شوہر کے سامنے گندی رہے، صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھے تو پھر شوہر اسے ڈانٹ سکتا ہے، اس کی سرزنش کر سکتا ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنی صورت کو بگاڑ کر اور اپنی ظاہری حالت کو میلا کچیلا کر کے نہ رکھے بلکہ صاف ستھری اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رہا کرے اور اس مقصد کے حصول کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے عورت کو میک اپ وغیرہ کرنا بلاشبہ جائز ہے۔

میک اپ کے غیر ملکی سامان استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......میک اپ میں استعمال ہونے والی بہت ساری چیزیں باہر ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی تیاری میں خنزیر وغیرہ کی چربی شامل کی جاتی ہے جو کہ شرعاً حرام ہے تو کیا ان چیزوں کو استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب:......ان چیزوں کے متعلق اگر یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ ان کے اندر ایسی حرام چیز شامل کی گئی ہے جسے شرعاً استعمال کرنا حرام ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ کسی کیمیاوی عمل کے ذریعہ ان حرام چیزوں کی حقیقت و ماہیت

بھی تبدیل نہیں کی گئی تو ایسی صورت میں اُن تمام میک اپ والی اشیاء کو استعمال کرنا جائز نہیں جن جن میں یہ چربی شامل کی گئی ہے، بلکہ ان کے استعمال سے بچنا واجب ہے۔

اور اگر ان میں حرام چیزوں کے شامل کئے جانے کے بارے میں یقین نہیں بلکہ محض شک وشبہ ہے، یعنی یہ احتمال ہو کہ شاید ان میں کسی حرام چیز کو شامل کیا گیا ہوگا تو پھر محض احتمال کی وجہ سے ان چیزوں کو استعمال کرنا ناجائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر ان کے بارے میں یہ یقین ہو کہ ان میں یہ حرام چیز شامل کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی یقینی طور پر معلوم ہو کہ ان حرام اشیاء کی حقیقت و ماہیئت کو کسی کیمیاوی عمل کے ذریعہ بدل دیا گیا ہے تو پھر ان کو صرف خارجی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، اندرونی استعمال پھر بھی جائز نہیں۔ (فتاوی شامی:۱/۳۱۶)

لپ اسٹک کے استعمال کا حکم:

سوال:......آج کل عورتیں اپنے لبوں پر جولب اسٹک استعمال کرتی ہیں اس کے استعمال کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:......اس کے استعمال کے بارے میں شرعی حکم میں تفصیل ہے، اگر وہ لپ اسٹک ایسی ہو کہ اس کے استعمال سے ایسی تہہ نہ جمتی ہو کہ جس کے ہوتے ہوئے وضو اور فرض غسل میں جسم تک پانی نہ پہنچتا ہو یعنی اس کے ہوتے ہوئے بھی پانی جسم تک اچھی طرح پہنچ جاتا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔

اور اگر اس کے استعمال سے ایسی تہہ جم جاتی ہو کہ جس سے وضو و غسل میں جسم تک پانی نہ پہنچتا ہو تو اس کے استعمال سے وضو اور غسل فرض صحیح نہیں ہوگا، تو ایسی صورت میں عورت کو پاکی کی ضرورت کے وقت اس کو لگانا جائز نہیں کیونکہ جب وضو اور غسل ہی نہیں ہوگا تو وہ پاک کیسے ہوگی اور نماز کیسے پڑھے گی؟

البتہ اگر اس کے استعمال سے وضو وغیرہ میں کوئی خلل نہ آتا ہو بایں طور کہ وہ وضو یا غسل سے پہلے اسے اچھی طرح صاف کرلے تو پھر عورت اپنی خوبصورتی اور زینت کے لئے اسے استعمال کرسکتی ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

فیشل کرانے کا حکم:

سوال: ......بعض عورتیں بھاپ یا فیشل کے ذریعہ اپنے چہرہ کے بند مسام کھولنے کی کوشش کرتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ......فیشل کرنا یا کرانا فی نفسہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ نامحرم مردوں سے فیشل کرانا جائز نہیں جیسا کہ آج کل مروج ہے۔ اگر عورت فیشل خود کرے یا کسی دوسری عورت سے کرائے تو یہ جائز ہے کیونکہ اس سے چہرہ کی جلد نم اور خوبصورت ہو جاتی ہے اور خوبصورتی خواتین کے حق میں مطلوب ہے۔ (ماخذہ: فتاوی الشامی: ۶/۳۷۳)

کانچ کی چوڑیاں پہننے کا حکم:

سوال: ......کانچ کی چوڑیاں جو عورتیں پہنتی ہیں جائز ہیں یا ناجائز؟

جواب: ......درست ہیں ۔ (فتاوی رشیدیہ: ۵۸۰)

چھنچھنانے والے زیور کا حکم:

سوال: ......جس گھر میں مرد نامحرم نہیں، اس میں باجہ دار زیور یا پازیب پائل عورتوں کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ......جس جگہ نامحرم نہ ہوں وہاں آواز والا زیور پہننا درست ہے۔ (ایضا)

سوال: ...... باجہ کا زیور عورتوں کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟ مثل پازیب و چوڑیاں وغیرہ کے اور نابالغ لڑکیوں کو باجہ کا زیور پہنانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ......جن زیوروں میں خود باجہ ہے ان کا پہننا بڑی عورت اور لڑکیوں سب کو ناجائز ہے اور جن زیوروں میں خود باجہ نہ ہو مگر دوسرے زیور سے لگ کر بجتے ہوں ان کا پہننا درست ہے مگر ان کو پہن کر ایسے چلنا کہ لگ کر آواز دیں یہ درست نہیں۔ (امداد الفتاوی: ۴/۱۳۷)

عورتوں کے لئے پازیب پہننے کا حکم:

سوال: ......عورتوں کے لئے پازیب پہننا جائز ہے یا نہیں اور اگر پازیب میں آواز نہ ہو تو

پھر کیا حکم ہے؟

جواب :......سونے چاندی کا ہر قسم کا زیور زینت کے لئے پہننا عورت کو جائز ہے البتہ وہ زیور جس کو پہن کر چلنے سے آواز نکلتی ہو فتنہ کے خوف سے اس کا استعمال جائز نہیں۔

(فتاویٰ عبدالحی:۴۳۳)

پیتل تانبے کے زیور کا حکم:

سوال:......زیور پیتل تانبے کا عورتوں کو پہننا درست ہے یا نہیں؟

جواب:......زیور سب قسم کا عورتوں کو درست ہے۔(فتاوی رشیدیہ:۵۸۰)

بیوٹی پارلر جا کر میک اپ کرانے کا حکم:

سوال :......لڑکیوں کا شادی کے دن یا عام دنوں میں بیوٹی پارلر جا کر میک اپ کرانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ اس پورے فعل میں کوئی ناجائز کام مثلاً بھنویں بنوانا یا بال کٹوانا شامل نہ ہو؟

جواب :......سوال میں مذکورہ شرائط کی مکمل پابندی کے ساتھ گنجائش معلوم ہوتی ہے مگر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بے دینی، بے پردگی، بے حیائی اور آزادی کا سیلاب برق رفتاری سے بڑھ رہا ہے اور دیندار گھرانے بھی بہت تیزی سے اس کی لپیٹ میں آ رہے ہیں اس لیے اس سے بہر حال احتراز لازم ہے۔(احسن الفتاوی:۸/۷۱)

بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت:

سوال:......آج کل ہر طرف بیوٹی پارلرز کی بہتات ہے اسلام میں ان بیوٹی پارلرز کے بارے میں کیا احکام ہیں؟ اس سلسلے میں آپ سے چند باتیں دریافت کرنی ہیں:

۱)......کیا خواتین کا بیوٹی پارلرز کا کام سیکھنا اور اس کو بطور پیشہ اپنانا اسلام میں جائز ہے؟

۲)......ان میں جس انداز سے خواتین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے کہ پارلر سے واپس آنے کے بعد عورت اور مرد میں فرق مشکل ہو جاتا ہے، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟

۳)......بعض بیوٹی پارلرز کی آڑ میں لڑکیاں سپلائی کرنے کا کاروبار بھی ہوتا ہے؟

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت بیان فرمائیں؟

جواب :......خواتین کو آرائش و زیبائش کی تو شرعاً اجازت ہے بشرطیکہ حدودِ شریعت کے اندر اندر ہو، لیکن موجودہ دور میں بیوٹی پارلرز کا جو پیشہ کیا جاتا ہے اس میں چند در چند قباحتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہ پیشہ حرام ہے اور وہ قباحتیں مختصر طور پر یہ ہیں:

۱)......بعض جگہ مرد اس کام کو کرتے ہیں اور یہ خالصۃً بے حیائی ہے۔

۲)......ایسی خواتین بازاروں میں حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں، یہ بھی بے حیائی ہے۔

۳)...... بیوٹی پارلرز سے واپس آنے کے بعد مرد و عورت اور لڑکے اور لڑکی میں امتیاز مشکل ہوتا ہے حالانکہ مرد کا عورتوں اور عورت کا مردوں کی مشابہت کرنا موجبِ لعنت ہے۔

۴)...... یہ مراکزِ حسن فحاشی کے اڈے بھی ہیں کہ اس سے فحاشی کا سامان سپلائی ہوتا ہے۔

۵)...... عام تجربہ یہ ہے کہ ایسے کاروبار کرنے والوں (خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں) کا دین و ایمان سے کوئی واسطہ باقی نہیں رہتا، اس لیے یہ ظاہری زیبائش باطنی بگاڑ کا ذریعہ بھی ہے۔ (آپ کے مسائل: ۱۳۱/۷)

بیوٹی پارلر کے دنیاوی نقصانات:

سوال :...... بیوٹی پارلر کی شرعی حیثیت تو معلوم ہوگئی، لیکن یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ان بیوٹی پالروں میں میک اپ کرانے کے دنیاوی نقصانات بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب:...... بیوٹی پالروں میں جانے اور نت نئے ایجاد کردہ فیشن اختیار کرنے سے خواتین کے چہرے، جسم اور بالوں کا فطری اور قدرتی حسن ختم ہو جاتا ہے اور اس سے بہت سے نقصانات بھی ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں قاہرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب کی تحریر دیکھئے، وہ لکھتے ہیں:

اس طرح بیوٹی پارلر جا کر بالوں کی سیٹنگ کرانا، یورپ کے فیشنوں کے مطابق بالوں کو مختلف رنگوں میں رنگنا، بالوں کو جھاڑنے اور ان کے اندر خم اور لچک پیدا کرنے کے لئے مختلف غیر فطری طریقے اختیار کرنا، (یہ بہت نقصان دہ ہیں) کہ ان کی وجہ سے بال جلدی گر جاتے ہیں، ان کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں، اسی طرح ان میں استعمال ہونے والے کیمیاوی مادے عورت کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہوتے ہیں۔ (ملخص از رسالہ: تمہارا معالج)

پلکوں پر رنگ یا آئی لیشز لگانے کا حکم:

سوال:......آج کل عورتیں اپنی پلکوں پر رنگ یا آئی لیشز لگاتی ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:......پلکوں پر جو رنگ لگایا جاتا ہے یا آئی لیشز لگائے جاتے ہیں اگر وہ وضو و فرض غسل میں جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ نہ بنتے ہوں، بلکہ ان کے ہوتے ہوئے بھی پانی اچھی طرح جسم تک پہنچ جاتا ہو تو پھر اس کا استعمال جائز ہے۔ لیکن اگر اسے لگانے کے بعد وضو وغیرہ کی ضرورت کے وقت جسم تک پانی نہ پہنچتا ہو، تو اس کا استعمال جائز نہیں۔

چاندی کا خلال استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......ایک شخص کو کافی عرصہ سے چاندی کے خلال کی عادت ہے اور پان وغیرہ کھانے کی وجہ سے چھالی اندر کے دانتوں میں پھنس جاتی ہے اور تنکے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے نیز طبیب کہتا ہے کہ چاندی کے خلال سے کوئی نقصان نہ ہوگا تو چاندی کا خلال استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:......چاندی کا خلال استعمال نہ کریں، تانبے پیتل وغیرہ کا استعمال کر لیا کریں اس کے لئے وزن بھی مقرر نہیں جتنی ضرورت ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۵۱)

مصنوعی دانت لگوانے کا حکم:

سوال:......مصنوعی دانت لگوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......مصنوعی دانت جو مصالحہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں لگوانا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل:۷/۱۷۳)

سوال:......مصنوعی دانت لگانے سے متعلق تفصیل چاہتے ہیں؟

جواب:......مصنوعی دانت لگانا جائز ہے اور ان کو لگا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور نخود کے برابر کوئی چیز کھانے کی نگل جائے تو نماز نہیں ہوتی اور دانت کھانے کی چیز نہیں اور نہ ان کو نگلنے کے واسطے لگاتے ہیں اور کوئی چیز منہ میں رکھ کر نماز پڑھنا جب مکروہ ہے جب کہ اس کے منہ میں ہونے سے قراءت میں دشواری ہو اور مصنوعی دانت لگانے سے تو قراءت میں

دشواری نہیں بلکہ سہولت ہوتی ہے۔(امدادالاحکام:۴/ ۳۴۹)

محض حسن کی خاطر اصلی کے بدلے بناوٹی دانت لگوانے کا حکم:

سوال:......کیا خوبصورتی کے لئے اصلی دانت نکلوانا اور بناوٹی دانت لگانا جائز ہے؟
جواب:......صرف خوبصوتی کے لئے اصلی دانت اکھڑوا کر مصنوعی دانت لگوانا جائز نہیں۔

في تفسير قرطبي :(۳۹۲/۵)......والحاصل أن كل ما يفعل في الجسم من زيادة أو نقص من أجل الزينة بمايجعل الزيادة أوالنقصان مستمرا مع الجسم وبما يبدو منه أنه كان في اصل الخلقة هكذا فانه تلبيس وتغيير منهي عنه ۔

دانت پر سونے کا خول چڑھانے کا حکم:

سوال:......اگر کوئی شخص اپنے دانتوں پر بغرض زینت سونے کا پترہ اس طرح چڑھوائے کہ دو یا تین دانتوں اور مسوڑھوں کو ڈھانک دے تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب:......دانتوں کی کسی خرابی کی وجہ سے سونے کا خول چڑھوانا جائز ہے، اور محض زینت کے لیے چڑھوانا مکروہ ہے۔(کفایت المفتی:۹/ ۱۵۷)

چاندی یا سونے کا دانت لگوانے کا حکم:

سوال:......جب دانت ٹوٹ جائے تو اس کی جگہ دانت کے اوپر سونا یا چاندی کا دانت یا میخ یا پترہ لگوالینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:......امام اعظمؒ کے نزدیک چاندی کی میخ، پترہ دانت لگوانا جائز ہے سونے کی میخ پترہ دانت لگوانا جائز نہیں۔

امام محمدؒ کے نزدیک سونے کی میخ وغیرہ بھی درست ہے سونے کی میخ وغیرہ سے (اختلاف کی وجہ سے) اجتناب میں زیادہ احتیاط ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/ ۳۴۹)

نیل پالش استعمال کرنے کا حکم:

سوال: ......نیل پالش کا رواج آج کل عام ہو گیا ہے، ہر خاص و عام، دیندار و غیر دیندار عورتیں اسے استعمال کرتی ہیں، کیا شرعاً اس کے استعمال میں کوئی خرابی ہے؟

جواب: ......نیل پالش کے استعمال سے چونکہ ناخن کے اوپر اس کی تہہ جم جاتی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے پانی ناخن تک نہیں پہنچ سکتا، چونکہ اس کو استعمال کرنے کے بعد عورت کا وضو وغیرہ نہیں ہو سکتا، لہٰذا نیل پالش استعمال کرنا جائز نہیں۔

البتہ اگر کوئی عورت نیل پالش معذوری کے ایام میں استعمال کرے یا عام دنوں میں استعمال کرے مگر وضو یا غسل سے پہلے اسے ناخنوں سے چھڑا لے اور بالکل صاف کر لے تو پھر اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بیوی کا شوہر کے لیے سرخی لگانے کا حکم:

سوال: ......زوجہ کو اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لیے ہونٹوں اور چہرے پر سرخی اور پاؤڈر لگانا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** ......جائز بلکہ مستحسن ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۶۸)

غیر شادی شدہ عورت کو چوڑیاں پہننے کا حکم:

سوال: ......عورت اگر غیر شادی شدہ ہو تو اس کے لیے چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟ بعض علاقوں میں دستور ہے کہ غیر شادی شدہ عورت کو چوڑیاں نہیں پہننے دیتے اور کہتے ہیں کہ اس سے عورت سہاگن معلوم ہوتی ہے؟

جواب: ......عورت کو چوڑیاں پہننا بہر حال جائز ہے، بعض لوگوں کا اس کو معیوب سمجھنا اور دلہن کی علامت قرار دینا غلط ہے، البتہ غیر شادی شدہ عورت کو زیادہ زیب و زینت کرنا بوجہ خوفِ فتنہ جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۸/۷۲)

اجنبی مرد سے چوڑی پہنوانے کا حکم:

سوال: ......خود چوڑیاں پہننا کافی دشوار ہوتا ہے، اگر کوئی تجربہ کار عورت پہنانے والی نہ

ہوتو چوڑیاں بیچنے والے سے پہنوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... کسی اجنبی مرد کو ہاتھ پکڑانا کسی کو کوئی عضو مس (چھونے) کرنے کی قدرت دینا عورت کے لیے بلاضرورت شدیدہ حرام ہے، اور چوڑیاں پہننا ضرورت میں داخل نہیں۔

(احسن الفتاوی: ۸/۳۱)

محارم کے لیے بناؤ سنگھار کرنے کا حکم:

سوال:...... عورت کا اپنے محارم مثلاً باپ اور بھائیوں کے سامنے بناؤ سنگار کر کے بیٹھے رہنا یا ان کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... فی نفسہ جائز ہے، مگر اس زمانہ میں قلوب میں فساد غالب ہے، اور ٹی وی اور وی سی آر کی لعنت نے اخلاقی اقدار کو بالکل پامال کر دیا ہے، بے حیائی اور بے باکی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ باپ کے بیٹی کے ساتھ اور بھائیوں کے اپنی بہنوں کے ساتھ منہ کالا کرنے کے واقعات پیش آ رہے ہیں اس لیے شوہر کے علاوہ کسی بھی محرم کے سامنے بناؤ سنگار کر کے آنا خطرے سے خالی نہیں اس سے احتراز ضروری ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۶۸)

بناؤ سنگھار میں فضول خرچی کا حکم:

سوال:...... زیب وزینت اور بناؤ سنگھار عورت کا فطری حق ہے اور شریعت اس کی مخالفت بھی نہیں کرتی لیکن اگر اس میں حد سے زیادہ فضول خرچی ہونے لگ جائے تو پھر شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:...... زیب وزینت خواتین کا ضرور فطری حق ہے اور اسلام وشریعت اس سے ہرگز نہیں روکتے لیکن اس میں اتنا حد سے آگے بڑھنا جائز نہیں کہ انسان کو اپنی جیب کا بھی خیال نہ رہے، اور اپنے یا اپنے والد یا شوہر کی کمائی کو صرف اسی کام میں اڑا دے، چنانچہ مفتی کمال الدین صاحب مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”خواتین خصوصاً نوجوان لڑکیوں نے غیر قوموں کو دیکھ کر ایسے ایسے خرچے بڑھا لئے ہیں کہ نہ وہ ضروری ہیں، نہ ان پر زندگی موقوف ہے فیشن کی بلا (مصیبت) ایسی سوار ہوئی ہے اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اتنی بڑھا رکھی کہ جتنی بھی آمدنی ہو سب کم پڑ جاتی

ہے اور قرض پر قرض چڑھتا چلا جاتا ہے فیشن کی یہ بے جا ضرورتیں جو یورپ والوں نے نکالی ہیں مسلمان خواتین کے لئے کسی بھی طرح ان کے خیال میں پڑنا اور استعمال کرنا ٹھیک نہیں، ان کی اس اندھی تقلید کا یہ حال ہوگیا ہے کہ دیکھنے میں خوش حال ہیں مگر دل پریشان، آمدنی معقول مگر گزارہ مشکل، اطمینان اور بے فکری کا نام نہیں، محبت کے جوش میں لڑکیوں کی پرورش شروع ہی سے اس طرح کرتی ہیں کہ بچپن سے ان کو زیادہ خرچوں کا عادی بنادیتی ہیں اور وہ فیشن کی اس قدر شوقین بن جاتی ہیں کہ شادی کے بعد وہ شوہر پر بوجھ بن جاتی ہیں خاوند کی ساری آمدنی فیشن، لباس اور زیور کی نذر ہوجاتی ہیں، جس کی وجہ سے ناچاقی، نااتفاقی اور بدمزگی ظاہر ہونے لگتی ہے، اور زیادہ بناؤ سنگھار کی عادت ڈالنے سے تلاوت قرآن پاک، درود واستغفار اور دینی معلومات میں لگنے کی فرصت بھی نہیں ملتی پھر اصل سجاوٹ تو باطن یعنی دل وروح کی سجاوٹ اور پاکیزگی ہے جسم ولباس کی عمدگی سجاوٹ بھی اسی وقت بھلی معلوم ہوتی ہے جب دل صاف ستھرا اخلاق اچھے اور عادتیں پاکیزہ ہوں اخلاق گندے اور ظاہر اچھا اس کی ایسی مثال ہے جیسے گندگی کو ریشم میں لپیٹ کر رکھ دیا جائے، یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ ضرورت اس کو کہتے ہیں جس کے بغیر زندگی دوبھر ہوجائے خوب سمجھ لیجئے اور اپنے اخراجات کا جائزہ لیجئے ہر بے تکے خرچ کو ضرورت میں شامل کرلینا دانشمندی نہیں ہے ''۔ (از رسالہ: عورت کے لئے بناؤ سنگھار کے شرعی احکام)

مرد وعورت کے لیے سونا پہننے کا حکم:

سوال :......کیا مردوں اور عورتوں دونوں کو سونا پہننا یعنی انگوٹھی اور زیور بنا کر گلے میں پہننا حرام ہے؟

جواب :......ائمہ اربعہ کا اجماع ہے کہ سونا پہننا مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے، بہت سے اکابر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، یہ احادیث جن میں عورتوں کے لیے سونے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اہل علم نے ان کی متعدد توجیہات کی ہیں:

۱)......ممانعت کی احادیث منسوخ ہیں۔

۲)......ممانعت ان عورتوں کے بارے میں ہے جو اظہار زینت کرتی ہیں۔

۳)...... یہ وعید ان عورتوں کے حق میں ہے جو زیور کی زکوۃ ادا نہیں کرتیں۔

۴)...... جن زیورات کے پہننے سے فخر وغرور پیدا ہوتا ہو ان کی ممانعت فخر وتکبر کی وجہ سے ہے اس وجہ سے نہیں کہ سونا عورتوں کے لیے حرام ہے، الغرض فقہاء امت اور محدثین جو ان احادیث کو روایت کرتے ہیں وہی ان کے معنی ومفہوم کو بھی سمجھتے ہیں جب تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ سونا اور ریشم عورتوں کے لیے حلال ہیں تو ان احادیث کو یا تو منسوخ قرار دیا جائے گا یا ان کی مناسب توجیہ کی جائے گی۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۶۸)

عورت کے لیے زیور اور انگوٹھی کا حکم:

سوال:...... بازار میں عورتوں کے جو زیورات ملتے ہیں وہ مختلف دھاتوں کے بنے ہوئے ہوتے ہیں کیا عورت کے لیے ہر قسم کی دھات کا بنا ہوا زیور یا انگوٹھی پہننا جائز ہے؟

جواب:...... عورت کے لیے انگوٹھی کے سوا دوسرا زیور ہر قسم کی دھات کا بنا ہوا جائز ہے، انگوٹھی صرف سونے اور چاندی کی جائز ہے خواہ کتنی مقدار کی بھی ہو، دوسری کسی دھات کی انگوٹھی جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۸/۷۰)

مختلف دھاتوں کے زیور استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... عورتوں کو سوائے سونے چاندی کے دوسری چیزوں کے زیورات پہننا جائز ہے؟

جواب:...... عورتوں کو سب قسم کا زیور درست ہے بشرطیکہ اس میں مشابہت کسی بد دین کی نہ ہو۔ (فتاوی رشیدیہ: ۵۹۵) (البتہ انگوٹھی کے بارے میں درج ذیل مسئلہ ملاحظہ ہو۔)

سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی کا حکم:

سوال:...... کیا عورتوں کو انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی جائز ہے یا نہیں

جواب:...... عورتوں کو سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۷۰)

پیتل، اسٹیل اور لوہے کی انگوٹھی کا حکم:

سوال:...... کیا مرد وعورت کو کسی دھات مثلاً پیتل یا لوہے یا ان کے علاوہ کسی اور دھات کی

انگوٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عورت کے لیے سونے اور چاندی دونوں کی انگوٹھی جائز ہے، اس کے علاوہ کسی بھی دھات لوہے وغیرہ کی انگوٹھی جائز نہیں۔ اسی طرح مرد کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی جائز ہے، اس کے علاوہ سونے یا کسی اور دھات لوہے، پیتل یا اسٹیل کی انگوٹھی مرد کے لیے جائز نہیں، چنانچہ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ پیتل۔ لوہے اور سیسہ کی انگوٹھی حرام ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے میں آپ سے بت کی بو محسوس کر رہا ہوں، چنانچہ اس نے پیتل کی انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا، پھر کسی موقع پر حاضر خدمت ہوا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھ پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں، چنانچہ اس نے اسے بھی پھینک دیا اور پھر دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس کی انگوٹھی بنواؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی بنواؤ، اس میں سونا شامل نہ کرو۔ (ابوداؤد: ۵۸۰)

مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا حکم:

سوال:......اسلام میں مردوں کو سونا پہننا حرام ہے کیا چاندی پہننا سنت ہے؟ اگر ہے تو کتنے گرام کی چاندی پہننی چاہیے؟

جواب:......مردوں کا ساڑھے تین ماشے تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے۔

(آپ کے مسائل: ۷/ ۱۶۸۔ فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۳۳۹)

مرد کے لئے ایک سے زائد نگوں والی انگوٹھی کا حکم:

سوال:......ایسی انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یا ایک ہی نگ کی دو تین انگوٹھیاں انگلیوں میں پہننا کیسا ہے؟

جواب:......ایسی انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں حرام ہے، ایک سے زائد انگوٹھی بھی کوئی مرد نہ پہنے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۳۴۵)

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم:

سوال:......سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......سونے کی انگوٹھی مرد کو پہننا حرام ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۴۰)

انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننا مسنون ہے؟

سوال: ......یہ تو معلوم ہو گیا کہ مرد و عورت دونوں کو انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر سوال یہ ہے کہ انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننا مسنون ہے؟

جواب:......آپ ﷺ سے دونوں ہاتھوں میں انگوٹھی پہننا ثابت ہے، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ (شمائل: ۸) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اہل مدینہ کے ایک جم غفیر سے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مروی ہے۔

اس کے مقابل بائیں ہاتھ میں پہننے کی روایات بھی کثیر ہیں، ان میں ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (ابوداؤد: ۵۸۰)

اس لیے علماء کرام نے دونوں ہاتھوں میں انگوٹھی پہننے کو اختیار فرمایا ہے۔

انگوٹھی کس انگلی میں مسنون ہے؟

سوال:...... یہ تو معلوم ہو گیا کہ انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں پہنی جا سکتی ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھ کی کس انگلی میں انگوٹھی پہنی تھی، اس میں مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:......آپ ﷺ انگوٹھی ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی (چھنگلی) میں پہنا کرتے تھے۔ البتہ آپ ﷺ کس ہاتھ کی چھنگلی میں پہنتے تھے اس بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں، حضرت صلت بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنتے تھے اور حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنا کرتے تھے، علامہ بغویؒ نے شرح السنہ میں دونوں میں تطبیق کی یہ توجیہ ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ اولاً دائیں ہاتھ کی چھنگلی

میں پہنا کرتے تھے لیکن بعد میں بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کو اختیار فرمالیا تھا۔
(فتح الباری:۱۰/ ۳۲۷)

کس انگلی میں انگوٹھی پہننا جائز ہے:

سوال:......چھنگلی کے علاوہ کس انگلی میں انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے؟

جواب:......چھنگلی میں انگوٹھی پہننا مسنون ہے اس کے علاوہ چھنگلی کے ساتھ والی انگلی جس کو بنصر کہتے ہیں اس میں انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے، خلاصہ یہ ہوا کہ چھنگلی (خنصر) میں اور اس کے ساتھ والی انگلی (بنصر) میں انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

کس انگلی میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے:

سوال:...... یہ تو معلوم ہو گیا کہ کس کس انگلی میں انگوٹھی پہننا جائز ہے البتہ اب یہ بتایئے کہ کس انگلی میں انگوٹھی پہننا جائز نہیں بلکہ ممنوع ہے؟

جواب:......علامہ عینیؒ نے ذکر کیا ہے کہ خنصر اور بنصر یعنی چھنگلی اور چھنگلی کے ساتھ والی انگلی کے علاوہ کسی دوسری انگلی میں انگوٹھی پہننا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ (عمدۃ القاری:۲۲/ ۳۷)

یعنی دو انگلیوں کے علاوہ باقی تین انگلیوں میں انگوٹھی پہننا مکروہ ہے:

۱)......انگوٹھے میں، کہ اس میں موزوں نہیں۔

۲)......شہادت والی انگلی میں۔

۳)......شہادت والی انگلی کے ساتھ والی جسے درمیانی انگلی کہتے ہیں۔

نگینہ کس طرف رکھنا چاہئے:

سوال:......انگوٹھی کا نگینہ کس طرف رکھنا مسنون ہے؟ کیا اس کے نگینہ کو ہاتھ کی پشت کی طرف رکھنا چاہئے یا اسے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف رکھنا چاہئے؟

جواب:......علامہ زین الدین عراقی نے لکھا ہے آنحضرت ﷺ کبھی نگینہ اوپر کی جانب رکھتے تھے اور کبھی ہاتھ کی ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے، کیونکہ عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہتھیلی کی جانب رکھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے معلوم

ہوتا ہے آپ ﷺ اسے ہاتھ کی پشت کی جانب رکھا کرتے تھے۔
البتہ اصح قول یہی ہے کہ آپ ﷺ نگینہ کو ہاتھ کی ہتھیلی کی جانب رکھا کرتے تھے کہ اس طریقہ میں انسان عجب اور خوشنمائی سے بھی بچ جاتا ہے اور اس میں نگینہ کے نقش کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔ (جمع الوسائل: ۱/۱۵۲)

نگینہ میں خاص پتھر استعمال کرنے اور اس کی تاثیر کا عقیدہ رکھنے کا حکم:

سوال:......انگوٹھی کے نگینہ میں کوئی خاص قسم کا پتھر لگانے کا کیا حکم ہے؟
جواب:......انگوٹھی کے نگینہ میں ہر قسم کا پتھر استعمال کرنا جائز ہے، اور اگر کوئی خاص قسم کا پتھر ہو کہ جسے پہننے سے کسی بیماری کا صحیح ہو جانا تجربہ سے ثابت ہو، تو اس فائدہ کی نیت سے اسے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن پتھر کے استعمال کے دوران یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ پتھر میں یہ تاثیر اللہ تعالیٰ نے ہی رکھی ہے، اور اللہ تعالیٰ جس وقت چاہتا ہے اس تاثیر کو نافذ کرتا ہے (جس کے نتیجہ میں فائدہ ہوتا ہے) اور جس وقت چاہتا ہے اس تاثیر کو روک دیتا ہے (جس کے نتیجہ میں فائدہ نہیں ہوتا) بہر حال صحت وشفا حاصل ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اس پتھر میں تاثیر رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس پتھر کا اس میں ذاتی کوئی عمل دخل نہیں۔
(فتاوی رشیدیہ)

بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی کا حکم:

سوال:......جب آدمی بشری تقاضے کے لیے بیت الخلاء یا کسی نشیبی جگہ جانے لگے تو پھر انگوٹھی کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
جواب:......اگر انگوٹھی پر کچھ لکھا ہوا نہیں، یا صرف کوئی عام نقش بنا ہوا ہے تو پھر اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں اس کو پہنے ہوئے ہی تقاضا کر لے لیکن اگر اس انگوٹھی پر کوئی کلمہ یا ایسی چیز لکھی ہوئی ہے جس کا احترام ضروری ہے تو پھر اس کو اتار لینا ضروری ہے، اس کے ساتھ یونہی جانے کی ہرگز اجازت نہیں۔
چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ بیت الخلاء کے لیے تشریف لے جاتے تو انگوٹھی اتار لیتے تھے۔ نسائی شریف کے حاشیہ میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا

ہے کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی میں چونکہ کلمہ ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا اس کے احترام کے پیش نظر آپ ﷺ اسے اتار لیتے تھے۔ (نسائی شریف۔ص:۲۸۹)

بیت الخلاء جاتے وقت لاکٹ کا حکم :

سوال :......آجکل عورتوں نے ایسے لاکٹ بھی پہنے ہوتے ہیں جن پر اللہ تعالی کا نام کندہ ہوتا ہے، کیا ان کے ساتھ بیت الخلاء میں جانے کی اجازت ہے؟

جواب :......اجازت نہیں، جس لاکٹ پر اللہ تعالی کا نام کندہ ہو اس کو پہن کر بیت الخلاء اور ناپاک جگہ میں جانا بے ادبی ہے، ایسی صورت میں لاکٹ باہر اتار کر جانا چاہیے۔

(فتاوی عالمگیری)

مردوں کے لیے طلائی گھڑی کے استعمال کا حکم:

سوال :......مردوں کو طلائی گھڑی باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب :...... طلائی گھڑی جس کا کیس سونے کا ہو خواہ خالص سونا ہو یا سونا غالب ہو اس کا استعمال مردوں کے لیے ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(کفایت المفتی:۹/۱۷۰)

عورتوں کے لیے سونے، چاندی کی گھڑی کے استعمال کا حکم:

سوال:......عورتوں کے لیے سونے یا چاندی کی گھڑی استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......جائز نہیں۔ (امداد الاحکام:۴/۳۵۲)

گلٹ کی گھڑی چین کا حکم:

سوال:......گھڑی کی چین چونکہ گلٹ کی ہوتی ہے کیا سونے کی طرح گلٹ بھی مردوں کے لیے حرام ہے؟

جواب:......گھڑی کی چین گلٹ کی جائز ہے۔ (آپ کے مسائل:۷/۱۶۹)

مرد کا گلے میں لاکٹ یا زنجیر پہننے کا حکم:

سوال:......کیا مرد چاندی کی زنجیر بنوا کر گلے میں پہن سکتا ہے، اگر پہن سکتا ہے تو اس کا وزن کتنا ہونا چاہئے، بازار میں کسی دھات پر آیت کرسی لکھی ہوتی ہے اور وہ لاکٹ اس زنجیر میں پہن سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب:......مرد کو چاندی کی انگوٹھی کی اجازت ہے جب کہ اس کا وزن ساڑھے تین ماشے سے کم ہو، انگوٹھی کے علاوہ سونے چاندی کا کوئی اور زیور مرد کو پہننا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۷۰)

دولہا کو سونے کی انگوٹھی پہنانے کا حکم:

سوال:......بہت سے مسلمان شادی، منگنی کی رسم میں دولہا کو لازمی سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں کیا شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب:......آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے مردوں کے لیے سونے اور ریشم کو حرام فرمایا ہے (لہٰذا دولہا کو بھی سونے کی انگوٹھی پہنانا حرام ہے)...... جو لوگ شادی منگنی کے موقع پر دولہا کو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں وہ فعل حرام کے مرتکب اور گنہگار ہیں۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۶۸)

شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننے کا مسئلہ:

سوال:......کیا شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا جائز ہے؟ میں نے سنا ہے کہ طوائف اپنی بیٹیوں کو نتھ پہناتی ہیں؟

جواب:......یوں تو خواتین کو ناک کے زیور کے استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے، مگر شریف عورتوں کو بازاری عورتوں کی مشابہت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۷۱)

سوال:......ناک میں نتھ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......جائز ہے۔ (فتاوی عبدالحی: ۴۲۴)

عورت کا چہرے کے بال صاف کرنے کا حکم:

سوال:......عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حدیث میں نامصہ اور متنمصہ پر لعنت وارد ہوئی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:......عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے اور اگر ڈاڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ازالہ مستحب ہے۔ نامصہ اور متنمصہ پر لعنت کا مورد یہ ہے کہ ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنائی جائے، ابرو بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق کرنا جائز ہے، غرضیکہ تزئین مستحب ہے اور ازالہ عیب کا استحباب نسبۃً زیادہ مؤکد ہے اور تلبیس اور تغییر خلق ناجائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۷۵)

لڑکیوں کے بڑے بڑے ناخن رکھنے کا حکم:

سوال:......لڑکیوں کو ناخن لمبے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......شرعی حکم یہ ہے کہ ہر ہفتہ نہیں تو پندرہویں دن ناخن اتار دے اگر چالیس روز گزر گئے اور ناخن نہیں اتارے تو گناہ ہے، اس میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔

(آپ کے مسائل: ۷/ ۱۳۵)

ناخنوں کو دفن کرنے کا حکم:

سوال:......ہم نے سنا ہے کہ ناخنوں کا دفن کرنا چاہئے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:......جی ہاں! آپ نے صحیح سنا ہے، چنانچہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ ناخنوں کو، بالوں کو اور خون کو زمین میں دفن کر دینا مستحب اور بہتر ہے، اور ان چیزوں کو ناپاک جگہ میں ڈالنا مکروہ ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ۴/ ۴۵۲)

ناخن کاٹنے کا طریقہ:

سوال:......ناخن کاٹنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:......ناخن کاٹنا ایک مسنون عمل ہے، اس میں تاخیر جائز نہیں، البتہ اس کے کاٹنے

میں کوئی طریقہ مسنون نہیں، جسطرح بھی کاٹے جائیں، یہ سنت ادا ہو جائے گی۔ اور ناخن کاٹنے کا جو مخصوص طریقہ عوام میں معروف ہے اس کے سنت ہونے کا عقیدہ رکھنا ناجائز ہے۔

ناخن اور بالوں کو جلانے کا حکم:

سوال:...... انسان کے لئے ناخن اور بال کو جلانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو شہری عورتیں اپنے بال مکانات پختہ ہونے کی وجہ سے دفن نہیں کرسکتیں ان کے لئے کیا صورت ہوگی؟

جواب:...... جلانا جائز نہیں، ایسی عورتیں کسی کپڑے یا کاغذ میں لپیٹ کر کہیں ڈال دیں لیکن بالوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۴۵۲-۴۵۳)

مرد کے لئے دنداسا استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... مرد کے لیے زینت کا قصد کئے بغیر محض صفائی کی غرض سے دنداسا دانتوں پر ملنا کیسا ہے؟

جواب:...... اگر احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے کہ ہونٹوں پر رنگ نہ لگے تو جائز ہے۔

(احسن الفتاوی: ۸/ ۶۸)

سونے چاندی کی سلائی استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... اطباء لکھتے ہیں کہ آنکھوں کے لیے سب سے زیادہ سونے کی سلائی اور پھر چاندی کی اور پھر جست اور تانبہ کی سلائی استعمال کرنا مفید ہے، لیکن شرعا بھی اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ نیز جست کی سلائی پر اگر نقرہ یا طلا کا پترہ چڑھا لیا جائے تو اس کا استعمال بھی جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب:...... سونے چاندی کی سلائی اگر آنکھ کے لیے مفید ہے تو اس کا استعمال جائز ہے، خالص سونے کی سلائی سے بہتر یہ ہے کہ پترہ چڑھوا لیا جائے۔ (کفایت المفتی: ۹/ ۱۶۰)

عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم:

سوال:...... عورتوں کو مہندی لگانا شرعا کیسا ہے؟

جواب:......عورتوں کے لیے ہاتھوں پر مہندی لگانا شرعاً مستحسن اور پسندیدہ عمل ہے، تاکہ ہاتھوں میں نسوانیت باقی رہے، اور اگر کسی عورت کے ہاتھ سخت اور بھاری ہوں تو اس کے لیے خاص طور پر مہندی لگانے کا حکم ہے تاکہ اس کے ہاتھوں کا عیب ختم ہو جائے، چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ صحابیہ عورت (ہند بنت عتبہؓ) نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے بیعت کر لیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ تم اپنے ہاتھوں کی رنگت نہ تبدیل کر لو (یعنی مہندی وغیرہ نہ لگالو) یہ ہاتھ تو ایسے ہیں جیسے درندوں کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد: فی الخضاب للنساء)

ڈیزائن سے مہندی لگانے کا حکم:

سوال:......ہاتھوں کی ہتھیلی پر یا ہاتھوں کی پشت پر یا پاؤں پر پھول بنا کر یا کوئی اور ڈیزائن بنا کر مہندی لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:......پھول بنا کر یا کوئی خاص ڈیزائن بنا کر مہندی لگانے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے۔ اسی طرح ہاتھوں کی ہتھیلی پر یا ہاتھوں کی پشت پر یا پاؤں پر سب جگہوں میں مہندی لگانا درست ہے۔

کون مہندی کے استعمال کا حکم:

سوال:......آج کل بازاروں میں عورتوں کے لئے گھلی ہوئی (یعنی بنی بنائی) مہندی دستیاب ہوتی ہے بعض کون مہندی کے نام سے، بعض ایمرجنسی کے نام سے، بعض اور ناموں سے، تو کیا اس طرح کی محلول مہندی لگانا جائز ہے؟

جواب:......گھلی ہوئی مہندی یا مہندی نما محلول (جو مہندی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو) اسے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔

مردوں کے لیے مہندی لگانے کا حکم:

سوال:......کیا اسلام میں مردوں کو مہندی لگانا جائز ہے؟

جواب:......مرد سر اور ڈاڑھی کو مہندی لگا سکتے ہیں، ہاتھوں میں مہندی لگانا عورتوں کے

لیے درست ہے لیکن مردوں کے لیے نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۷۳)

تعویذ کے لیے سونے چاندی کا بکس بنانے کا حکم:

سوال:......سونے چاندی کے تعویذ خصوصاً لڑکیوں کے گلوں میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......(جائز) نہیں، اس لئے کہ وہ برتن کے مانند ہے۔ (امداد الفتاویٰ: ۴/۴۸۶)

سوال:......سونے یا چاندی کے بکس میں تعویذ ڈال کر بچوں اور بچیوں کو پہنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... یہاں دو مسئلے ہیں: ایک یہ کہ سونے کو بطور زیور کے پہننا عورتوں کے جائز ہے مردوں کے لیے حرام ہے، لیکن سونے چاندی کو برتن کی حیثیت سے استعمال کرنا نہ مردوں کو حلال ہے نہ عورتوں کو، تعویذ کے لیے جو سونا چاندی استعمال کی جائے گی اس کا حکم زیور کا نہیں بلکہ استعمال کے برتن کا حکم ہے، اس لیے یہ نہ مردوں کے لیے جائز ہے اور نہ عورتوں کے لیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز بڑوں کے لیے حلال نہیں اس کا چھوٹے بچوں کو استعمال کرانا بھی جائز نہیں، اس لیے بچوں اور بچیوں کو سونے چاندی کے تعویذ کا استعمال کرانا جائز نہیں ہوگا۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۷۲)

عینک کی کمانی سونے کی بنانے کا حکم:

سوال:......چشمہ جو کہ آنکھ میں بینائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا فریم یعنی کمانی سونے کی ہو تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عینک کی کمانی سونے اور چاندی کسی کی بھی جائز نہیں، کیونکہ عینک کی کمانی حلقہ مرآۃ (آئینہ کے فریم) کے مشابہ ہے اور وہ اس شرط سے جائز ہے کہ چاندی اور سونے کی جگہ پر ہاتھ نہ رکھا جائے اور ظاہر ہے کہ عینک کا لگانا بدوں کمانی کو ہاتھ لگائے دشوار ہے اس لیے ناجائز ہے۔ (امداد الاحکام: ۴/۳۳۲)

انگوٹھی پر اللہ کی صفات کندہ کروانے کا حکم:

سوال:......انگوٹھی پر خدائے عزوجل کے کسی صفاتی نام کو ترشوا کر پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... جائز ہے بشرطیکہ بے ادبی نہ ہو اور اس کو پہن کر بیت الخلاء میں جانا جائز نہیں
(آپ کے مسائل: ۱۷۲/۷)

بچی کو زیور پہنانے کا حکم:

سوال:...... نو سال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ ہے یا نہیں؟
جواب:...... نو سال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ نہیں۔ (کفایت المفتی: ۱۸۱/۹)

چاندی کے حلقے والے بٹن کا حکم:

سوال:...... شیروانی کے بٹن جن کا پینداپیتل کا اور اوپر کا حصہ سینگ کا اور ان کے کنارے پر چاندی کے پترے کی گوٹ لگی ہوتی ہے جو شاید بٹن کا آٹھواں حصہ بھی نہیں ہوتی، اس کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:...... یہ چاندی کا پتر جو مثل گوٹ کے ہے یہ (حکم میں) مثل حلقہ آئینہ کے ہے جس کے جواز استعمال کی شرط یہ ہے کہ اس کو ہاتھ نہ لگے اور یہ اس گوٹ میں ممکن نہیں، لہذا اس کا استعمال ناجائز ہے۔ (امداد الفتاوی: ۱۳۸/۴)

تسبیح میں ریشم کا ڈورا لگانے کا حکم:

سوال:...... تسبیح کے ڈورے میں ریشم کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟
جواب:...... جائز ہے ۔ (امداد الاحکام: ۳۴۱/۴)

چاندی کی تسبیح استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... کیا شرعاً چاندی کی تسبیح استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:...... چاندی کی تسبیح استعمال کرنا جائز نہیں۔ (تکملہ فتح الملہم: ۹۰/۴)

خضابی کنگھے کا حکم:

سوال:...... خضابی کنگھے کا شرعاً کیا حکم ہے؟
جواب:...... سیاہ خضاب کا استعمال چونکہ درست نہیں لہذا اس رنگ کے خضابی کنگھے کا

استعمال بھی درست نہیں، سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ کے خضاب استعمال کرنا چونکہ درست ہے تو ان رنگوں کے خضابی کنگھوں کو استعمال کرنا بھی درست ہے۔

رنگین کریم اور پاؤڈر کا حکم:

سوال:...... ہونٹ یا رخسار وغیرہ پر بناؤ سنگھار کے طور پر رنگ لگانا یا پینٹ لگانا شرعاً کیسا ہے؟

جواب:...... مہندی پر قیاس کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں رخسار وغیرہ پر کسی خاص قسم کے رنگین پاؤڈر یا پینٹ استعمال کرنا عورتوں کے لیے جائز ہے، البتہ مردوں کے لیے جائز نہیں

لڑکوں اور مردوں کے لئے پاؤڈر لگانے کا حکم:

سوال:......بعض لڑکے پاؤڈر لگاتے ہیں کیا مردوں کو پاؤڈر لگانا جائز ہے؟ ظاہر ہے جب دن کو لگاتے ہیں تو زینت ہی مقصود ہوتی ہے؟

جواب:...... جو چیزیں عورتوں کا شعار ہوں مردوں کو اس کے استعمال کی اجازت نہیں ہے اسی طرح جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہو اس کے بھی استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۳۳۱)

بلیچ کریم استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......خواتین کے لئے بلیچ کریم استعمال کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب:...... بلیچ کریم استعمال کرنا جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔

دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے کا حکم:

سوال:......خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:......دانتوں کے درمیان خوبصورتی کے لیے فاصلہ کرنا جائز نہیں، ممنوع ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لعن المتفلجات للحسن المغيرات خلق الله ۔ (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ:......حسن وجمال کے لیے دانتوں کے درمیان مصنوعی فاصلہ پیدا کرنے والی عورتوں پر، تخلیق میں تغیر پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت ہو۔

بالوں پر کلپ لگانے کا حکم:

سوال :......بالوں میں خوبصورتی کے لیے سونے یا چاندی یا کسی اور دھات کے کانٹے، سوئیاں اور کلپ لگانا شرعا کیسا ہے؟

جواب :......بالوں میں خوبصورتی کے لیے چاندی سونے یا کسی اور دھات کے کانٹے سوئیاں اور کلپ وغیرہ لگانا جائز ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

لابأس للنساء بتعليق الحرز من شعورهن من صفر ونحاس أو حديد ونحوها للزينة۔ (فتاوی عالمگیری:۴/۱۱۴)

ترجمہ:......عورتوں کے لیے بطور زیب وزینت اپنے بالوں پر پیتل، تانبے وغیرہ کے زیور وغیرہ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال :......کلپ ایک زیور ہوتا ہے جس کو عورتیں سر کے بالوں میں لگاتی ہیں اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب :......کلپ بالوں میں لگانا عورتوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ وہ ناپاک نہ ہو اور کفار و فساق کا شعار نہ ہو، کہ اصل جواز ہے اور ممانعت وجوہ مذکورہ پر ہے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۴۴۱)

گھڑی کس ہاتھ میں باندھی جائے؟

سوال:......گھڑی کس ہاتھ میں باندھی جائے، ذرا تفصیل سے بیان فرمائیں؟

جواب :......گھڑی میں ایک لحاظ سے زینت کا پہلو بھی ہے، اور دوسرے لحاظ سے یہ ضرورت کی چیز بھی ہے، عہد رسالت میں اس کی نظیر تلاش کرنے لیے نظر ڈالی جائے تو ہمیں اس کی نظیر میں اس وقت کی انگوٹھی نظر آتی ہے جو ایک لحاظ سے زینت کا سامان بھی تھا تو دوسرے لحاظ سے بادشاہوں کی طرف خط لکھنے میں مہر کے کام بھی آتی تھی۔ حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ میں پہنی تھی لہذا اس انگوٹھی پر قیاس کرتے ہوئے گھڑی کو دونوں

ہاتھوں میں باندھا جاسکتا ہے، جس کو جو پسند ہو، مگر چونکہ یہ گھڑی خیر کی چیز ہے کہ اس سے اوقات صلاۃ وغیرہ معلوم ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے خیر کی چیزوں میں دائیں طرف کو ترجیح دی ہے تو اس لحاظ سے گھڑی کو دائیں ہاتھ میں پہننا زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم

سوال :...... کچھ لوگ بائیں ہاتھ کے بجائے داہنے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہیں اور کچھ لوگ بائیں ہاتھ میں کس ہاتھ میں گھڑی پہننا بہتر ہے؟

جواب :...... کیا کسی ہاتھ میں گھڑی باندھنا غیر مسلم کا شعار ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس (ہاتھ میں باندھنے) سے بچنا چاہئے، ورنہ دونوں میں سے جس میں دل چاہے استعمال کرے۔

(فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۳۶۱)

سونے کی قلعی کی ہوئی گھڑی اور بٹنوں کا حکم:

سوال:...... کیا مردوں کے لیے سونے کی قلعی کی ہوئی گھڑی اور بٹن استعمال کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب :...... کتب فتاویٰ میں سونے کا پانی چڑھائے ہوئے اسلحہ اور برتنوں کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے، ان پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ سونے کا پانی چڑھائی ہوئی گھڑی یا بٹن بھی استعمال کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ خلاصۃ الفتاوی (۴/۳۷۲) میں ہے:

والتمويه الذى لايتخلص منه شيئ لابأس به بالاجماع ولا بأس بالانتفاع بالأوانى المموهة بالذهب والفضة بالاجماع

پیتل کے بٹنوں کا حکم:

سوال:...... کیا مردوں کو پیتل وغیرہ کے بٹن جس پر پالش ہوتی ہے پہننا درست ہے یا نہیں؟

جواب:...... درست ہے جب کہ ان میں تشبہ نہ ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۳۵۴)

سونے کی انگشتری اور پتھر کے نگینہ کا حکم:

سوال :...... سونے کی انگشتری کے استعمال کا زیادہ رواج ہے حتیٰ کہ مرد بھی زور شور سے پہنتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ سونے کی انگشتری کا پہننا مرد کے لیے حرام ہے، اب عرض

خدمت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حلقہ انگشتری کو سونے سے بنوادے اور نگینہ پتھر کا لگوائے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب:......سونے کی انگشتری میں پتھر کا نگینہ لگانے سے اس کا پہننا جائز نہیں ہو جاتا بلکہ حرام ہے۔ (امداد الاحکام:۴/۳۴۵)

عورتوں کا کان ناک چھدوانے کا حکم:

سوال:......لڑکیوں کے کان ناک چھدوانے کی رسم کہاں تک ثابت ہے؟؟

جواب:......خواتین کو بالیاں وغیرہ پہننا جائز ہے اور اس ضرورت کے لیے کان ناک چھدوانا بھی جائز ہے۔ (آپ کے مسائل:۷/۱۳۸۔فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۲۷۰)

کبھی کام آنے کی نیت سے سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم:

سوال:...... یہاں ہمارے ہاں ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ سونے کی انگوٹھی اس لیے مرد کے لیے جائز ہے کہ ضرورت کے وقت کام آتی ہے اور اگر لاوارث کہیں فوت ہو جائے تو اس کے کفن دفن کا انتظام اسی انگوٹھی کو فروخت کر کے کر دیا جائے؟

جواب:...... اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے تو سونے کو حرام قرار دیا ہے کیا یہ مصلحت جو یہ صاحب بیان کر رہے ہیں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے علم میں نہیں تھی، نعوذ باللہ اور پھر آپ نے ایسے کتنے لاوارث مرتے دیکھے ہیں جن کے گور وکفن کا انتظام بغیر سونے کی انگوٹھی کے نہیں ہو سکا؟ ۔ (آپ کے مسائل:۷/۱۶۹)

عورتوں کو سرمہ لگانے کا حکم:

سوال:......عورتوں کو زینت کے لیے سرمہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... جائز ہے۔

مردوں کو سرمہ لگانے کا حکم:

سوال:......مردوں کو زینت کے لیے سرمہ لگانا شرعا کیسا ہے؟

جواب:......مردوں کو زینت کے لیے سرمہ لگانا ناجائز ہے، البتہ بہتر اور اچھا یہ ہے کہ مرد اسی طریقہ سے سرمہ لگائیں جس طریقہ کو آنحضرت ﷺ نے اختیار فرمایا ہے کہ رات کے وقت لگالیں اور صبح کو وضو کرتے وقت اسے اچھی طرح دھولیں تا کہ اس کا ظاہری رنگ ختم ہو جائے ۔

عطر اور سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ:

سوال:......عطر اور سرمہ لگانے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب:......عطر لگانے کا کوئی خاص طریقہ مسنون نہیں، البتہ سرمہ لگانے کے تین طریقے مسنون ہیں:

۱)......دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی لگائے ۔

۲)......دائیں آنکھ میں تین سلائی لگائے اور بائیں آنکھ میں دو سلائی لگائے ۔

۳)......دونوں آنکھوں میں دو دو سلائیاں لگائے، پھر ایک سلائی دونوں آنکھوں میں مشترک طور پر لگائے ۔

اس میں یہ اختیار ہے کہ پہلے ایک آنکھ میں مقدار مسنون پوری کر لے پھر دوسری آنکھ میں لگائے، اور یہ طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ دائیں آنکھ میں لگائے، پھر بائیں آنکھ میں لگائے، پھر دائیں آنکھ میں، پھر بائیں میں ۔ علامہ مناویؒ نے ذکر کیا ہے کہ تیسرا طریقہ بہتر ہے کہ اس میں دائیں جانب سے ابتدا وانتہاء ہے ۔ (جمع الوسائل:۱۰۳)

آپ ﷺ کا پسندیدہ سرمہ:

سوال:......آپ ﷺ کو کونسا سرمہ پسندیدہ تھا؟

جواب:......آپ ﷺ کو اثمد نامی سرمہ بہت پسند تھا چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اثمد کا سرمہ ضرور ڈالا کرو، یہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اگاتا ہے ۔ (شمائل:۵)

جسم گودنے کا شرعی حکم:

سوال:......لوگ مشین سے ہاتھوں پر نام لکھتے ہیں یا کسی درندے یا درخت کی تصویر بناتے

ہیں کیا اس پر کچھ گناہ بھی ملتا ہے ؟

جواب :...... بدن گودنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ (آپ کے مسائل: ۷/۱۴۰)

عورت کو مردانہ روپ اختیار کرنیکا حکم:

سوال :...... ایک عورت ہے جس نے بچپن سے مردوں والا چال ڈھال اختیار کی ہوئی ہے مردانہ لباس پہنتی ہے مردوں جیسے بال رکھتی ہے الغرض خود کو مرد کہتی ہے کیا یہ شریعت کی رو سے جائز ہے ؟

جواب :...... عورت کو مرد کی مشابہت اور مرد کو عورت کی مشابہت (اختیار کرنا) حرام ہے آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ۔ (بخاری: ۲/۸۷۴)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(آپ کے مسائل: ۷/۱۴۱)

مرد کو زنانہ خوشبو استعمال کرنے کا حکم:

سوال:...... کیا مرد کے لیے عورتوں والی خوشبو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :...... مرد کے لیے عورتوں کی رنگ دار خوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، البتہ اگر بیوی کے کپڑوں سے غیر ارادی طور پر زنانہ خوشبو شوہر کو لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کے کپڑوں پر عورتوں کی خوشبو خلوق دیکھی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا نکاح ہوا ہے تو بیوی سے یہ خلوق لگ گئی تو آپ ﷺ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی

مردانہ اور زنانہ خوشبو میں فرق:

سوال:...... مردانہ اور زنانہ خوشبو میں فرق کیسے معلوم ہوگا؟

جواب:......مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں یہ فرق ہوتا ہے کہ مردوں کی خوشبو میں صرف خوشبو ہی مقصود ہوتی ہے چاہے تیز ہو یا ہلکی ہو، اس میں رنگ مقصود نہیں ہوتا اور عورتوں کا معاملہ اس کے خلاف ہوتا ہے کہ ان کی خوشبو میں رنگ مقصود ہوتا ہے، مہک مقصود نہیں ہوتی۔

مردوزن کی خوشبو میں فرق اور اس کی تفصیل:

سوال:......کیا مردوزن کی خوشبو میں فرق ہے اگر ہے تو پھر اس کی تفصیل کیا ہے؟

جواب:......مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ پوشیدہ ہو یعنی بے رنگ ہو یا بہت ہی ہلکا رنگ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو یعنی خوشبو بے حد ہلکی ہو کہ ادھر ادھر نہ اُڑے عورت کی یہ خوشبو اس وقت ہے جب کہ وہ گھر سے باہر کہیں جانا چاہے لیکن اگر شوہر کے پاس ہو تو جیسی خوشبو چاہے استعمال کرے۔

(جامع الفتاوی:۳/۲۱۵)

پرفیومز استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......آج کل جو پرفیومز استعمال کیے جاتے ہیں اس میں الکوحل شامل ہوتا ہے تو کیا ان کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......غیر ممالک سے جو مختلف قسم کے پرفیومز منگوائے جاتے ہیں ان کے استعمال سے متعلق شرعی حکم میں تفصیل ہے، اور وہ یہ کہ الکوحل اگر کھجور یا انگور کی شراب سے بنا ہوا ہو تو ایسا پرفیوم ناپاک ہے، اسے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اور اگر وہ کھجور یا انگور کے علاوہ کسی اور پاک چیز کی شراب کا بنا ہوا ہو تو پھر اس پرفیوم کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔

اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ آج کل جو الکوحل استعمال کیا جاتا ہے وہ کھجور یا انگور کی شراب سے نہیں بنایا جاتا بلکہ دوسری مختلف چیزوں سے بنایا جاتا ہے لہذا ایسا پرفیوم شرعاً ناپاک نہیں اور اس کے لگانے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا، اس لئے اس کو استعمال کرنا جائز ہے، اور اس کو لگا کر نماز پڑھنا اور پڑھانا دونوں درست ہے۔ (تکملہ فتح الملہم:۳/۶۰۸)

سینٹ اور انگریزی تیل استعمال کرنے کا حکم:

سوال:......عطر یا سینٹ ایسے ہی انگریزی تیل وغیرہ کا استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب:...... جب تک ان میں ناپاکی کا یقین یا ظن غالب نہ ہو ان کا استعمال جائز ہے اور یقین یا ظن غالب ناپاکی کا ہو جائے تو جائز نہ ہوگا۔

(جامع الفتاویٰ:۳/ ۲۱۵۔ بحوالہ فتاویٰ محمودیہ)

سینٹ استعمال کرنے سے سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

سوال:...... جس طریقہ سے عطر کا استعمال سنت ہے تو کیا ایسے ہی سینٹ کا استعمال بھی درست ہے اور سنت ہے؟

جواب:...... سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں ہے تو اس کا استعمال میں لانا درست ہے مطلقا خوشبو حضور اکرم ﷺ کو مرغوب تھی سینٹ اس زمانے میں نہیں تھا اس لئے اس کو سنت تو نہیں کہا جائے گا سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ ﷺ نے استعمال فرمایا ہے۔ (جامع الفتاویٰ:۳/ ۲۱۵۔ بحوالہ فتاویٰ محمودیہ)

بیوہ عورت کو زیور پہننے کا حکم:

سوال:...... بیوہ عورت کو کانچ کی چوڑی اور چاندی سونے کی چوڑی پہننا کیسا ہے؟ ہمارے ہاں یہ رسم ہے کہ بیوہ عورت کانچ کی چوڑی نہیں پہن سکتی ہے؟

جواب:...... بیوہ کو عدت کے بعد زیور، کانچ کی چوڑی وغیرہ سب درست ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/ ۳۶۸)

باب ششم

شرعی پردے کی حقیقت اور اس کے مسائل

انسدادفواحش کا اسلامی نظام:

فواحش، بدکاری، زنا اور اس کے مقدمات دنیا کی ان مہلک ترین برائیوں میں سے ہیں جن کے تباہ کن اثرات صرف اشخاص وافراد کو نہیں بلکہ قبائل، خاندانوں اور بسا اوقات بڑی بڑی سلطنتوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں، اس وقت میں جتنے بھی قتل و غارت کے واقعات رونما ہورہے ہیں اگر ان کے پس منظر کی تحقیق کی جائے تو ضرور ان کے پس منظر میں کسی عورت کا مکر وفریب نظر آئے گا یا کوئی شہوانی جذبات کارفرما ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے اس وقت سے آج تک کوئی قوم، کوئی مذہب، کوئی علاقہ ایسا نہیں جو اس کی برائی اور تباہ کن ہونے پر متفق نہ ہو، تقریباً سب ہی کو اس پر اتفاق ہے۔ دنیا کے اس آخری دور میں یورپین اقوام نے اپنی مذہبی حدود اور قدیم روایات سب کو چھوڑ کر اگرچہ زنا کو اپنی ذات میں کوئی خاطر خواہ جرم نہیں سمجھتے اور انہوں نے تمدن اور انسانی زندگی کو ایسے سانچوں پر ڈھال دیا ہے کہ ان میں ہر قدم پر جنسی انارکی اور فواحش کو دعوت عام دی جاتی ہے، مگر ان کے اثرات کو وہ بھی جرائم سے خارج نہ کر سکے، چنانچہ انہوں نے بھی مجبوراً عصمت فروشی، زبردستی زنا وغیرہ کو تعزیری جرم قرار دیا، ان کے اس فعل کی مثال یہی ہے کہ کوئی شخص آگ لگانے کے لیے ایندھن کا ذخیرہ جمع کرے اور پھر اس پر تیل چھڑک کر آگ لگا دے، جب اس آگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھیں اور خوب بلند ہو جائیں تو ان شعلوں پر پابندی لگا دے اور انہیں اوپر جانے سے روکنے کی فکر کرنے لگے اب یہ کیسے رک سکتا ہے؟

اس کے برخلاف اسلام نے جن چیزوں کو جرائم اور انسانیت کے لیے مضر قرار دے کر قابل سزا جرم کہا ہے تو اسلام نے ان کے مقدمات اور دواعی پر بھی پابندی لگائی ہے، اور ان کے

مقدمات کو بھی ممنوع قرار دیا ہے، اس معاملے میں مقصود اصلی زنا اور بدکاری سے بچانا تھا تو اس کو نظر نیچی رکھنے کے قانون سے شروع کیا، عورتوں اور مردوں کے بے محابا میل جول کو روکا، عورتوں کو گھروں کی چار دیواری میں بند رہنے کی ہدایت کی اور ضرورت کے وقت باہر نکلنے کے لیے برقع یا لمبی چادر سے پردہ کا حکم دیا اور پھر باہر راستہ کے کنارے کنارے چلنے کا حکم دیا، خوشبو سے منع کیا، بجنے والے زیور کو پہن کر نکلنے کی ممانعت کی، پھر جو شخص ان سب حدود اور قیود کی پابندیوں کے حصار کو پھاند کر باہر نکل جائے، اس پر ایسی سخت عبرت آموز سزا جاری کی کہ ایک مرتبہ کسی بدکردار پر جاری کر دی جائے تو پوری قوم کو ایسا سبق مل جاتا ہے کہ پھر کسی فرد کو ایسے جرم کی ہمت ہی نہیں رہتی۔

اہل یورپ اور ان کے پیرو کاروں نے اپنی فحاشی کے جواز میں عورتوں کے پردہ کو عورتوں کی صحت اور اقتصادی اور معاشی حیثیت سے معاشرہ کے لیے نقصان دہ ثابت کرنے کی بحثیں کی ہیں اور ساتھ ساتھ بے پردگی کے فوائد پر بھی بحثیں کی ہیں۔ ان بحثوں کے متعلق یہاں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ فائدہ اور نفع سے کوئی جرم اور کوئی گناہ خالی نہیں، مثلاً چوری اور ڈاکہ ایک اعتبار سے بڑا نفع والا کاروبار ہے، مگر جب اس کے ثمرات ونتائج میں آنے والی ہلاکتیں اور بربادیاں سامنے آتی ہیں تو پھر کوئی شخص ان کو نفع والا کاروبار کہنے کا جسارت نہیں کرسکتا، بے پردگی میں اگر کچھ معاشی اور جنسی فوائد بھی ہوں مگر جب پورے ملک وقوم کو ہزاروں فتنوں اور لاکھوں فسادات میں مبتلا کر دے تو پھر اسے نفع والا کہنا کسی عقلمند کا کام نہیں

سد ذرائع کا سنہری اصول:

جس طرح اصول عقائد، توحید، رسالت، آخرت تمام انبیاء علیہم السلام کی شرائع میں مشترک اور متفق علیہ چلے آ رہے ہیں، اسی طرح عام معاصی اور فواحش ومنکرات ہر شریعت ومذہب میں حرام قرار دیئے گئے ہیں، لیکن شرائع سابقہ میں ان کے اسباب وذرائع کو مطلقاً حرام نہیں کیا گیا تھا جب تک کہ ان کے ذریعہ کوئی جرم واقع نہ ہو جائے، شریعت محمدی چونکہ قیامت تک رہنے والی شریعت ہے اس لئے اس کی حفاظت کا منجانب اللہ خاص اہتمام کیا گیا کہ جرائم ومعاصی تو حرام تھے ہی ان کے اسباب وذرائع کو بھی حرام قرار دیا گیا جو عادت غالبہ کے طور پر ان جرائم تک پہنچانے والے ہیں، مثلاً شراب نوشی کو حرام کیا گیا تو شراب کے

بنانے، بیچنے، خریدنے اور کسی کو دینے کو بھی حرام قرار دیا گیا، سود کو حرام کرنا تھا تو سود سے ملتے جلتے معاملات کو بھی ناجائز کر دیا گیا۔

اسی لئے فقہاء نے تمام معاملات فاسدہ سے حاصل ہونے والے نفع کو سود کی طرح مال خبیث قرار دیا، شرک و بت پرستی کو قرآن نے ظلم عظیم اور ناقابل معافی جرم قرار دیا تو اس کے اسباب و ذرائع پر بھی کڑی پابندی لگا دی، آفتاب کے طلوع و غروب اور وسط میں ہونے کے اوقات میں چونکہ مشرکین آفتاب کی پرستش کرتے تھے ان اوقات میں نماز پڑھی جاتی تو آفتاب پرستوں کے ساتھ ایک طرح کی مشابہت ہو جاتی پھر یہ مشابہت کسی وقت خود شرک میں مبتلا ہونے کا سبب بن سکتی تھی اس لئے شریعت نے ان اوقات میں نماز اور سجدہ کو بھی حرام و ناجائز قرار دیا، بتوں کے مجسمات اور تصاویر چونکہ بت پرستی کا قریب ذریعہ ہیں اس لئے بت تراشی اور تصویر سازی کو حرام اور ان کے استعمال کو ناجائز کر دیا گیا۔

اسی طرح جبکہ شریعت نے زنا کو حرام قرار دیا تو اس کے تمام قریبی اسباب اور قریبی ذرائع کو بھی محرمات میں داخل کر دیا کسی اجنبی عورت یا مرد پر شہوت سے نظر ڈالنے کو آنکھوں کا زنا قرار دیا، اس کا کلام سننے کو کانوں کا زنا قرار دیا، اس کے چھونے کو ہاتھوں کا زنا قرار دیا اس کے لیے جدوجہد کرنے کو پاؤں کا زنا قرار دیا جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے، انہی جرائم سے بچانے کے لئے عورتوں کے واسطے پردے کے احکام نازل ہوئے۔

افعال واعمال کے اسباب کی اقسام:

مگر اسباب کے قریب و بعید کا ایک طویل سلسلہ ہے اگر دور تک اس سلسلے کو روکا جائے تو زندگی دشوار ہو جائے اور عمل میں بڑی تنگی پیش آجائے جو اس شریعت کے مزاج کے خلاف ہے قرآن کریم کا اس بارے میں کھلا ہوا اعلان ہے کہ:

﴿ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ﴾

یعنی دین میں تمہارے اوپر کوئی تنگی نہیں ڈالی گئی

اس لئے اسباب و ذرائع کے معاملے میں یہ حکیمانہ فیصلہ کیا گیا ہے اور اسباب کو تین قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے:

حرام اسباب اور ان کی تفصیل:

۱)...... کہ جو افعال واعمال کسی معصیت کا ایسا سبب قریب ہوں کہ عام عادت کے اعتبار سے اس کا ارتکاب کرنے والا اس معصیت میں ضرور مبتلا ہو ہی جاتا ہے، ایسے قریبی اسباب کو شریعت اسلامیہ نے اصل معصیت کے ساتھ ملا کر ان کو بھی حرام قرار دیا، مثلاً شراب فروشی ہے کہ یہ شراب نوشی کا قریبی سبب ہے اس کو بھی شریعت نے اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح شراب نوشی کو حرام کیا ہے، کسی غیر عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا اگرچہ حقیقی زنا نہیں مگر اس کا قریبی سبب ہے تو شریعت نے اس کو بھی زنا حقیقی کی طرح حرام قرار دیا ہے۔

مکروہ اسباب اور انکی تفصیل:

۲)...... اور جو دور والے اسباب ہیں کہ ان کے عمل میں لانے سے معصیت میں مبتلا ہونا عادۃً لازم وضروری تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ معصیت ضرور ہے ایسے اسباب وذرائع کو مکروہ قرار دیا۔ مثلاً کسی ایسے شخص کے ہاتھ انگور فروخت کرنا جس کے متعلق معلوم ہے کہ وہ اس سے شراب ہی بناتا ہے اس کا پیشہ یہی ہے یا اس نے صراحت کے ساتھ کہہ دیا کہ میں انہیں اس کام کے لئے خریدتا ہوں، یہ اگرچہ شراب فروشی کے درجہ میں حرام تو نہیں مگر یہ بھی مکروہ وناجائز ضرور ہے، یہی حکم سینما گھر بنانے اور سودی بینک چلانے کے لیے مکان کرایہ پر دینے کا ہے کہ معاملہ کے وقت جب معلوم ہو کہ یہ اس مکان کو ناجائز کام کے لئے لے رہا ہے تو کرایہ پر دینا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

مباح اسباب اور ان کی تفصیل:

۳)...... اور جو اسباب ان سے بھی زیادہ دور ہیں کہ معصیت میں ان کا کوئی عمل دخل شاذ ونادر ہی ہو تو ان کو نظر انداز کر کے انہیں مباحات میں شمار کیا گیا ہے۔ مثلاً عام لوگوں کے ہاتھ انگور فروخت کئے جائیں، جن میں یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص ان سے شراب بنالے مگر نہ اس نے اس کا اظہار کیا، نہ ہمارے علم میں وہ ایسا شخص ہے جو شراب بناتا ہے تو شرعاً اس طرح اس کی خرید وفروخت مباح اور جائز ہے۔

حرام سبب مطلقاً حرام ہے:

یہاں یہ بات یادرکھنا ضروری ہے کہ شریعت اسلامیہ نے جن کاموں کو گناہ کا قریبی سبب قرار دیکر حرام کردیا اس حکم حرمت کے بعد وہ سب کے لئے مطلقاً حرام ہے خواہ گناہ کا سبب بنے یا نہ بنے اب وہ خود ایک حکم شرعی ہے جس کی مخالفت حرام ہے۔

پردے کا سببِ قریب اور اسکا حکم:

اس تمہید کے بعد یہ سمجھئے کہ عورتوں کا پردہ بھی اسی سد ذرائع کے اصول پر مبنی ہے کہ پردہ کو چھوڑنا گناہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، اس میں بھی اسباب کی مذکورہ قسموں کے احکام جاری ہوں گے مثلاً کسی جوان مرد کے سامنے جوان عورت کو اپنا بدن کھولنا گناہ میں مبتلا ہونے کا ایسا قریبی سبب ہے کہ عادت اکثریہ کے اعتبار سے اس پر گناہ کا مرتب ہونا لازمی جیسا ہے اس لئے یہ تو شرعاً زنا کی طرح حرام ہوگیا کیونکہ شرعاً اس عمل کو حکم فاحشہ کا دیدیا گیا ہے اب وہ مطلقاً حرام ہے اگرچہ معاملہ کسی معصوم کے ساتھ ہو یا کوئی شخص اپنے نفس پر مکمل قابو رکھنے کی وجہ سے مطمئن ہوکر گناہ سے بچ جائے، مواقع ضرورت علاج وغیرہ کا مستثنیٰ ہونا الگ چیز ہے اس سے اصل حرمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ مسئلہ اوقات اور حالات سے بھی متاثر نہیں ہوتا، قرن اول اسلام میں بھی اس کا حکم وہی تھا جو آج فسق وفجور کے زمانے میں ہے۔

پردے کا سببِ بعید اور اس کا حکم:

دوسرا درجہ ترک حجاب کا یہ ہے کہ گھروں کی چار دیواری سے باہر برقع یا لمبی چادر سے پورا بدن چھپا کر باہر نکلے، یہ فتنہ کا سبب بعید ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسا کرنا سببِ فتنہ ہو تو ناجائز ہے اور جہاں فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں جائز ہے۔

اسی لئے اس کا حکم زمانے اور حالات کے بدلنے سے بدل سکتا ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اس طرح عورتوں کا نکلنا باعثِ فتنہ نہیں تھا اسی لئے آپ ﷺ نے عورتوں کو برقع وغیرہ میں بدن چھپا کر چند شرائط کے ساتھ مسجدوں میں آنے کی اجازت دی تھی اور ان کو مسجد میں آنے سے روکنے کو منع فرمایا تھا اگرچہ اس وقت بھی ان کو ترغیب اسی کی دی جاتی تھی کہ

نماز اپنے گھر میں ادا کریں کیونکہ ان کے لئے مسجدوں میں آنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے کا ہے، مگر فتنہ کا خوف نہ ہونے کی وجہ سے منع نہیں فرمایا تھا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ اب عورتوں کا مسجدوں میں آنا فتنہ سے خالی نہیں رہا، اگر چہ برقع چادر وغیرہ لپیٹ کر آئیں تو ان حضرات نے باجماع واتفاق عورتوں کو مسجدوں کی جماعت میں آنے سے روک دیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ آج کے حالات کو دیکھتے تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روک دیتے، اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ سے مختلف نہیں بلکہ آپ ﷺ نے جن شرائط کی بناء پر اجازت دی تھی اب وہ شرائط نہ رہیں تو حکم آپ ﷺ ہی کے فیصلے سے بدل گیا۔

پردے کے حکم پر مشتمل کل سات آیات نازل ہوئیں:

عورتوں کے پردہ کا بیان قرآن کریم کی سات آیتوں میں آیا ہے، ان میں سے تین آیتیں سورہ نور میں ہیں اوران میں سے چار آیتیں سورہ احزاب میں ہیں، اسی طرح ستر سے زیادہ احادیث رسول اللہ ﷺ میں قولاً اور عملاً پردہ کے احکام بتلائے گئے ہیں۔

نزول حجاب کی تاریخ:

عورتوں اور مردوں میں بے محابا میل جول تو دنیا کی پوری تاریخ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی زمانے میں درست نہیں سمجھا گیا اور صرف اہل شرائع ہی نہیں بلکہ دنیا کے عام شریف خاندانوں میں ایسے میل جول کو جائز اور روا نہیں رکھا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر مدین کے وقت جن عورتوں کا اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لئے روکے ہوئے کھڑے ہونے کا ذکر ہے اس کی وجہ یہی بتلائی گئی ہے کہ ان عورتوں نے مردوں کے ہجوم میں گھسنا پسند نہیں کیا، سب کے بعد بچے ہوئے پانی پر قناعت کی، حضرت زینب بنت جحشؓ جن کے نکاح کے وقت پہلی آیت حجاب نازل ہوئی ہے اس کے نازل ہونے سے پہلے بھی جامع ترمذی کی روایت میں ان کی گھر میں نشست کی یہ صورت بیان کی ہے کہ:

''وَهِيَ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ''

یعنی وہ اپنا رخ دیوار کی طرف پھیرے ہوئے بیٹھی تھیں

اس سے معلوم ہوا کہ نزول حجاب سے پہلے بھی عورتوں اور مردوں میں بے محابا میل جول اور بے تکلف ملاقات وگفتگو کا رواج، شریف اور نیک لوگوں میں کہیں نہیں تھا، قرآن کریم میں جس جگہ جاہلیتِ اولیٰ اور اس میں عورتوں کے خروج وظہور کا ذکر ہے وہ بھی عرب کے شریف خاندانوں میں نہیں بلکہ لونڈیوں اور آوارہ عورتوں میں تھا عرب کے شریف خاندان اس کو معیوب سمجھتے تھے عرب کی پوری تاریخ اس کی گواہ ہے۔

ہندوستان میں ہندو، بدھ مت اور دوسرے مشرکانہ مذاہب والوں میں عورتوں مردوں کے درمیان بے محابا میل جول گوارا نہ تھا، یہ مردوں کے دوش بدوش کام کرنے کے دعوے اور بازاروں اور سڑکوں پر پریڈ کرنے اور تعلیم سے لیکر ہر شعبہ زندگی میں مرد وزن کے بے تکلف میل جول، ضیافتوں اور بے تکلف کلبوں کی ملاقاتوں کا سلسلہ صرف یورپین اقوام کی بے حیائی اور فحاشی کی پیداوار ہے جس میں یہ اقوام بھی اپنے ماضی سے ہٹ جانے کے بعد مبتلا ہوئی ہیں قدیم زمانے میں ان کی بھی یہ صورت اور حالت نہ تھی، حق تعالیٰ نے جس طرح عورت کی جسمانی تخلیق کو مردوں سے ممتاز رکھا ہے اسی طرح ان کی طبیعتوں میں ایک فطری حیاء کا جوہر بھی رکھا ہے اور یہ فطری اور طبعی حیاء کا پردہ عورتوں مردوں کے درمیان ابتداء آفرینش سے حائل رہا ہے، ابتداء اسلام میں بھی پردہ کی یہی نوعیت تھی۔

پردہ نسواں کی یہ خاص نوعیت کہ عورتوں کا اصل مقام گھروں کی چار دیواری ہو اور جب کسی شرعی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو پورے بدن کو چھپا کر نکلیں یہ ہجرت مدینہ کے بعد ۵ھ میں جاری ہوا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ باتفاق علماء امت اس پردہ کے متعلق پہلی آیت یہ ہے:

لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ....الخ اور یہ آیت حضرت زینب بنت جحشؓ کے نکاح اور حرم نبوی میں داخلہ کے وقت نازل ہوئی ہے اس نکاح کی تاریخ میں حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں دو قول نقل کئے ہیں کہ ۳ھ ہجری میں ہوا یا ۵ھ میں ہوا، ابن کثیرؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے، ابن سعد نے حضرت انسؓ سے بھی اسی دوسرے کو نقل کیا ہے، حضرت عائشہؓ کی بعض روایات سے بھی اسی دوسرے قول کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔

آیت مذکورہ میں عورتوں کو پس پردہ رہنے کا حکم دیا اور مردوں کو حکم یہ ملا کہ اگر ان سے کوئی چیز مانگنا ہے تو پردہ کے پیچھے سے مانگیں، اس میں پردہ کی خاص تاکید پائی گئی کہ بلا ضرورت تو مردوں عورتوں کو الگ ہی رہنا ہے ضرورت کے وقت ان سے بات کرنا ہو تو پسِ پردہ بات کرسکتے ہیں۔

قرآن کریم میں پردہ نسواں اور اس کی تفصیلات سے متعلق کل سات آیتیں نازل ہوئیں ہیں، چار سورہ احزاب میں ہیں اور تین سورہ نور میں ہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے کہ پردہ کے متعلق سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت یہی ہے ﴿ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ...... ﴾ الآیــــــہ سورہ نور کی آیتیں اور سورہ احزاب کی شروع کی آیت جس میں ازواج مطہرات کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے گھروں میں بیٹھیں وقرن فی بیوتکن یہ سب اگرچہ ترتیب قرآن میں پہلے ہے مگر نزول کے اعتبار سے مؤخر ہے، سورہ احزاب کی پہلی آیت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ حکم اس وقت دیا گیا ہے جب کہ ازواج مطہرات کو منجانب اللہ اختیار دیا گیا تھا کہ اگر دنیا کی وسعت چاہتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ سے طلاق لے لیں اور آخرت کو ترجیح دیکر دنیا کی معیشت میں موجودہ حالت پر قناعت کریں تو نکاح میں رہیں۔

اس واقعہ تخییر میں یہ بھی مذکور ہے کہ جن ازواج کو یہ اختیار دیا گیا تھا ان میں حضرت زینب بنت جحش بھی شامل تھیں اس سے معلوم ہوا کہ ان کا نکاح اس آیت سے پہلے ہو چکا تھا، یہ آیت بعد میں نازل ہوئی ہے اسی طرح سورہ نور کی آیتیں جن میں پردہ کے متعلق تفصیلات ہیں یہ اگرچہ ترتیب قرآنی میں مقدم ہیں مگر نزول کے اعتبار سے وہ بھی اس کے بعد قصہ افک کے ساتھ نازل ہوئیں ہیں جو غزوۂ بنی مصطلق یا مریسیع سے واپسی میں پیش آیا تھا، یہ غزوہ ۶ ھ میں ہوا ہے اور پردہ شرعی کے احکام اس وقت سے جاری ہوئے ہیں جبکہ حضرت زینب بنت جحشؓ کے نکاح میں آیت پردہ نازل ہوئی۔

ستر عورت کے احکام اور حجاب نساء میں فرق:

مرد و عورت کے بدن کا وہ حصہ جس کو عربی میں عورت اور اردو فارسی میں ستر کہتے ہیں، جس کا چھپانا شرعی، طبعی اور عقلی طور پر فرض ہے اور ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض ہے

جس پر عمل کرنا ضروری ہے وہ ستر عورت یعنی اعضاء مستورہ کو چھپانا ہے، یہ فریضہ تو ابتداء آفرینش سے فرض ہے، تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں فرض رہا ہے بلکہ شرائع کے وجود سے پہلے جب جنت میں شجر ممنوعہ کھا لینے کے سبب حضرت آدم وحواء علیہما السلام کا جنتی لباس اتر گیا اور ستر کھل گیا تو وہاں بھی ان دونوں نے ستر کھلا رکھنے کو جائز نہیں سمجھا بلکہ دونوں نے اپنے ستر پر جنت کے پتے باندھ لئے تھے۔ چنانچہ:

﴿ فَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ﴾

کا یہی مطلب ہے، دنیا میں آنے کے بعد آدم علیہ السلام سے خاتم الانبیاء ﷺ تک ہر پیغمبر کی شریعت میں ستر چھپانا فرض ہے، اعضاء مستورہ کی تعیین اور تحدید میں اختلاف ہوسکتا ہے کہ ستر کہاں سے کہاں تک ہے مگر اصل فرضیت ستر عورت کی تمام شریعتوں میں مسلمہ ہے اور یہ فرض ہر انسان مرد وعورت پر فی نفسہ عائد ہے کوئی دوسرا دیکھنے والا ہو یا نہ ہو، اسی لئے اگر کوئی شخص اندھیری رات میں ننگا نماز پڑھے حالانکہ ستر چھپانے کے قابل کپڑا اس کے پاس موجود ہو تو یہ نماز بالاتفاق جائز نہیں، حالانکہ اس کو ننگا کسی نے دیکھا نہیں۔ (البحر الرائق)

اسی طرح اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں کوئی دوسرا آدمی دیکھنے والا نہیں اس وقت بھی اگر نماز میں ستر کھل گیا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (کمافی عامۃ کتب الفقہ)

خارج نماز لوگوں کے سامنے ستر پوشی کے فرض ہونے میں تو کسی کا اختلاف ہی نہیں، لیکن خلوت میں جہاں کوئی اور دیکھنے والا موجود نہ ہو وہاں بھی صحیح قول یہی ہے کہ خارج نماز بھی بلا ضرورت شرعیہ یا طبعیہ کے ستر کھول کر ننگا بیٹھنا جائز نہیں۔ (البحر الرائق)

یہ حکم تو ستر عورت کا تھا اول اسلام سے بلکہ اول آفرینش سے تمام شرائع انبیاء میں فرض رہا ہے، جس میں مرد وعورت دونوں برابر ہیں، خلوت وجلوت میں بھی برابر ہیں، جیسے لوگوں کے سامنے ننگا ہونا جائز نہیں ایسے ہی خلوت وتنہائی میں بھی بلا ضرورت ننگا رہنا جائز نہیں۔

دوسرا مسئلہ حجاب اور پردہ کا ہے کہ عورتیں اجنبی مردوں سے پردہ کریں، اس مسئلہ میں بھی اتنی بات تو انبیاء، صلحاء اور شرفاء میں ہمیشہ رہی ہے کہ اجنبی مردوں کے ساتھ عورتوں کا بے محابا میل جول نہ ہو، حضرت شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیوں کا قصہ جو قرآن کریم کے بیسویں پارے میں آتا ہے اس میں لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے بستی کے کنوئیں

پر گئیں جہاں لوگوں کا ہجوم اور جم گھٹا تھا، لوگ اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے تو قرآن کریم میں ہے کہ یہ لڑکیاں ایک طرف الگ کھڑی ہو گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کا اس وقت اتفاقی طور پر مسافرانہ انداز میں وہاں سے گزر ہوا تو ان لڑکیوں کو علیحدہ کھڑے دیکھ کر پوچھا کہ آپ دونوں علیحدہ کیوں کھڑی ہیں، اپنی بکریوں کو پانی کیوں نہیں پلا رہیں؟ تو اس سوال کے جواب ان لڑکیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو باتیں بتائیں:

۱)...... اول یہ کہ اس وقت یہاں مردوں کا ہجوم ہے ہم اپنے جانوروں کو پانی اس وقت پلائیں گی جب یہ لوگ فارغ ہو کر چلے جائیں گے۔

۲)...... دوسری بات انہوں نے یہ بھی بتلائی کہ ہمارے والد صاحب بوڑھے اور ضعیف ہیں جس میں اشارہ اس طرف تھا کہ جانوروں کو پانی پلانے کے لئے نکلنا یہ عرف اور عادت کے اعتبار سے تو عورتوں کا کام نہیں بلکہ مردوں کا کام ہے مگر والد کے ضعف و مجبوری کی وجہ سے اور کسی دوسرے آدمی کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام ہمیں کرنا پڑ گیا۔

یہ حال قرآن کریم میں حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکیوں کا بتلایا گیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ اس زمانے اور ان کی شریعت میں بھی عورتوں مردوں کا دوش بدوش چلنا اور بے محابا میل جول پسند نہیں تھا اور ایسے کام جن میں مردوں کے ساتھ اختلاط اور میل جول ہو وہ عورتوں کے سپرد نہیں کئے جاتے تھے۔ بہرحال اس مجموعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو با قاعدہ پردہ میں رہنے کا حکم اس وقت نہیں تھا اسی طرح ابتداء اسلام میں بھی یہی صورت جاری رہی ۳ھ یا ۵ھ میں عورتوں پر اجنبی مردوں سے پردہ کرنا فرض کر دیا گیا۔

اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ ستر عورت اور حجاب نساء یہ دو مسئلے الگ الگ ہیں، ستر عورت ہمیشہ سے فرض ہے، حجاب نساء ۵ھ میں فرض ہوا۔ ستر عورت مرد و عورت دونوں پر فرض ہے اور حجاب صرف عورتوں پر، ستر عورت لوگوں کے سامنے اور خلوت دونوں میں فرض ہے، حجاب صرف اجنبی مرد کی موجودگی میں فرض ہے۔

یہ تفصیل اس لئے لکھی گئی ہے کہ عام طور پر لوگ اور دنیاوی تعلیم یافتہ لوگ ان دونوں مسئلوں کو ملا جلا دیتے ہیں، ان دونوں میں فرق کو وہ سمجھتے نہیں ہیں، جس کی وجہ سے مسائل اور قرآنی احکامات سمجھنے میں شبہات پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں اجماع اور اتفاق سے ستر عورت سے مستثنیٰ ہیں، اسی وجہ سے نماز میں چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی ہوں تو

بلا شبہ نماز ہو جاتی ہے۔

لیکن اجنبی مردوں سے پردے میں بھی چہرہ اور ہتھیلیاں مستثنیٰ ہیں یا نہیں، اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حجاب شرعی کے درجات اور اس کے احکام کی تفصیل

پہلا درجہ: حجاب اشخاص بالبیوت:

پردہ نسواں کے متعلق قرآن کریم کی سات آیات اور حدیث کی ستر روایات کا حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مطلوب شرعی، حجابِ اشخاص ہے، یعنی عورتوں کا وجود اور ان کی نقل وحرکت مردوں کی نظروں سے مستور رہے، جو گھروں کی چار دیواری سے ہوسکتا ہے یا معلق پردوں سے حاصل ہوسکتا ہے، اس کے سوا جتنی صورتیں حجاب کی منقول ہیں وہ سب ضرورت کی بناء پر ہیں جو وقتِ ضرورت اور مقدارِ ضروت کے ساتھ مقید ہیں۔

دوسرا درجہ: حجاب بالبرقع:

اسی طرح پردہ کا پہلا درجہ جو اصل مطلوبِ شرعی ہے وہ حجاب اشخاص ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں رہیں، لیکن شریعتِ اسلامیہ ایک جامع اور مکمل نظام ہے جس میں انسان کی تمام ضروریات کی رعایت پوری کی گئی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ عورتوں کو ایسی ضرورتیں پیش آنا ناگزیر ہے کہ وہ کسی وقت گھروں سے نکلیں اس کے لئے پردہ کا دوسرا درجہ قرآن وسنت کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سر سے پاؤں تک برقع یا لمبی چادر میں پورے بدن کو چھپا کر نکلیں، راستہ دیکھنے کے لئے چادر میں سے صرف ایک آنکھ کھولیں یا برقع میں جو جالی آنکھوں کے سامنے استعمال کی جاتی ہے وہ لگالیں ضرورت کے مواقع میں پردہ کا دوسرا درجہ بھی پہلے کی طرح سب علماء وفقہاء کے درمیان متفق علیہ ہے۔

تیسرا درجہ: کشف وجہ وکفین:

ایک تیسرا درجہ بھی بعض روایات سے سمجھ میں آتا ہے، جس میں صحابہ وتابعین اور فقہاء امت کی رائیں مختلف ہیں وہ یہ کہ عورتیں جب بضرورت گھروں سے باہر نکلیں تو وہ اپنا چہرہ

اور ہتھیلیاں بھی لوگوں کے سامنے کھول سکتی ہیں بشرطیکہ سارا بدن مستور ہو۔
پردہ شرعی کے ان تینوں درجات کی تفصیل ذیل میں ہے:

حجاب کے پہلے درجہ کی تفصیل:

قرآن وسنت کی رو سے اصل مطلوب یہی درجہ ہے، سورہ احزاب کی آیت:
﴿ وَاِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ﴾
واضح دلیل ہے، اور اس سے بھی واضح دلیل سورہ احزاب ہی کے شروع کی آیت: وقرن فی بیوتکن ہے، ان آیتوں پر جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل فرمایا اس سے اور زیادہ اس کی تشریح سامنے آجاتی ہے۔

یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ پردہ نسواں کے متعلق پہلی آیت حضرت زینب بنت جحشؓ کے نکاح کے وقت نازل ہوئی، روایات حدیث میں حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں اس واقعۂ حجاب کو سب سے زیادہ اس لئے جانتا ہوں کہ میں اس قت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، جب پردہ کے لئے یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے مردوں کے سامنے ایک چادر وغیرہ کا پردہ ڈال کر حضرت زینب کو اندر مستور (باپردہ) کر دیا، یہ نہیں کیا کہ ان کو برقع یا چادر میں مستور کر دیتے، شان نزول میں جو واقعہ حضرت عمر بن خطابؓ کا ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ امہات المومنین مردوں کی نظروں سے الگ اندر رہیں جیسا کہ ان کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے: يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ

صحیح بخاری (باب غزوۃ موتہ) میں حضرت صدیقہ عائشہؓ کی روایت موجود ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے، آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر سخت غم وصدمہ کے آثار تھے، میں حجرہ کے اندر دروازہ کی ایک شق سے یہ ماجرا دیکھ رہی تھی۔ (صحیح بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ امہات المومنینؓ اس حادثہ کے وقت بھی باہر آکر برقع کے ساتھ مجمع میں شامل نہیں ہوئیں بلکہ دروازہ سے اس جلسہ کا مشاہدہ کیا۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر صدیقہ عائشہؓ کے بھانجے اور عبداللہ بن عمر مسجد نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے باہر متصل تشریف رکھتے تھے اور رسول اللہ

ﷺ کے عمروں کے متعلق باہم گفتگو کر رہے تھے ابن عمر فرماتے ہیں کہ اسی درمیان میں ہم نے حضرت صدیقہؓ کی مسواک کرنے اور حلق صاف کرنے کی آواز حجرہ کے اندر سے سن آگے واقعہ میں عمرات نبی کا ذکر ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب المغازی: باب عمرۃ القضاء)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آیات حجاب نازل ہونے کے بعد ازواج مطہرات کا معمول یہ ہو گیا تھا کہ گھروں میں رہ کر پردہ کرتی تھیں۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پانی کے برتن میں کلی کر کے حضرت ابوموسی اور بلال کو عطا فرمایا کہ اس کو پی لیں اور اپنے چہرہ پر مل لیں، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ پردہ کے پیچھے سے یہ واقعہ دیکھ رہی تھیں، انہوں نے اندر سے آواز دیکر ان دونوں بزرگوں سے کہا کہ اس تبرک میں سے کچھ اپنی ماں یعنی ام سلمہ کے لئے چھوڑ دینا۔ (صحیح بخاری: باب غزوۃ الطائف)

یہ حدیث اس بات کی گواہ ہے کہ نزول حجاب کے بعد ازواج مطہرات گھروں اور پردوں کے اندر رہتی تھیں۔

فائدہ :......اس روایت میں یہ بات بھی قابل نظر ہے کہ ازواج مطہرات بھی رسول اللہ ﷺ کے تبرکات کی ایسی ہی شائق تھیں جیسے دوسرے مسلمان، یہ بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس کی ہی خصوصیت تھی ورنہ بیوی سے جو بے تکلف تعلق شوہر کا ہوتا ہے اس کے ساتھ اس کے تقدس و تعظیم کا یہ درجہ قائم رہنا عادۃً ناممکن ہے۔

اور صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کیساتھ کہیں جا رہے تھے، آنحضرت ﷺ اونٹ پر سوار تھے، آپ ﷺ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہ بھی سوار تھیں، راستہ میں اچانک اونٹ کے ٹھوکر لگی اور ابوطلحہ کے بیان کے مطابق آپ اور حضرت صفیہ اونٹ سے گر گئے تو ابوطلحہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کر دے آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم عورت کی خبر لو، ابوطلحہ نے پہلے تو اپنا چہرہ کپڑے میں چھپایا پھر حضرت صفیہ کے پاس پہنچے اور ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں، پھر اسی طرح پردہ میں مستور کر کے ان کو ان کی سواری پر سوار کیا۔ (صحیح بخاری: کتاب الادب)

اس واقعہ میں بھی جو ایک حادثہ کی صورت میں اچانک پیش آیا صحابہ کرام اور ازواج

مطہرات کا پردہ کے معاملہ میں اتنا اہتمام اس کی بڑی اہمیت کا گواہ ہے۔

اور جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک لیتا ہے یعنی اس کو مسلمانوں میں برائی پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے۔ (جامع ترمذی)

اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اس حدیث میں یہ اضافہ بھی نقل فرمایا کہ عورت اپنے رب سے سب سے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے بیچ میں مستور ہو۔

اس حدیث میں بھی اس کی شہادت موجود ہے کہ اصل عورتوں کے لئے یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں رہیں، باہر نہ نکلیں۔ البتہ ضرورت کے مواقع اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کہ ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کا باہر نکلنے کے لئے کوئی حصہ نہیں بجز اس کے کہ باہر نکلنے کے لیے کوئی اضطراری صورت پیش آجائے۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے سوال فرمایا کہ عورت کے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ صحابہ کرام خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، پھر جب میں گھر گیا اور فاطمہؓ سے میں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں، میں نے ان کا یہ جواب آنحضرت ﷺ کے سامنے نقل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، انہوں نے درست کہا، بیشک وہ میرا ایک جز ہیں۔

واقعہ افک میں جو سبب حضرت عائشہ صدیقہ کے جنگل میں رہ جانے کا پیش آیا وہ یہی تھا کہ ازواج مطہرات کا پردہ صرف برقع چادر ہی کا نہیں تھا بلکہ وہ سفر میں بھی اپنے ہودج میں رہتی تھیں، یہ ہودج اونٹ کے اوپر سوار کر دیا جاتا تھا اور اسی کو اتارا جاتا تھا، یہ ہودج مکان کی طرح ہوتا ہے۔ اس واقعہ میں جب قافلہ چلنے لگا تو حسب عادت خادموں نے ہودج کو یہ سمجھ کر اونٹ پر سوار کر دیا کہ ام المومنین اس کے اندر موجود ہیں اور واقعہ یہ تھا کہ وہ اس میں نہیں تھیں بلکہ طبعی ضرورت کے لیے باہر گئی ہوئی تھیں اس مغالطہ میں قافلہ روانہ ہو گیا اور ام المومنین جنگل میں تنہا رہ گئیں۔ یہ واقعہ بھی اس بات کا قوی گواہ ہے کہ حجاب شرعی کا مفہوم رسول اللہ ﷺ اور ازواج مطہرات نے یہی سمجھا ہے کہ عورتیں اپنے مکانوں میں رہیں، سفر میں ہوں تو اپنے ہودج میں رہیں، ان کا وجود مردوں کے سامنے نہ آئے اور جب سفر کی

حالت میں حجاب اشخاص کا یہ اہتمام تھا تو حضر میں کتنا اہتمام ہوگا؟

حجاب کے دوسرے درجہ کی تفصیل:

ضرورت کے مواقع میں جب عورت کو گھر سے باہر جانا پڑے تو اس وقت کسی برقع یا لمبی چادر کو سر سے پیر تک اوڑھ کر نکلنے کا حکم ہے، جس میں بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو، یہ سورہ احزاب کی اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے:

﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ ﴾

یعنی اے نبی! آپ اپنی ازواج مطہرات اور بنات طاہرات کو اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیں کہ اپنی جلباب استعمال کریں۔

جلباب اس لمبی چادر کو کہتے ہیں جس میں عورت سر سے پیر تک مستور (چھپ) جائے ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے استعمال جلباب کی صورت یہ نقل کی ہے کہ عورت سر سے پاؤں تک اس میں لپٹی ہوئی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس سے چھپی ہوئی ہو، صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لئے کھلی ہو، خلاصہ یہ کہ ضرورت کے وقت جب عورت گھر سے نکلنے پر مجبور ہو تو اس کو پردہ کا یہ درجہ اختیار کرنا ضروری ہے کہ جلباب وغیرہ میں سر سے پاؤں تک کا حصہ چھپا ہوا ہو، اور ایک آنکھ کے علاوہ چہرہ بھی چھپا ہوا ہو۔ یہ صورت بھی باتفاق فقہاء امت ضرورت کے وقت جائز ہے مگر احادیث صحیحہ میں اس صورت کے اختیار کرنے پر بھی چند پابندیاں لگائی ہیں کہ:

۱)...... خوشبو نہ لگائے ہوئے ہو۔ ۲)...... بجنے والا زیور نہ پہنا ہوا ہو۔
۳)...... راستہ کے کنارے پر چلے۔ ۴)...... مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو۔

حجاب کے تیسرے درجہ کی تفصیل:

اس میں صحابہ و تابعین اور فقہاء امت کی رائیں مختلف ہیں وہ یہ کہ عورتیں جب بضرورت گھروں سے باہر نکلیں تو وہ اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں بھی لوگوں کے سامنے کھول سکتی ہیں یا نہیں، اس میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ عورت باہر نکلتے وقت اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھول سکتی ہے، ان حضرات نے ﴿ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ سے چہرہ اور ہتھیلیاں مراد لی ہیں اور ان دونوں کو حجاب سے مستثنیٰ قرار دیا ہے، اس لئے ان کے نزدیک ان کو کھلا رکھنا جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا خطرہ نہ ہو، لیکن چونکہ عورت کی زینت کا سارا مرکز اس کا چہرہ ہی ہے اس لئے اس کو کھولنے میں فتنہ کا خطرہ نہ ہونا شاذ و نادر ہے اس لئے انجام کار عام حالات میں ان کے نزدیک بھی چہرہ کھولنا جائز نہیں۔

بعض حضرات نے ﴿ مَا ظَهَرَ ﴾ سے برقع اور جلباب وغیرہ مراد لیا ہے، چہرہ اور ہتھیلیاں انہوں نے مراد نہیں لیں تو ان کے نزدیک چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنا مطلقا جائز نہیں ۔خواہ فتنہ کا خوف ہو یا فتنہ کا خوف نہ ہو۔

ائمہ اربعہ میں سے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ نے دوسرا مذہب اختیار کر کے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی مطلقا اجازت نہیں دی، خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اگر چہ پہلا مذہب اختیار فرمایا مگر خوف فتنہ کا نہ ہونا شرط قرار دیا اور چونکہ عادۃ یہ شرط مفقود ہے اس لئے فقہاء نے بھی غیر محرموں کے سامنے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی اجازت نہیں دی۔

حنفیہ کا اصل مذہب چونکہ چہرے اور ہتھیلیوں کے حجاب سے مستثنیٰ ہونے کا ہے اس لیے اس جگہ مذہب حنفیہ کی چند روایات نقل کی جاتی ہیں، جن میں بوجہ خوف فتنہ ممانعت کرنے کا حکم مذکور ہے: چنانچہ فتح القدیر میں ہے:

> اعلم أنه لا ملازمة بين كونه ليس عورة وجواز النظر اليه فحل النظر منوط لعدم خشية الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الى وجهها ووجه الأمرد اذا شك في الشهوة ولا عورة ۔ (فتح القدیر ۱/۱۸۱)

ترجمہ: سمجھ لو کہ کسی عضو کے ستر میں داخل نہ ہونے اور اس کی طرف نظر کے جائز ہونے میں کوئی تلازم نہیں کیونکہ نظر کا جواز تو اس پر موقوف ہے کہ شہوت کا خطرہ نہ ہو حالانکہ وہ عضو ستر میں داخل نہیں اسی وجہ سے اجنبی عورت کا چہرہ یا کسی بے ریش لڑکے کے چہرے کی طرف نظر کرنا حرام ہے جب کہ شہوت پیدا ہونے میں شک ہو حالانکہ چہرہ ستر میں داخل نہیں۔

فتح القدیر کی مذکورہ عبارت سے خطرہ شہوت کی یہ تفسیر بھی معلوم ہوگئی کہ اگر چہ بالفعل کوئی شہوانی نیت نہ ہو مگر ایسا خیال پیدا ہو جانے کا شک ہو جب ایسا شک ہو تو نہ صرف اجنبی عورتوں کے بلکہ بے ریش لڑکوں کے چہرے کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

اور خیال شہوت پیدا ہونے کی تشریح جامع الرموز میں یہ کی ہے نفس میں اس کے قریب ہونے کا میلان پیدا ہو جائے اور یہ ظاہر ہے کہ نفس میں اتنا میلان بھی پیدا نہ ہو یہ چیز تو سلف کے زمانے میں شاذ تھی، حدیث میں حضرت فضل کو ایک عورت کی طرف دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ان کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے دوسری طرف پھیر دینا اس کی واضح دلیل ہے تو اس فساد کے زمانے میں کون یہ کہہ سکتا ہے کہ اس خطرے سے خالی ہے۔

اور شمس الائمہ سرخسی نے اس مسئلہ پر مفصل بحث کے بعد لکھا ہے:

وهذا كله اذا لم يكن النظر عن شهوة فان كان يعلم أنه ان نظر اشتهى لم يحل له النظر الى شيئ منها ۔ (مبسوط:۱۰/۱۵۲)

ترجمہ: یہ چہرہ اور ہتھیلیوں کی طرف نظر کا جائز ہونا صرف اس صورت میں ہے جب کہ یہ نظر شہوت سے نہ ہو، اور اگر دیکھنے والا جانتا ہے کہ چہرہ دیکھنے سے برے خیالات پیدا ہو سکتے ہیں تو اس کو عورت کی کسی چیز کی طرف بھی نظر کرنا حلال نہیں۔

اور علامہ شامی نے ردالمحتار کی کتاب الکراہیہ میں فرمایا ہے:

فان كان الشهوة أو شك امتنع النظر الى وجهها فحل النظر مقيدة بعدم الشهوة والا فحرام وهذا في زمانهم وأما في زماننا فمنع من الشابة الا النظر لحاجة كقاض وشاهد يحكم ويشهد وأيضا قال في شروط الصلاة وتمنع الشابة من كشف الوجه بين الرجال لا لأنه عورة بل لخوف الفتنة ۔ (ردالمحتار، کتاب الکراہیہ)

ترجمہ: اگر شہوت کا خطرہ یا شک ہو تو عورت کے چہرے کی طرف نظر ممنوع ہوگی کیونکہ نظر کا حلال ہونا شہوت نہ ہونے کے ساتھ مشروط ہے اور جب یہ شرط نہ ہو تو حرام ہے اور یہ بات سلف کے زمانے کی تھی لیکن ہمارے زمانے میں تو مطلقا عورت کی طرف نظر ممنوع ہے مگر یہ کہ کسی حاجت شرعیہ کی وجہ سے نظر کرنا پڑے جیسے قاضی یا گواہ جس کو کسی واقعہ میں اس عورت کے متعلق شہادت یا فیصلہ دینا

پڑے اور شروط نماز میں فرمایا کہ جوان عورت کو (اجنبی) مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا ممنوع ہے نہ اس لئے کہ یہ ستر ہے بلکہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ باتفاق ائمہ اربعہ یہ حجاب کا تیسرا درجہ ممنوع ہوگیا یعنی برقع چادر وغیرہ میں پورے بدن کو چھپا کر مگر صرف چہرہ اور ہتھیلیوں کو کھول کر مردوں کے سامنے آنا بالکل ممنوع ہوگیا، اب یہ جائز نہیں، اس لئے اب پردے کے صرف پہلے دو درجے قابل عمل رہ گئے ہیں۔ (معارف القرآن: ۷/۲۰۴ تا ۲۲۰)

پردے کے فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟

سوال :......غیر محرم سے مستورات کے لئے پردہ فرض ہے یا سنت؟ اور قرآن شریف کی کس آیت شریفہ کی رو سے یا کس حدیث شریف کی رو سے تاکہ پوری تسلی کر کے عمل کیا جائے؟

جواب:......فرض ہے اور قرآن شریف سے اس کی دلیل یہ ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ ﴾ (سورۃ النور: ۳۰)

اور حدیث شریف سے اس کے فرض ہونے کی دلیل یہ ہے:

"عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن رسول اللہ ﷺ المرأة عورة فانها اذا خرجت من بيتها استشرفها الشيطن" (مشکوۃ: ۲۶۹)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت پوشیدہ چیز ہے، جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۱۶۷)

پردہ کے بارے میں اصول کلی:

سوال :......کیا اس بارے میں آپ کوئی اصول کلی بتائیں گے کہ کس سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کس سے نہیں؟

جواب:......اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس شخص کے ساتھ جس عورت کا کبھی بھی نکاح نہ ہوسکتا ہو یعنی وہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، اس عورت کے لیے وہ شخص محرم ہے اس سے پردہ کرنا فرض نہیں۔ اور جس شخص کا جس عورت سے کبھی بھی نکاح ہوسکتا ہو وہ

شخص اس کا نامحرم ہے اس سے پردہ کرنا فرض ہے۔

پردہ کتنی عمر سے فرض ہے؟

سوال:......عورت کو کتنی عمر سے کتنی عمر تک پردہ کرنا چاہئے؟

جواب:......جب لڑکی سیانی ہو جائے کہ اس کے اندر ایسا مادہ پیدا ہو جائے کہ خود اس کو مرد کی خواہش ہونے لگے یا مرد کو اس کی خواہش ہونے لگے تو وہ پردہ کرنے کے قابل ہے پھر ساری عمر پردہ کرے گی کسی وقت بھی اس کو آزادی نہیں کہ بے پردہ ہو کر مردوں میں گھومتی پھرے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۱۶۹)

کس سے پردہ فرض ہے؟

سوال:......سوال یہ ہے کہ کس کس رشتہ دار سے پردہ کرنا فرض ہے؟

جواب:......ہر اس شخص سے پردہ کرنا فرض ہے جس شخص کے ساتھ کسی بھی وقت اس عورت کی شادی جائز ہو خواہ وہ رشتہ دار ہو یا رشتہ دار نہ ہو، لہذا رشتہ داروں میں سے خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، خالو، پھوپھا، شوہر کا چچا، شوہر کا ماموں، شوہر کا خالو، شوہر کا بھتیجا، شوہر کا بھانجا ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔

کس سے پردہ فرض نہیں؟

سوال:......کن کن لوگوں سے پردہ کرنا فرض نہیں؟

جواب:......وہ لوگ جو عورت کے لیے محرم ہوتے ہیں اور ان سے شرعاً پردہ کرنا فرض نہیں وہ لوگ یہ ہیں: شوہر، باپ، دادا، چچا، ماموں، پوتا، نواسہ، شوہر کا بیٹا، داماد، بھائی، ماں شریک بھائی، باپ شریک بھائی، بھتیجا، بھانجا، اسی طرح ہر اس شخص سے پردہ نہیں جو اس عورت پر مطلقاً حرام ہوتے ہیں وہ محرم ہیں ان سے پردہ نہیں۔

محرم کے سامنے کتنا جسم کھلا رکھنا جائز ہے؟

سوال:......یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ محرم سے پردہ نہیں مگر یہ بتائیں کہ محرم کے سامنے کتنا

حصہ کھلا رکھنا جائز ہے؟

جواب:...... مذکورہ بالا محارم میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے جسم کو شہوت و بلا شہوت دونوں حالتوں میں دیکھ بھی سکتے ہیں اور ہاتھ بھی لگا سکتے ہیں، مگر شوہر کے علاوہ دیگر محارم کے سامنے سر، بال، گردن، بازو اور گھٹنے سے نیچے کا حصہ بوقت ضرورت کھول سکتی ہیں۔

بے حیاء محرم سے پردہ کا حکم:

سوال:...... جو شخص کسی عورت کا ہے تو محرم، مگر وہ بے حیاء ہے تو شریعت اس کے بارے میں کیا حکم دیتی ہے؟

جواب:...... بے حیا محرم پردہ کے احکام میں نامحرم کی طرح ہے، جس طرح نامحرم مرد سے کلی طور پر پردہ فرض ہے، اسی طرح بے حیاء محرم سے بھی کلی طور پر پردہ ضروری ہے۔

عورت کے سامنے عورت کا پردہ:

سوال:...... ایک عورت دوسری عورت کے سامنے اپنے بدن کا کتنا حصہ کھول سکتی ہے؟

جواب:...... جتنا حصہ اور جو جو اعضاء اپنے حقیقی محرم کے سامنے ضرورت کے وقت کھولنا جائز ہیں وہ وہ اعضاء دوسری عورت کے سامنے بھی بوقت ضرورت کھولنا جائز ہیں، ان اعضاء کے علاوہ دوسرا کوئی عضو بلا وجہ کسی بھی عورت کے سامنے کھولنا ہرگز جائز نہیں، بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ عورت کی کسی چیز کا دوسری عورت سے کوئی پردہ نہیں، یہ غلط خیال ہے، البتہ ان تمام صورتوں میں دائی مستثنیٰ ہے کہ اس میں ضرورت ہے۔

بوڑھی عورت کے پردہ کا حکم:

سوال:...... جو عورت بوڑھی ہوگئی ہو، اب بظاہر اس کی طرف کسی کا دھیان ہو نہیں سکتا تو ایسی عورت کے پردہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:...... پردہ کا حکم تو عام ہے خواہ جوان عورت ہو یا بوڑھی عورت ہو البتہ جو عورت اتنی بوڑھی ہو جائے کہ اس کی طرف کسی شخص کی رغبت نہ ہو سکتی ہو اور نہ وہ نکاح کے قابل ہو تو اس کے حق میں پردہ کے احکام میں یہ سہولت اور گنجائش ہے کہ وہ جس طرح محرموں کے سامنے

آسکتی تھی اسی طرح اب وہ نامحرموں کے سامنے بھی آسکتی ہے۔

سوال:...... معمر (عمر رسیدہ بوڑھی) عورت جو بے پردہ رہتی ہو اس کے یہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ کسی قسم کا فتنہ کا اندیشہ بھی نہ ہو؟

جواب:...... کسی نامحرم عورت سے تنہائی میں بے پردہ جانا ملنا ناجائز ہے خواہ معمر ہی کیوں نہ ہو اس کے چہرے کی طرف بھی نہ دیکھا جائے۔ (فتاوی محمودیہ:۲۰۹/۱۹)

پردے سے غافل دیوث کی سزا:

سوال:...... جو شخص ایسا ہو کہ اسے کچھ خبر نہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کون آرہا ہے یا اس کی بیوی کس کے ہاں جارہی ہے، یا بعض ایسے ہوتے ہیں کہ بیوی کو مجبور کرتے ہیں تم میرے دوست کے آمنے سامنے آؤ یا ان سے گپ شپ لگاؤ تو ایسے دیوث کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:...... دیوث شخص جہنم کا انگارہ ہے، یہ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، چنانچہ حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

(۱)...... دیوث (۲)...... مردوں کی شکل وصورت بنانے والی عورتیں۔

(۳)...... ہمیشہ شراب پینے والا شخص

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! دیوث کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیوث وہ شخص ہے جس کو اس کی پرواہ نہیں کہ اس کے گھر کی عورتوں کے پاس کون شخص آتا جاتا ہے۔ (معجم کبیر: للطبرانی)

عورت کا بازار سے سامان لانے کا حکم:

سوال:......عورتوں کو سامان خریدنے کے لئے بازار جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عورت کے لیے مجبوری میں بقدر ضرورت گھر سے باہر (باپردہ) نکلنا جائز ہے، اس زمانے میں لوگوں نے خواہشات نفسانیہ اور ہوس بے لگام کو ضرورت کا نام دے رکھا ہے عورت کے متعلقین مردوں پر فرض ہے کہ بلاضرورت عورت کو باہر جانے سے منع کریں ورنہ

وہ بھی سخت گنہگار رہوں گے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۲۸)

کیا صرف برقعہ پہن لینا کافی ہے یا کہ دل میں شرم وحیاء بھی ہو؟

سوال:......خواتین کے پردے کے بارے میں اسلام کیا حکم دیتا ہے کیا صرف برقعہ پہن لینا پردے میں شامل ہو جاتا ہے آج کل میرے دوستوں میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے چند دوست کہتے ہیں کہ برقعہ پہن لینے کے نام کا کہاں حکم ہے وہ کہتے ہیں کہ صرف حیاء کا نام پردہ ہے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پردے کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

جواب:......آپ کے دوستوں کا یہ ارشاد تو اپنی جگہ صحیح ہے کہ "شرم وحیا کا نام پردہ ہے" مگر ان کا یہ فقرہ نامکمل اور ادھورا ہے، انہیں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہئے کہ شرم وحیاء کی شکلیں متعین کرنے کے لئے ہم عقل سلیم اور وحی آسمانی کے محتاج ہیں، یہ تو ظاہر ہے کہ شرم وحیاء ایک اندرونی کیفیت ہے، اس کا ظہور کسی نہ کسی قالب اور کسی شکل میں ہوگا وہ قالب عقل وفطرت کے مطابق ہے تو شرم وحیاء کا مظاہرہ بھی صحیح ہوگا اور اگر اس قالب کو عقل صحیح اور فطرت سلیمہ قبول نہیں کرتی تو شرم وحیا کا دعویٰ اس پاکیزہ صفت سے مذاق تصور ہوگا۔

فرض کیجئے کہ کوئی صاحب بقائمی عقل وحواس قید لباس سے آزاد ہوں، بدن کے سارے کپڑے اتار پھینکیں اور لباس عریانی زیب تن فرما کر شرم وحیا کا مظاہرہ کریں تو غالباً آپ کے دوست بھی ان صاحب کے دعویٔ شرم وحیا کو تسلیم کرنے سے قاصر ہوں گے اور اسے شرم وحیا کے ایسے مظاہرے کا مشورہ دیں گے جو عقل وفطرت سے ہم آہنگ ہو۔

سوال ہوگا کہ عقل وفطرت کے صحیح ہونے کا معیار کیا ہے؟ اور یہ فیصلہ کس طرح ہو کہ شرم وحیاء کا فلاں مظاہرہ عقل وفطرت کے مطابق ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں کسی اور قوم کو پریشانی ہو تو ہو مگر اہل اسلام کو کوئی الجھن نہیں، ان کے پاس خالق فطرت کے عطا کردہ اصول زندگی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں جو اس نے عقل وفطرت کے تمام گوشوں کو سامنے رکھ کر وضع فرمائے ہیں، انہی اصول زندگی کا نام اسلام ہے پس خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول ﷺ نے شرم وحیا کے جو مظاہرے تجویز کئے ہیں وہ فطرت کی آواز ہیں، اور عقل سلیم ان کی حکمت وگہرائی پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے، آیئے ذرا دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مقدسہ میں اس سلسلے میں

کیا ہدایات دی گئی ہیں:

۱)......صنف نازک کی وضع وساخت ہی فطرت نے ایسے بنائی ہے کہ اسے سراپا ستر کہنا چاہئے یہی وجہ ہے کہ خالق فطرت نے بلاضرورت اس کے گھر سے نکلنے کو برداشت نہیں کیا، تاکہ گوہر آبدار، ناپاک نظروں کی ہوس سے گرد آلود نہ ہو جائے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾ (الاحزاب:۳۳)

ترجمہ: اور ٹکی رہو اپنے گھروں میں اور مت نکلو پہلی جاہلیت کی طرح بن ٹھن کر۔

پہلی جاہلیت سے مراد قبل از اسلام کا درجہ ہے جس میں عورتیں بے حجابانہ بازاروں میں اپنی نسوانیت کی نمائش کیا کرتی ہیں، پہلی جاہلیت کے لفظ سے گویا پیشن گوئی کر دی گئی کہ انسانیت پر ایک دوسری جاہلیت کا دور بھی آنیوالا ہے جس میں عورتیں اپنی فطری خصوصیات کے تقاضوں کو جاہلیت جدید کے سیلاب کی نذر کر دیں گی۔

قرآن کی طرح صاحب قرآن ﷺ نے صنف نازک کو سراپا ستر قرار دیکر بلاضرورت اس کے باہر نکلنے کو ناجائز فرمایا ہے۔

وعن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان۔ رواه الترمذی۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت سراپا ستر ہے پس جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تانک جھانک کرتا ہے۔

۲)......اور اگر ضروری حوائج وضروریات کے لئے اسے گھر سے باہر قدم رکھنا پڑے تو اسے حکم دیا گیا کہ وہ ایسی بڑی چادر اوڑھ کر باہر نکلے جس سے پورا بدن سر سے پاؤں تک ڈھک جائے سورہ احزاب میں ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے (کہ جب وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر بڑی چادریں جھکالیا کریں۔

مطلب یہ ہے کہ ان کو بڑی چادر میں لپیٹ کر نکلنا چاہئے اور چہرے پر چادر کا گھونگھٹ ہونا چاہئے، پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کے مقدس دور میں خواتین اسلام

کا یہی معمول تھا، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ خواتین آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے مسجد آتی تھیں تو اپنی چادروں میں اس طرح لپٹی ہوئی ہوتی تھیں کہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

مسجد میں حاضری اور آنحضرت کی اقتداء میں نماز پڑھنے اور آپ ﷺ کے ارشادات سننے کی ان کو ممانعت نہیں تھی لیکن آنحضرت ﷺ عورتوں کو یہ بھی تلقین فرماتے تھے کہ ان کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ان کے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد۔مشکوۃ)

آنحضرت ﷺ کی دقت نظر اور خواتین کی عزت وحرمت کا اندازہ کیجئے کہ مسجد نبوی جس میں ادا کی گئی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، آنحضرت ﷺ خواتین کے لئے اس کے بجائے اپنے گھر پر نماز پڑھنے کو افضل اور بہتر فرماتے ہیں اور پھر آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں جو نماز ادا کی جائے اس کا مقابلہ تو شاید ہی پوری امت کی نمازیں بھی نہ کرسکیں لیکن آنحضرت ﷺ اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے کے بجائے عورتوں کے لئے اپنے گھر پر تنہا نماز پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں یہ ہے شرم وحیا اور عفت وعظمت کا وہ بلند ترین مقام جو آنحضرت ﷺ نے خواتین اسلام کو عطا کیا تھا اور بدقسمتی سے تہذیب جدید کے بازار میں آج ٹکے سیر بک رہا ہے۔

مسجد اور گھر کے درمیان تو پھر فاصلہ ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے اسلام کے قانون ستر کا یہاں تک لحاظ کیا ہے کہ عورت کے اپنے مکان کے حصوں کو تقسیم کرکے فرمایا: کہ فلاں حصے میں اس کا نماز پڑھنا فلاں حصے میں نماز پڑھے سے افضل ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

عن عبداللہ عن النبی ﷺ قال صلوۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلوتھا فی حجرتھا و صلوتھا فی مخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا

ترجمہ: ''عورت کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو اپنے گھر کی چار دیواری میں ادا کرے اور اس کا اپنے مکان کے کمرے میں نماز ادا کرنا اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا آگے کے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' (ابوداؤد۔مشکوۃ)

بہر حال ارشاد نبوی یہ ہے کہ عورت حتی الوسع گھر سے باہر نہ جائے اور اگر جانا پڑے تو بڑی چادر میں اس طرح لپٹ کر جائے کہ پہچانی تک نہ جائے چونکہ بڑی چادروں کا برابر سنبھالنا مشکل تھا۔ اس لئے شرفاء کے گھرانوں میں چادر کے بجائے برقعہ کا رواج ہوا، یہ مقصد ڈھیلے ڈھالے قسم کے دیسی برقعہ سے حاصل ہوسکتا تھا مگر شیطان نے اس کو فیشن کی بھٹی میں رنگ کر نسوانی نمائش کا ایک ذریعہ بنا ڈالا، میری بہت سی بہنیں ایسے برقعے پہنتی ہیں جن میں ستر سے زیادہ ان کی نمائش نمایاں ہوتی ہے۔

۴)......عورت گھر سے باہر نکلے تو اسے صرف یہی تاکید نہیں گئی کہ چادر یا برقعہ اوڑھ کر نکلے بلکہ گوہر نایاب شرم وحیا کو محفوظ رکھنے کے لئے مزید ہدایات بھی دی گئیں، مثلا مردوں کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی کرلیں اور عصمت کے پھول کو نظر بد کی باد سموم سے محفوظ رکھیں۔سورۃ النور (آیت ۳۰۔۳۱) میں ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾

ترجمہ: اے نبی! مومنوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالی اس سے باخبر ہے۔

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾

ترجمہ: اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں، مگر یہ کہ مجبوری سے خود کھل جائے۔

ایک ہدایت یہ بھی دی گئی ہے کہ عورتیں اس طرح نہ چلیں جس سے ان کی مخفی زینت کا اظہار نامحرموں کے لئے باعث کشش ہو، قرآن کی مندرجہ بالا آیت کے آخر میں فرمایا ہے:

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ﴾

ترجمہ: اور اپنا پاؤں اس طرح نہ رکھیں کہ جس سے ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے۔

ایک ہدایت یہ دی گئی ہے کہ اگر اچانک کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو اسے فوراً ہٹا لے، اور

دوبارہ قصداً دیکھنے کی کوشش نہ کرے، حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اے علی! اچانک نظر کے بعد دوبارہ نظر مت کرو، پہلی تو (بے اختیار ہونے کی وجہ سے) تمہیں معاف ہے، مگر دوسری کا گناہ ہوگا۔ (مسند احمد، دارمی، ترمذی، ابوداؤد)

(آپ کے مسائل: ۸/ ۲۶۔۳۳)

ہیجڑے سے پردہ کا حکم:

سوال:...... حدیث میں ہیجڑوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے عرض یہ ہے کہ یہ لوگ جماع کے قابل نہیں ہوتے تو پھر ان سے پردہ کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب:...... پردہ کا مبنیٰ (دارومدار) قدرت جماع نہیں، حدیث میں ہے کہ بغرض استلذاذ (یعنی حصول لذت کے لئے) دیکھنا یا باتیں کرنا یا ہاتھ سے مس کرنا آنکھ کان ناک اور ہاتھ کا زنا ہے اور یہ صفت تو ہیجڑے میں بھی موجود ہے نیز بہت سے ہیجڑے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مردانہ قوت موجود ہوتی ہے۔ (لہٰذا ان سے پردہ کرنا فرض ہے)

(احسن الفتاوی: ۸/ ۳۵)

عورت کا مرد کے شانہ بشانہ کام کرنے کا حکم:

سوال:...... آج کل کے دور میں جس طرح عورت مرد کے شانہ بشانہ چل رہی ہے وہ ہر کام جو اسلامی نقطہ نظر سے صحیح تصور نہیں کیا جاتا اس میں بھی عورت نے ہاتھ ڈالا ہوا ہے، پوچھنا یہ چاہتی ہوں کیا عورت کا شانہ بشانہ کام کرنا اسلام میں جائز ہے؟

جواب:...... اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا دائرہ کار الگ الگ بنایا ہے، عورت کے کام کا میدان اس کا گھر ہے اور مرد کا میدان عمل گھر سے باہر ہے، جو کام مرد کرسکتا ہے عورت نہیں کرسکتی اور جو عورت کرسکتی ہے وہ مرد نہیں کرسکتا، دونوں کو اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر کام کرنا چاہئے جو لوگ مرد کا بوجھ عورت کے نحیف و کمزور کندھوں پر ڈالتے ہیں وہ عورت پر ظلم کرتے ہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۳۶)

سسر سے پردہ اور اس سے ہاتھ ملانے کا حکم:

سوال:......سسر سے پردہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب:......فرض نہیں، البتہ اگر فتنہ کا خوف ہو تو احتیاط ضروری ہے ایسی حالت میں سسر کیساتھ خلوت اور سفر کرنا جائز نہیں۔ بعض علاقوں میں سسر سے ہاتھ ملانے کا رواج ہے جو بالکل غلط اور واجب الاصلاح ہے اگر شہوت سے کسی کا کوئی عضو دوسرے کے کسی ایک عضو سے بلا حائل کے لگ جائے تو عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے، اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۳۶)

کیا چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے؟

سوال:......کیا شریعت میں چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے؟

جواب:......شرعاً چہرہ کا پردہ لازم ہے، خصوصاً جس زمانے میں دل اور نظر دونوں ناپاک ہوں تو ناپاک نظروں سے چہرے کو بچانا لازم ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/۳۹)

ترکی خاتون کا پردے کے بارے میں بیان اور اس کا جواب:

سوال:......خالدہ ادیب خانم نے (جو ایک مشہور ترکی خاتون ہے) ترکی میں مشرق و مغرب کی کشمکش کے عنوان پر اپنے ساتویں خطبہ میں یہ بات صاف طور پر ظاہر کی کہ ''کلام الٰہی کے اعتبار سے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سر سینے اور زینت کو چھپا دیں چہروں کے چھپانے کا کہیں ذکر نہیں ہے اور نہ عورتوں سے کہا گیا کہ وہ گھر میں بیٹھی رہیں اور خدمت عامہ انجام نہ دیں'' علاوہ ازیں اسی خطبہ میں آگے چل کر یہ الفاظ موجود ہیں کہ ''اگر اس پردہ کو مسلمان قائم رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اختیار ہے مگر وہ یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کی بنا مذہب کے احکام پر ہے''۔ لہذا برائے مہربانی یہ فرمایئے کہ وہ کونسی احادیث یا اسلامی روایات ہیں جن کی رو سے عورتوں کو بغیر عذر چہرہ چھپانا ضروری ہو جاتا ہے؟

جواب:......سر سینہ اور تمام بدن کے چھپانے کا حکم تسلیم کرنے کے بعد چہروں کے چھپانے کے حکم میں تامل کرنا ہی حیرت انگیز ہے غور کا مقام ہے ﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ

أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور:۳۰) کا حکم کس لئے ہے؟ اگر اس سے چہرہ کا پردہ مقصود نہیں تو کیا ہے اور ﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِـنَّ﴾ (الاحزاب:۵۹) کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح مروی ہے:

قال علی بن ابی طلحة عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما امر الله نساء المؤمنین اذا خرجن من بیوتهن فی حاجة أن یغطین وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابیب ویبدین عینا واحدة''

(تفسیر ابن کثیر:۳/۶۸۴)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اصالۃً گھروں میں رہنے کا حکم ہے اگر کسی حاجت کے لئے مجبوراً نکلیں تو چہرہ اور سر چھپا کر نکلیں راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کی مقدار کھولنے کی گنجائش ہے، اور عبیدہ سلمانی نے اس آیت کی تفسیر بتلاتے وقت اپنا چہرہ چھپا کر دکھلایا اور صرف بائیں آنکھ کو کھولے رکھا۔ (کذا فی تفسیر ابن کثیر:۳/۶۳۷)

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا کس قدر فضیلت ہے لیکن ارشاد ہے:

صلوة المرأة فی بیتها أفضل من صلوتها فی حجرتها وصلوتها فی مخدعها افضل من صلوتها فی بیتها۔ (سنن ابوداؤد:۱/۹۱)

ایک اور روایت میں ہے:

ولاتمنعوا اماء الله مساجد الله ولكن ليخرجن وهن تفلات۔

(سنن ابوداؤد:۱/۹۱)

ایک دفعہ کچھ عورتیں جمع ہو کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مرد جہاد کر کے فضیلت میں ہم سے بڑھ گئے آپ کوئی عمل ایسا بتایئے جس سے جہاد جیسی فضیلت حاصل ہو ارشاد ہوا:

من قعدت منكن فی بیتها فانها تدرك عمل المجاهدین فی سبیل الله تعالی ''(تفسیر ابن کثیر:۳/۶۳۷)

یعنی جو تم میں سے اپنے گھر میں بیٹھی رہے اس کو جہاد جیسا اجر ملے گا۔

جہاد جیسی عبادت اور خدمت ملک وملت کے مقابلہ میں بھی عورتوں کو گھر میں بیٹھنے کا حکم

ہوا۔ترمذی کی روایت میں ہے:

عن النبی ﷺ ان المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان۔(سنن الترمذی:۱/۲۲)

خالدہ ادیب خانم نے افسانہ نگاری اور عبارت آرائی یا دیگر طرق مروجہ سے ملک وقوم کی خدمت کر کے ممکن ہے کہ ادبی دنیا میں کوئی خاص شہرت پیدا کی ہو اور ارباب قلم سے خراج تحسین وصول کیا ہو لیکن مذہبی اصول وفروع پر عبور کے لئے صرف اتنا کافی نہیں بلکہ اس کا ساحل بہت بعید ہے۔(فتاوی محمودیہ:۱۹/۱۷۲،۱۷۳،۱۷۴)

چہرہ پردہ میں داخل ہے تو حج پر کیوں نہیں کیا جاتا:

سوال:......چہرہ چھپانا پردہ میں داخل ہے تو پھر حج کے موقع پر پردہ کیوں نہیں؟ اسی طرح ایک حدیث کا مفہوم کم وبیش مجھے اللہ معاف فرمائے یہ ہے کہ ایک صحابیؓ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں شادی کر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے دیکھا ہے، اس نے کہا کہ نہیں دیکھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر اسے دیکھ کر آؤ اس طرح حدیث سے بھی چہرہ کھلا رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذرا اس کی بھی وضاحت فرمادیں تاکہ عقلی تشنگی بھی دور ہو سکے؟

جواب:......احرام میں عورت کو چہرہ ڈھکنا جائز نہیں، پردہ کا بھی حکم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو نامحرموں کی نظر چہرے پر نہ پڑنے دے، جس عورت سے نکاح کرنے کا ارداہ ہو اس کو ایک نظر دیکھنے کی اجازت ہے لیکن ان دونوں باتوں سے یہ نتیجہ نکال لینا غلط ہے کہ اسلام میں چہرے کا پردہ ہی نہیں۔(آپ کے مسائل:۸/۳۷)

مدتِ دراز سے بے پردہ عورت کے پردے کا حکم:

سوال:......شادی سے پہلے عورت نے کبھی پردہ نہیں کیا شادی کے بعد اس کا خاوند کہتا ہے کہ پردہ کرو مگر عورت یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے کہ اب تک پردہ نہیں کیا تو اب کیا پردہ کرنا ہے جب کہ ہر شخص اس کو جانتا ہے دوسرے اس علاقہ میں برقعہ کا رواج بھی نہیں ہے تو اس عورت کو خاوند کے کہنے کے مطابق پردہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:......اس کو پردہ کرنا چاہئے اگر کسی نے مدت دراز تک نماز نہیں پڑھی اور وہ یہ کہے کہ اب بڑی عمر میں کیا نماز پڑھیں گے تو اس کا یہ جواب غلط ہے اسی طرح اس عورت کا جواب بھی غلط ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۹/۱۸۲)

داماد سے پردہ اور اس سے ہاتھ ملانے کا حکم:

سوال:......ساس کو داماد سے پردہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب:......ساس پر داماد سے پردہ فرض نہیں، البتہ خوف فتنہ کے وقت احتیاط ضروری ہے ،ایسی صورت میں تنہائی اور سفر جائز نہیں۔ بعض علاقوں میں ساس سے مصافحہ کرنے کا رواج ہے جو انتہائی خطرناک ہے، ایسی حالت میں کسی ایک کو شہوت آ گئی تو داماد پر اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ (احسن الفتاوی:۸/۳۶)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے: ''خوش دامن (ساس) سے (پردہ) فی نفسہ تو واجب نہیں، لیکن جوان خوشدامن سے عارضِ جوانی کی وجہ سے (پردہ کرنا فقہاء نے) لکھا ہے''۔ (امداد الفتاویٰ:۴/۲۰۰)

پردہ کے لئے موٹی چادر بہتر ہے یا برقعہ؟

سوال:......پردہ کے لئے موٹی چادر بہتر ہے یا آج کل کا برقعہ یا گول ٹوپی والے پرانے برقعے؟

جواب:......اصل یہ ہے کہ عورت کا پورا بدن مع چہرہ کے ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے اس کے لئے بڑی چادر جس سے سر سے پاؤں تک بدن ڈھک جائے کافی ہے مگر چادر کا سنبھالنا عورت کے مشکل ہوتا ہے اس لئے شرفاء نے چادر کو برقعہ کی شکل دی، پرانے زمانے میں ٹوپی والے برقعہ کا رواج تھا اب نقاب والے برقعہ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔
(آپ کے مسائل:۸/۳۸)

پردہ فرض ہونے کی عمر کا بیان:

سوال:......لڑکیوں پر کتنی عمر میں پردہ کرنا فرض ہو جاتا ہے اور لڑکا کتنی عمر کا ہو جائے تو اس کو عورتوں کے پاس جانے سے روکا جائے؟

جواب :......احکام حجاب سے مقصود مردوں اور عورتوں کو بدنظری اور برے خیالات کے گناہ سے محفوظ رکھنا ہے، سو جس عمر سے بچوں میں اس گناہ میں مبتلا ہونے کا احتمال ہوگا وہ اس عمر سے احکام حجاب کے مکلّف ہوں گے اور پردہ کے سلسلے میں ایسے بچوں کا وہی حکم ہوگا جو بالغ مردوں اور عورتوں کا ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۳۷)

کیا دیہات میں بھی پردہ ضروری ہے؟

سوال :......چونکہ ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں دیہات میں پردے کا انتظام نہیں یعنی رواج نہیں، زیادہ کھیتی باڑی کا کام ہے اس لئے عورتوں کو مردوں کے ساتھ ساتھ کام کرنا ہوتا ہے اور گھر کا کام بھی، پانی بھرنا اور استعمال کی چیزیں بھی عورتیں ہی خریدتی ہیں اور یہ تو عرصہ دراز سے کام چل رہا ہے اور عورتیں صرف دوپٹہ اوڑھ کر باہر نکلتی ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب :...... پردہ ہونا تو چاہئے کہ یہ شرعی حکم ہے، ہمارے دیہات میں اس کا رواج نہیں تو یہ شریعت کے خلاف ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۳۸)

کام کاج والی عورت کو سر اور کہنیاں کھولنے کا حکم:

سوال :......جو عورتیں گھر میں کھانا پکاتی ہیں وہ اکثر گھر میں بے احتیاط رہتی ہیں سر کھلا رکھتی ہیں اور بعض اوقات آٹا گوندھنے میں کہنیاں کھلی رہتی ہیں تو ان کے بارے میں ستر کا کیا حکم ہے؟ آیا بوجہ ضرورت یہ امور ان کے لئے درست ہوسکتے ہیں اور مالک مکان کو کس طور پر احتیاط کرنی چاہئے؟

جواب:......سر کھولنے کی تو ضرورت نہیں کہنیوں میں امام ابو یوسفؒ اجازت دیتے ہیں اور مواضع غیر مباحہ کو اگر عورت نہ ڈھانکے تو مرد کو غض بصر (آنکھوں کو نیچے رکھنا) واجب ہے اور نظر اچانک پڑ جانا معصیت نہیں۔ (امداد الفتاویٰ: ۴/ ۱۹۹)

بہنوئی سے پردہ کا حکم:

سوال :......سالی سے پردہ کرنا شرعاً ضروری ہے یا نہیں، کیونکہ ایک آدمی کہتا ہے کہ جب تک میری بیوی زندہ ہے اس وقت میرا نکاح سالی کے ساتھ حرام ہے اور جس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو اس سے پردہ نہیں، براہ کرم اس بارے میں شرعی مسئلہ تحریر فرما دیں؟

جواب :......بہنوئی سے پردہ کرنا فرض ہے، جو عورتیں ہمیشہ کے لیے حرام ہوتی ہیں ان کو پردہ نہیں، سالی ہمیشہ کے لئے حرام نہیں بلکہ اس کی حرمت ایک عارض کی بناء پر ہے، اگر اس شخص کی بیوی کا انتقال ہو جائے یا وہ اسے طلاق دیدے تو عدت گزرنے کے بعد اس کا سالی سے نکاح جائز ہے۔ اس قسم کی عارضی حرمت تو ہر شادی شدہ میں جب تک اس کا شوہر زندہ ہے یہ عورت دنیا میں کسی اور مرد کے لئے حلال نہیں، سب پر حرام ہے اگر عارضی حرمت کی وجہ سے پردے کا حکم ساقط ہو جائے تو شادی شدہ عورت پر کسی سے بھی پردہ فرض نہیں ہونا چاہئے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۴۰)

سالی سے پردے کا حکم:

سوال:......سالی سے پردہ کرنا چاہئے یا نہیں اور کچھ حد مقرر ہے یا نہیں؟

جواب :......جی ہاں پردہ کرنا چاہئے وہ اجنبیہ ہے......اس سے خلوت بھی منع ہے، ہنسی مذاق اور بے پردہ سامنے آنا بھی منع ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۲۰۸)

شوہر کے نیک سیرت دوست سے پردے کا حکم:

سوال:......زید وعمر دو دوست ہیں نیک سیرت پابند نماز و روزہ ہیں کیا وہ اپنی بیویوں کو ایک دوسرے کے سامنے کر سکتے ہیں؟

جواب:......ہرگز نہیں۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۲۰۸)

سفر میں راستہ دیکھنے کے لئے نقاب لگانے کا حکم:

سوال :......سفر میں راستہ دیکھنے کے لئے چہرہ یا آنکھیں کھلی رکھنا مجبوری ہے، کیا اس موقع پر نقاب لگانا چاہئے؟

جواب:......جی ہاں !اس موقع پر نقاب استعمال کیا جائے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۴۰)

نامحرم سے بات کرنے کا حکم:

سوال:......آج کل عورتیں پردہ تو کرتی نہیں، ان سے چار و ناچار کام پڑ ہی جاتا ہے آدمی

بالکل الگ نہیں رہ سکتا ان سے بات کرنے کی نوبت بھی آتی ہے ہوتا یہ ہے کہ بعض عورتیں مزاح بھی کرتی ہیں ایسی صورت میں کوئی عورت بات کرے یا مزاح کرے تو کیا اس کا جواب دیا جائے یا کیا کیا جائے؟

جواب:......نامحرم عورتوں سے بقدرِ ضرورت بات کرنا جائز ہے، بلاضرورت جائز نہیں، ہنسی مزاح کرنے یا اس کا جواب دینے کی کوئی گنجائش نہیں، سخت گناہ ہے، بلاضرورت دیکھنا بھی جائز نہیں، حتی الامکان حفاظتِ نظر بھی ضروری ہے، ایسے ماحول میں بات کرنا پڑے تو ان کو شرعی پردہ کی ترغیب دیں قرآن وحدیث کے احکام بیان کریں۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۴۰)

سوال:......آج کل دفاتر کے مختلف شعبوں میں خواتین کسی نہ کسی عہدہ پر فائز ہیں اور کام کے کرنے میں انہی سے واسطہ پڑتا ہے اور ان سے مخاطب ہو کر بات کرنے پر ان پر نظر پڑتی ہے اور اگر ان کے مخاطب نہ ہو تو کام نہیں ہوتا ایسی مجبوری کی حالت میں ان کی طرف مخاطب ہونا درست ہوگا یا نہیں؟ اور دیکھنے والے پر گناہ عائد ہوگا یا نہیں؟

جواب:......نامحرم سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات نہ کی جائے نگاہ بچا کر بھی بات کی جاسکتی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۲۲۹)

ننگے سر رہنے کا حکم:

سوال:......اسلام میں ننگے سر، سرعام پھرنا جائز ہے؟

جواب:......اسلام بلند اخلاق وکردار کی تعلیم دیتا ہے اور گھٹیا اخلاق ومعاشرت سے منع کرتا ہے، ننگے سر بازاروں اور گلیوں میں نکلنا اسلام کی نظر میں ایک ایسا عیب ہے جو انسانی مروت وشرافت کے خلاف ہے، اس لئے حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اسلامی عدالت ایسے شخص کی شہادت قبول نہیں کرے گی، مسلمانوں میں ننگے سر پھرنے کا رواج انگریزی تہذیب ومعاشرت کی نقالی سے پیدا ہوا ہے، ورنہ اسلامی معاشرت میں ننگے سر پھرنے کو عیب تصور کیا جاتا ہے اور یہ حکم تو مردوں کا ہے۔

جبکہ عورتوں کا برہنہ سر کھلے بندوں پھرنا اور کھلے بندوں بازاروں میں نکلنا صرف عیب ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۴۷)

نامحرم مرد کو سلام کرنے کا حکم:

سوال:......عورت کے لئے کسی نامحرم مرد کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟۔

جواب:......اجنبی مرد اور عورت کے لئے ایک دوسرے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں، اگر کسی نے سلام کیا تو دوسرا دل میں جواب دے، آواز سے نہ دے، البتہ اگر کسی ضرورت سے بات کرنے کی نوبت آئے تو سلام و جوابِ سلام کی گنجائش ہے۔

(احسن الفتاوی: ۴۲/۲)

نامحرم عورت کو سلام کرنے اور جواب دینے کا حکم:

سوال:...... ہمارے ہاں کالج میں عورتیں ہی پڑھاتی ہیں جن میں بوڑھی بھی ہیں اور جوان بھی ہیں، کیا ان کو سلام کرنا چاہئے اور اگر وہ سلام کر دیں تو جواب دینا چاہئے یا نہیں؟ اور پڑھاتے ہوئے ان کی طرف دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ بعض اوقات اگر ان کی طرف نہ دیکھا جائے تو غصہ بھی ہو جاتی ہیں۔

جواب:......مخلوط طریقہ تعلیم شرعاً ناجائز ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ تاہم نامحرم عورت کو سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ عورت اتنی بوڑھی ہو کہ قابل شہوت نہ ہو تو اسکو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔

اور اگر نامحرم عورت جوان ہو تو اس کے سلام کا جواب آہستہ سے دل میں دینا چاہئے، اور خود سے جوان عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔

اسی طرح جوان نامحرم عورت کے چہرے کی طرف قصداً بلا ضرورت اور بلا شہوت دیکھنا مکروہ اور گناہ ہے بلکہ خوف فتنہ کی وجہ سے ممنوع ہے اور شہوت کے ساتھ دیکھنا حرام ہے لہذا جہاں تک ہو سکے جوان نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے بچنا ضروری ہے، البتہ اگر نامحرم عورت اتنی بوڑھی ہو چکی ہو کہ قابل شہوت نہ ہو تو بوقت ضرورت اس کی طرف دیکھنے کی گنجائش ہے۔ (فتاوی الشامی: ۳۶۹/۶-۳۷۰۔ فتح القدیر: ۴۶۰/۸)

محرم خواتین کوسلام کرنے اور مصافحہ کرنے کا حکم:

سوال :......جن عورتوں سے شرعا پردہ واجب نہیں ان کوسلام کرنا اور سلام کرتے وقت مصافحہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ شرعا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب :......جوعورتیں آدمی کی محرم ہوتی ہیں ان کوسلام کرنا اور سلام کے وقت ان سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کی گنجائش ہے بشرطیکہ فتنہ اور برائی کا خوف نہ ہو۔اگر فتنہ کا خوف ہوتو پھر محرم عورت کوچھونا اور مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

(درمختار مع الرد:۶/۳۶۴۔بدائع:۵/۱۲۰)

نابالغ بچی کو پیار کرنے کا حکم:

سوال :......ایک بچی جوتیسری کلاس میں پڑھتی ہے، میں اس کو ٹیوشن پڑھاتا ہوں، وہ بچی مجھے بہت اچھی لگتی ہے، کبھی کبھی میں اس سے پیار بھی کر لیتا ہوں لیکن پھر خوف خدا سے دل کانپ کر رہ جاتا ہے پھر سوچتا ہوں یہ تو بچی ہے آپ سے التماس ہے کہ اتنی چھوٹی بچی سے پیار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :......اگر دل میں غلط خیال آئے تو اس سے پیار کرنا جائز نہیں، بلکہ اس صورت میں اس کو پڑھانا بھی جائز نہیں۔(آپ کے مسائل:۸/۴۸)

نندوئی سے بات کرنے کا حکم:

سوال :......اگر آدمی کے گھر میں نندوئی مہمان کی حیثیت سے آجائے اور گھر میں کوئی مرد موجود نہ ہوتو کیا سالہ کی بیوی پردہ میں رہ کر اس نندوئی کو گھر کی بیٹھک میں بیٹھا سکتی ہے یا نہیں ،اس سے کھانے وغیرہ کا پوچھ سکتی ہے یا نہیں، اس نے خیریت دریافت کرسکتی ہے یا نہیں

جواب :......کسی محرم کی موجودگی میں نندوئی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں، اس لئے جائز بھی نہیں، البتہ محرم کی عدم موجودگی میں پس پردہ رہ کر بیٹھک میں بٹھا سکتی ہے، کھانا وغیرہ بھی پس پردہ رہ کر دے سکتی ہے، پردے کا پورا اہتمام کرے اور بقدر ضرورت بات پر اکتفاء کرے، اس میں بھی لہجہ میں بتکلف درشتی (سختی) پیدا کرے، نندوئی کے بار بار آنے

کی عادت بنا لینے کا اندیشہ ہو تو پس پردہ بٹھانا بھی جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۴۵)

مسلم عورت کا غیر مسلم عورت سے پردہ:

سوال: ......ایک غیر مسلم نوکرانی جو گھر میں کام کرتی ہے کیا مسلمان عورت کو اس سے پردہ کرنا چاہئے؟ کیونکہ اسلام کی رو سے غیر مسلم عورت مرد کے حکم میں آتی ہے، قرآن میں عورتوں کو پردے کے بارے میں یہ الفاظ ہیں جو انہی کی طرح کی عورتیں ہوں ان سے پردہ نہیں کرنا چاہئے انہیں کی قسم کی عورتوں کا کیا مطلب ہے کیا وہ پردہ دار ہوں یا مسلمان عورتیں ہوں؟

جواب: ......ان کا حکم محرم مردوں کا ہے، ان کے سامنے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کھول سکتی ہین ،باقی پورا وجود ڈھکا رہنا چاہئے۔ (آپ کے مسائل ۸/ ۴۹)

عورت کا گھر میں ننگے سر رہنے کا حکم:

سوال: ......عورت کا گھر میں محارم کے سامنے ننگے سر رہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ......اس حرکت کو شریف اور دیندار گھرانوں میں بہت معیوب سمجھا جاتا ہے اور یہ عورتوں میں بے پردگی و آزادی کے پھیلنے کا ذریعہ ہے، علاوہ ازیں محارم کے سامنے بھی سینے کے ابھار کا ظاہر کرنا بہت بڑی بے حیائی ہے اس لئے یہ ناجائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۵۲)

گھر میں ننگے سر بیٹھنے کا حکم:

سوال: ......کیا عورتیں اپنے گھر میں ننگے سر بیٹھ سکتی ہیں؟

جواب: ......کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت گھر میں سر ننگا کر سکتی ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۴۹)

بالغ لڑکی کو پردہ کرانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے:

سوال: ......شرعی رو سے لڑکی کو پردہ کرانا کس کے ذمہ ہے؟

جواب: ...... بچی جب بالغ ہو جائے تو اس کو پردہ کرانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے اور خود بھی اس پر فرض ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۴۹)

محرم والی عورت کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں:

سوال:......ایک دیندار عورت اپنے محرم کے ساتھ سفرِ حج پر جا رہی ہے، دوسری کچھ عورتیں ان کے ساتھ حج کے لئے جانا چاہتی ہیں، تو کیا جب کوئی دیندار اور بااعتماد عورت جو مرد کے لئے محرم ہے ساتھ موجود ہو تو غیر محرم مرد کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے؟

جواب:......جائز نہیں، حتی کہ اگر عورت بہت بوڑھی ہو تو بھی غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا حرام ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے بلکہ جتنی عورتیں زیادہ ہوں گی فتنہ کا اندیشہ اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ (ملخص از احسن الفتاوی: ۸/ ۲۹)

نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرنے کا حکم:

سوال:......عورت کے لئے بلا محرم سفر جائز نہیں، اگر نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرے تو جائز ہے یا کہ محرم کا بالغ ہونا ضروری ہے؟

جواب:......بارہ سال سے کم عمر کے بچے کے ساتھ سفر بالاتفاق جائز نہیں، بارہ سال کے بعد (والے بچے کے ساتھ سفر کرنے کے) جواز میں اختلاف ہے، لہذا بارہ سال کا بچہ اگر ہوشیار ہو، جسمانی اور عقلی لحاظ سے بالغ جیسا معلوم ہوتا ہو تو اس کے ساتھ سفر کی گنجائش ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۳۰)

بھائی بہن کا آپس میں گلے ملنے کا حکم:

سوال:...... بھائی بہن ایک دوسرے کے گلے لگ کر مل سکتے ہیں؟

جواب:...... فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو ٹھیک ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۵۰)

عورتوں کا ووٹ ڈالنے کا حکم:

سوال:......مستورات کے لئے ووٹ ڈالنے جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......عورت کے لئے ووٹ استعمال کرنا جائز نہیں، البتہ جب انتخاب اسلامی و غیر اسلامی نظریہ پر مبنی ہو یا ایک امیدوار صالح، اور اس کے مقابلہ میں دوسرا امیدوار فاسق ہو

اور خواتین کا ووٹ استعمال نہ کرانے میں دین کو خطرہ ہو تو استعمال کرانا ضروری ہے۔
(احسن الفتاوی: ۳۱/۸)

عورت کی آواز کا پردہ:

سوال:......بعض برادریوں میں شادی بیاہ کے موقع پر خصوصا عورتوں کی مجالس ہوتی ہیں جن میں عورتیں جمع ہوتی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر ایک عورت وعظ ونصیحت کرتی ہے خوش الحانی سے نعتیں پڑھی جاتی ہیں، غیر مرد سنتے ہیں اور خوش الحانی سے پڑھی گئی نعتوں میں لذت لیتے ہیں یہ مجالس آیا ناجائز ہیں یا جائز؟ اگر غیر مرد اس میں دلچسپی لیں تو اس کا گناہ منتظمین پر ہوتا ہے یا نہیں؟ اس مقصد کے لئے صحیح لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے؟

جواب:......عورت کی آواز ستر ہے اور غیر مردوں کو اس کا سننا اور سنانا جائز نہیں، خصوصا جبکہ موجب فتنہ ہو، جلسہ کے منتظمین، یہ گانے والیاں، سننے والے سب ہی گنہگار ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ناراضگی اور بددعا کے مستحق ہیں۔ (آپ کے مسائل: ۵۰/۸)

عورت کا مردوں کے سامنے تقریر کرنے کا حکم:

سوال:......کسی عورت کا مردوں کے سامنے مجمع میں تقریر کرنا کیسا ہے؟

جواب:......ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/ ۱۹۳)

سوال:......اگر مقرر عورت برقع اوڑھ کر مردوں کے مجمع میں تقریر کرے تو کیسا ہے؟

جواب:......عورت کا مردوں کے ساتھ مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بھی علماء کرام نے ممنوع لکھا ہے خواہ برقع اوڑھ کر جائے یا بلا برقع اوڑھے، کیونکہ اس میں بہت مفاسد اور فتنے ہیں، لہذا عورت کا مردوں کے مجمع میں جا کر تقریر کرنا بھی منع ہے۔ (ایضا: ۱۹/ ۱۹۵)

سوال:......نامحرم عورت کی تقریر سننا مردوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......مردوں کو ایسے مجمع میں شریک ہونا اور تقریر سننا شرعا درست نہیں۔ (ایضا)

عورت کا لاؤڈ اسپیکر پر تقریر کرنے کا حکم:

سوال:......خواتین کو لاؤڈ اسپیکر پر بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :......اگر صرف خواتین کا مجمع ہو اور آواز نامحرموں تک نہ پہونچے تو عورت کا (لاوڈ اسپیکر پر) وعظ کہنا اور اپنی بات بتانا درست ہے۔ (ماخذہ فتاوی محمودیہ:۱۹/۱۹۶)

بغرض تربیت طالبہ کا جلسہ میں تقریر کرنے کا حکم:

سوال :......ہمارے ہاں لڑکیوں کے دینی مدارس قائم ہیں جس میں دینی تعلیم دی جاتی ہے اور قراءت قرآن وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے، سال کے اختتام پر لڑکیوں اور عورتوں میں دینی جذبہ بیدار کرنے کے لئے پردے کے مکمل انتظام کے ساتھ عورتوں کا ایک مخصوص جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں لڑکیاں لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ تقریر، نظم، مکالمہ وغیرہ پیش کرتی ہیں نیز مختلف مدارس کی لڑکیوں کا قرآن شریف کی قراءت میں مقابلہ بھی ہوتا ہے اور انعام بھی دیا جاتا ہے ان جلسوں میں مردوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے جو ان کی تقریروں کو سنتے ہیں تو اس قسم کے جلسے کرنا اور لڑکیوں اور عورتوں کا (جو اکثر بالغ ہی ہوتی ہیں) لاوڈ اسپیکر کے ذریعے تقریر کرنا ازروئے شرع درست ہے یا نہیں؟

جواب :......نوعمر لڑکیوں کا اس طرح جلسہ کرنا بظاہر ان کی تعلیمی ترقی اور غیر تعلیم یافتہ مستورات میں تعلیمی ترغیب کا ذریعہ بھی ہے ان کو معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں مافی الضمیر کے ادا کرنے کا سلیقہ بھی پیدا ہوتا ہے تقریر کی مشق بھی ہوتی ہے مگر ساتھ ہی اس میں فتنے ہوتے ہیں خاص کر جب مردوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ لاوڈ اسپیکر پر ان کی تقریر مکالمے سنتے ہیں اور دلچسپی لیتے ہیں اور نظمیں بھی ترنم کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں خود عورتوں کا جمع ہونا مستقل فتنہ ہے اسی وجہ سے تقریبات خاندان میں بھی شرکت کی ان کو اجازت نہیں دی جاتی اگر شوہر اجازت دے تو وہ بھی ماخوذ ہوگا۔

فتنوں کا علم جگہ جگہ کے خطوط سے بھی ہوتا رہتا ہے جو بصورت استفتاء آتے ہیں اگر چھوٹی بچیاں ہوں تو ان میں فتنہ نہیں بڑی لڑکیوں کا حال دوسرا ہے ان کو اس طرح نہ تعلیم دی جائے، نہ تقریر کرائی جائے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۱۹۸)

عورتوں کا انتخابات میں حصہ لینے کا حکم:

سوال:......مستورات کے لئے اسمبلی کے انتخابات میں بطورِ امیدوار کے حصہ لینا جائز

ہے یا نہیں؟

جواب:......عورتوں کو انتخابات میں بطور امیدوار حصہ لینا جائز نہیں اور خواتین کو کسی عہدے کو تجویز کرنا گناہ ہے۔(احسن الفتاوی:۸/۳۱)

کالج میں بے پردگی کا ذمہ دار کون، لڑکی یا والدین؟

سوال:......جو لڑکی مردوں کے اسکول میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرے گی اور نامحرموں کے ساتھ ہر قسم کا میل جول اور خلوت جلوت ہوگی تو اس کے والدین گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

جواب:......اگر والدین نے اس کی اجازت دی ہے اور لڑکی کے اس طرز سے خوش ہیں تو (لڑکی کے ساتھ) والدین بھی بڑے گنہگار ہوں گے۔(فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۳۴)

نامحرم دوکاندار سے خریداری کا حکم:

سوال:......شریعت میں عورت کی آواز کو بھی ستر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا لیکن بازار جانے کی صورت میں خواتین اس کی پابند نہیں رہ سکتیں، کیا بحالت شدید مجبوری ایک پردہ دار خاتون ضرورت کی اشیاء کی خریداری کرسکتی ہے، ایسا کرنے پر وہ گناہ کی تو مرتکب نہ ہوگی؟

جواب:......اصل حکم تو یہی ہے کہ عورت بازار نہ جائے، لیکن اگر ضرورت ہو تو پردہ کی پابندی کے ساتھ خرید وفروخت کرسکتی ہے، مگر نامحرم کے سامنے اپنی آواز میں لچک پیدا نہ کرے۔(آپ کے مسائل:۸/۵۱)

مرد کا عورتوں میں بدوں پردہ وعظ کہنا جائز نہیں:

سوال:......ایک مولوی صاحب رمضان میں ایک چاردیواری کے اندر جہاں کسی اور کا گزر نہیں، وہاں بدوں پردہ کے عورتوں کے سامنے وعظ کہتے ہیں جس میں گاؤں کی جوان اور بوڑھی عورتیں کافی تعداد میں شریک ہوتی ہیں، چند آدمیوں نے انہیں منع کیا تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ عورتیں ویسے بھی تعویذ لینے کے لئے اور دوسرے دنیوی معاملات میں ہم سے ملتی رہتی ہیں، دین کی باتوں کے لئے ان کو جمع کرلیا جائے تو اس میں کیا

حرج ہے؟ اگر میں پردہ میں تقریر کروں تو کوئی عورت بھی سننے نہیں آتی، کیا شریعت کی رو سے مولوی صاحب کا یہ فعل جائز ہے؟ ایسے مولوی کی امامت جائز ہے؟

جواب:...... یہ استدلال بین البطلان ہے اور فعل حرام ہے، مولوی صاحب پر ان شیطانی حیلوں کو چھوڑ کر اس فعل شنیع سے توبہ فرض ہے اگر توبہ نہ کرے تو ایسے فاسق شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۸/۳۹)

نامحرم عورت کی میت دیکھنے اور تصویر لینے کا حکم:

سوال:...... کیا مری ہوئی عورت کا چہرہ عام آدمی کو دکھانا، اس کی تصویر کھینچنا جائز ہے؟

جواب:...... غیر محرم کو دیکھنا جائز نہیں اور تصویر لینا بھی جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/۵۱)

مردہ بیوی کا چہرہ دیکھنے کا حکم:

سوال:...... زید اپنی زوجہ کا انتقال ہو جانے کے بعد چہرہ دیکھنے کا حق رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب:...... دیکھنے کا حق ہے، مگر جسم کو ہاتھ نہ لگائے۔ (فتاوی محمودیہ)

ائر ہوسٹس سے بات کرنے کا حکم:

سوال:...... ہوائی جہاز میں کھانے وغیرہ کے لئے ائر ہوسٹس سے بات کرنا جائز ہے؟

جواب:...... جہاز میں کھانا اور چائے وغیرہ وقت مقرر پر عملہ کی طرف سے خود پہنچایا جاتا ہے، طلب کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس کے باوجود اگر ضرورت پڑ جائے تو ائر ہوسٹس سے بقدر ضرورت بات کرنا جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۴۲)

لیڈی ڈاکٹر سے بچہ کا ختنہ کرانے کا حکم:

سوال:...... ہمارے ہاں میرنٹی ہوم میں لڑکے کا ختنہ لیڈی ڈاکٹر کرتی ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی اہمیت اور اس کے جائز و ناجائز ہونے کا تعین کریں کیونکہ بعض لوگ اس کو غلط اور مکروہ کہتے ہیں؟

جواب:...... شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/۵۱)

بغرض علاج یا پریکٹس عورت کی شرمگاہ دیکھنے کا حکم:

سوال:......مرد ڈاکٹر کے لیے بغرض علاج عورت کی شرمگاہ میں ہاتھ ڈالنا یا دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......ایسی ضرورت کے موقع پر حتی الامکان مسلمان عورت ڈاکٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنا لازم ہے، اگر بروقت عورت ڈاکٹر نہ مل رہی ہو اور ضرورت شدیدہ ہو تو مرد ڈاکٹر کے لئے بھی ایسا کرنا جائز ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۴۳)

سوال:......زیر تربیت ڈاکٹر مرد کو بغرض تربیت کسی نامحرم عورت مریضہ کے اندام نہانی اور عمل زچگی کو دیکھنا تاکہ زیر تربیت ڈاکٹر آئندہ بوقت ضرورت کسی ایسی عورت کا علاج یا آپریشن کر سکے یہ طریقہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:......فقہی روایات پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل امور مستفاد ہوئے:

۱)......ڈاکٹر کے لئے عورت کا علاج ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔

۲)......اگر کوئی لیڈی ڈاکٹر مل جائے تو اس سے علاج کرانا ضروری ہے۔

۳)......اگر کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ مل سکے تو اس صورت میں مرد ڈاکٹر کو چاہئے کہ اعضائے مستورہ خصوصاً شرمگاہ کا علاج کسی عورت کو بتا دے خود علاج نہ کرے۔

۴)......اگر کسی عورت کو بتانا بھی ممکن نہ ہو اور مریضہ عورت کی ہلاکت یا ناقابل برداشت تکلیف کا اندیشہ ہو تو لازم ہے کہ تکلیف کی جگہ کے علاوہ تمام بدن ڈھک دیا جائے اور معالج کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو زخم کی جگہ کے علاوہ باقی بدن سے غض بصر کرے، یعنی اپنی آنکھیں نیچی رکھے۔

بچہ دانی کا کام خاص عورتوں کا کام ہے اگر معاملہ عورتوں کے قابو سے باہر ہو تو شرائط بالا کے ساتھ مرد علاج کر سکتا ہے، ہمارے یہاں تہذیب جدید کے تسلط اور دینداری کی کمی کی وجہ سے ان امور کی رعایت نہیں کی جاتی اور بلاتکلف نوجوان کو زچگی کا عمل ہسپتالوں میں دکھایا جاتا ہے جو شرعاً و عقلاً قبیح ہے، اگر طالب علم کو اس پر مجبور کیا جائے تو اس کے سوا کیا مشورہ دیا سکتا ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو قلب و نظر کو بچائے اور استغفار کرتا رہے۔

(آپ کے مسائل: ۸/۵۴)

بے پردگی کی حالت میں ہسپتال میں ولادت کا حکم:

سوال :......ایک عورت کے ہاں ولادت قریب ہے، اس کا گھر پر انتظام کیا گیا مگر گھر میں کسی تکلیف کی وجہ سے جان کا خطرہ ہے، جس کی وجہ سے ولادت کے لئے ہسپتال جانا بہت ضروری ہے لیکن ہسپتال میں پردے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تو ایسی حالت میں اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب :...... جب جان کے لالے پڑ جائیں تو یہ بے پردگی انتہائی مجبوری کے باعث ہے ، نہ اختیار ہے نہ خوشی سے ہے اللہ پاک اپنے بندوں کی مجبوریوں کو خوب جانتے ہیں۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۴۰)

ڈاکٹر کے سامنے بدن کھولنے کا حکم:

سوال :......اللہ تعالی نے جو پردہ لازم کیا ہے اور نامحرم سے چھپنے کا حکم فرمایا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ بھی مرض کی حالت میں نامحرم معالج کے روبرو بے حجاب ہونے اور اپنے تمام جسم کو تصرف میں دینے کا دیا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی زوجہ ایسا فعل کرے تو اپنے خاوند کے ناموس میں خلل ڈالا کہ نہیں اور ایسی صورت میں شوہر کو اس سے باز پرس کا حق ہے یا نہیں؟

جواب :......جس حصۂ جسم کو چھپانا فرض ہے اس میں کوئی تکلیف زخم وغیرہ ہو کہ بغیر معالج کے سامنے کھولے علاج نہ ہوسکتا ہو تو صرف اتنا حصہ شدتِ ضرورت کے وقت کھولنا شرعا درست ہے اس سے زیادہ نامحرم کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔ اس میں بہتر یہ ہے کہ معالج کسی عورت کو علاج سکھلا دے اور وہ عورت علاج کر دے تا کہ مرد کے سامنے کھولنے کی نوبت نہ آوے اگر یہ دشوار ہو تب مرد کے سامنے کھولنے کی اجازت ہے اور تمام بدن معالج کے تصرف میں دینا یا معالج کا موضع مرض کے علاوہ کسی دوسرے حصہ کو دیکھنا درست نہیں۔ اگر بغیر شرعی ضرورت کے عورت اپنا جسم غیر محرم کے سامنے کھولے یا اس سے تعلقات قائم کرے یا اس سے ہم کلام ہو یا شوہر کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش آئے تو شریعت نے اجازت دی ہے کہ ایسی حالت میں شوہر اس کو سزا دے۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۴۳)

غیر محرم سے تجوید سیکھنے کا حکم:

سوال :......عورت عام طور پر بچپن میں کسی ماہر سے قرآن نہیں پڑھتی اس لئے قرآن مجید

پڑھنے میں کافی غلطیاں کرتی ہے تو کیا بالغ ہونے یا شادی کے بعد پردہ کے اہتمام کے ساتھ وہ کسی غیر محرم سے تجوید سیکھ سکتی ہے؟ نیز اگر خود بقدر ضرورت تصحیح حروف کے ساتھ پڑھ لیتی ہے لیکن بچوں کو تعلیم دینے کے لئے مزید مشق کی ضرورت ہے اگر تجوید سیکھ کر تجوید سے پڑھائے گی تو آئندہ نسل کا فائدہ ہوگا کیا اس مقصد کے لئے غیر محرم سے تجوید سیکھنا اور قرآن مجید پڑھنے کی مشق کرنا جائز ہے ؟

جواب:......اس میں مفاسدِ ذیل ہیں:

۱)......استاد و شاگرد کا لفظ لفظ بلکہ حرف حرف کا تا دیر باہم تکرار اور ایک دوسرے کی طرف مراجعہ مخصوصہ۔

۲)......ایک دوسرے کی آواز بہت دیر تک سننا سنانا۔

۳)......تجوید کے ساتھ قراءت میں کشش و جاذبیت۔

۴)......جانبین سے شخصیت متعینہ۔

۵)......مذکورہ محرکات اربعہ کا روزانہ عرصہ دراز تک مسلسل قائم رکھنا۔

اس لئے یہ طریقہ جائز نہیں، بالخصوص جب کہ یہ ضرورت پوری کرنے کی یہ صورتیں میسر ہیں:

۱)......محارم مردوں سے پڑھیں۔

۲)......چھوٹی بچیاں پڑھ کر دوسری خواتین کو پڑھائیں۔ (احسن الفتاوی: ۸/۴۴)

عورت کا نامحرم ڈرائیور کے ساتھ تنہا گاڑی میں بیٹھنا:

سوال:......جامعات البنات کی طرف سے مقرر کردہ بس یا کار ڈرائیور کے لئے بدوں محرم بنات کو گھر سے لانا اور واپس پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......اگر گاڑی میں دو یا زیادہ لڑکیاں ہوں تو ڈرائیور کے لئے لانا، لے جانا جائز ہے، ایک لڑکی کو لانا، لے جانا جائز نہیں، اس لئے اس صورت میں خلوت بالاجنبیہ لازم آتی ہے جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۵۱)

خواتین کے لئے گاڑی چلانے کا حکم:

سوال:......کیا عورتوں کے لئے گاڑی چلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......فی نفسہ گاڑی چلانا مرد وزن دونوں کے حق میں یکساں طور پر مباح ہے۔لیکن چونکہ اس کے ضمن میں عورت کو گھر سے باہر نکلنا لازم آتا ہے اس لئے خواتین کے لئے درج ذیل شرائط کی رعایت کرتے ہوئے گاڑی چلانا جائز ہے۔وہ شرائط یہ ہیں:

۱)......گھر سے نکلنا ان ہی ضرورتوں کی وجہ سے ہو جن کو پورا کرنے لئے عورت کو تنہا گھر سے نکلنے کی اجازت ہے مثلاً شوہر یا کوئی دوسرا محرم گھر پر نہ ہو اور ڈاکٹر کے پاس بغرض علاج جانا ہو یا اسی طرح کی کوئی اور ضرورت ہو۔

۲)......شوہر یا کوئی گاڑی چلانے والا موجود نہ ہو۔

۳)......عورت مکمل شرعی پردے کے اہتمام کے ساتھ نکلے جہاں تک ہو سکے چہرہ کا بھی مکمل پردہ کریں اور احتیاط اس میں ہے کہ اپنے ساتھ کسی اور عورت یا سمجھ دار بچہ کو ہمراہ رکھے۔

۴)......مہکنے والی خوشبو اور بجنے والے زیور کے ساتھ ہرگز نہ نکلے۔

مذکورہ بالا شرائط کی رعایت کرتے ہوئے شرم وحیاء کے ساتھ اگر عورت بوقت ضرورت گاڑی چلائے تو جائز ہے۔

برقعہ کے کپڑے کا رنگ کیسا ہونا چاہئے:

سوال:......کس قسم کے رنگ کا کپڑا شریعت مطہرہ میں برقعہ کے لئے استعمال کرنا چاہئے؟

جواب :......ہر قسم کے رنگین کپڑے کا برقعہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔اصل چیز بدن کو ڈھانپنا ہے۔(آپ کے مسائل:۸/۵۵)

شادی کے لئے لڑکی دیکھنے دکھانے کا حکم:

سوال :......آج کل عموماً لڑکے لڑکی کو دیکھے بغیر نکاح کرنے پر راضی نہیں ہوتے،اور دیکھنے پر اصرار کرتے ہیں تاکہ نباہ میں مددگار ومعین ہو،چنانچہ لڑکی کو بناؤ سنگھار کرا کے والدین یا بعض دوسرے اہل تعلق کی موجودگی میں یا تنہا کمرے میں لڑکے کو دکھلانے کا انتظام کیا جاتا ہے اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بعض صحابہ کرامؓ کو دیکھنے کا حکم فرمایا،کیا یہ استدلال اور اس طریقہ سے لڑکی کو دیکھنا دکھلانا شرعاً صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں تو کیا خواتین کے ذریعہ دیکھنا دکھلانا جائز ہے؟

جواب:...... یہ طریقہ ہرگز جائز نہیں، انتہائی درجے کی بے غیرتی و بے حیائی ہے، اگر ہر شخص اس طرح صاف صاف دیکھنے کا مطالبہ کرے، اور اس کا یہ بے ہودہ مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو نامعلوم ایک ایک لڑکی کو شادی کے لئے کتنے کتنے لڑکوں کو دکھانے کی نوبت آئے گی، گھوڑی اور گائے کی سی کیفیت ہو جائے گی کہ گاہک آتے ہیں دیکھتے ہیں، ناپسند کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، نباہ کا تعلق صرف صورت وشکل سے ہی نہیں ہوتا بلکہ دینی واخلاقی تعلیم وتربیت، گفت وشنید، نشست وبرخاست، امور خانہ داری ودیگر کئی امور کو اس میں بڑا دخل ہے اور صرف صورت دیکھ کر ان سب امور کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنا از بس مشکل ہے۔

حدیث سے اس حیاء سوز مروج طریق پر استدلال کرنا جہالت وتحریف دین ہے، حدیث میں رؤیت کا ذکر ہے نہ کہ اراءت کا، (یعنی دیکھنے کا ذکر ہے دکھانے اور اس کے لئے اہتمام کرنے کا ذکر نہیں) اور حکم رؤیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر لڑکا چھپ چھپا کر دیکھ سکتا ہو تو اس کی اجازت ہے، چھپ چھپا کر دیکھنے میں بھی ایسا طریقہ اختیار کرے کہ کسی کو بدنظری کی بدگمانی نہ ہو۔ اس پر یہ دلائل ہیں:

۱)...... بعض روایات میں ان استطاع کی تصریح ہے۔

۲)...... خود حضور اکرم ﷺ نے مخطوبہ کو عورت کے ذریعہ دکھلایا، حالانکہ آپ ﷺ امت کے لئے بمنزلہ والد ہیں اور کسی مفسدہ کا قطعاً کوئی امکان نہیں تھا۔

۳)...... دو صحابہ (حضرت جابر وحضرت محمد بن سلمہؓ) کا عمل یہ منقول ہے کہ وہ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے اور صحابہؓ کا عمل حدیث کی تشریح ہوتا ہے خصوصاً حضرت جابرؓ کا عمل کیونکہ ان کو تو خود حضور اکرم ﷺ نے دیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

البتہ لڑکی کو اطلاع کیے بغیر خواتین کے ذریعہ دکھلانا جائز ہے لڑکی کو اطلاع ہو تو خواتین کے ذریعہ دکھلانے میں بھی درج ذیل قباحتیں ہیں:

۱)...... اگر لڑکی دیندار وحیادار قوم کی ہو تو شرم کے مارے ڈب ڈوبا جائے گی، سامنے آئے گی ہی نہیں، اگر سامنے آ بھی جائے تو نہ کچھ بولے گی، نہ کوئی کام کرے گی، ایک کونے میں دبی بیٹھی رہے گی، باقی امور تو درکنار صورت کا صحیح اندازہ کرنا بھی مشکل ہوگا۔

۲)......اگر لڑکی بے دین اور بے حیا خاندان کی ہے تو صورت میں گفتگو میں کام کاج میں غرض ہر چیز میں تصنع کرے گی حقیقت کا پتہ چلانا ناممکن ہوگا۔ اگر خواتین اچانک جائیں گی تو لڑکی اصلی ہیئت میں ہوگی اصلی صورت کے علاوہ گفتار، رفتا و اطوار سب کچھ اپنی اصلی ہیئت میں نظر آئے گا۔

۳)......اگر پسند نہ آئے تو لڑکی مایوسی و احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے اور ذلت محسوس کرتی ہے۔

۴)......رشتہ نہ کرنے کی صورت میں دونوں طرف کے خاندانوں کے درمیان سخت منافرت پیدا ہو جاتی ہے ایک دوسرے کو منہ دکھانا گوارا نہیں کرتے

آخری دو نمبروں کے پیش نظر ایسی صورت اختیار کرنا بہتر ہے کہ گھر والوں کو بھی اطلاع نہ ہو

(احسن الفتاوی: ۸/۵۴)

دیور اور جیٹھ سے پردہ کا حکم:

سوال:......آج کل بہت جرائم دیور اور جیٹھ کی وجہ سے ہو رہے ہیں، میری نگاہ سے ایک حدیث گزری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر دیور بھابھی سے پردہ نہ کرے تو اس پر ہلاکت ہو اور اگر بھابھی اس سے پردہ نہ کرے تو اس پر ہلاکت ہو، میں نے جب یہ شرط اپنے گھر میں لگائی یعنی اپنی بیوی سے دیور اور جیٹھ کے پردہ کے لئے کہا تو میرے گھر والوں نے مجھے گھر سے نکل جانے کی دھمکی دی، دوسری طرف یہ بھی حکم ہے کہ ماں باپ کو چھوڑنا پڑ رہا ہے، ایک سنت پر عمل کرنے سے دوسری سنت کو چھوڑنا پڑ رہا ہے اگر کہیں یہ عمل ہوتا ہے تو معاشرے کے لوگ اسے بے غیرت کہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں پر شک کرتا ہے، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بتایا جائے؟

جواب:......عورت اپنے دیور کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، چہرے کا پردہ کرے، بے تکلفی کے ساتھ باتیں نہ کرے، ہنسی مذاق نہ کرے، بس اتنا کافی ہے اس پر بیوی کو سمجھا لیجئے، آج کل چونکہ پردہ کا رواج نہیں اس لئے معیوب سمجھا جاتا ہے والدین کی بے ادبی تو نہ کی جائے لیکن خدا اور رسول ﷺ کے خلاف کوئی بات کہیں تو ان کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔

(آپ کے مسائل: ۸/۵۹)

جیٹھ اور دیور کے پردے میں فرق کا حکم:

سوال:......عورتوں کے پردے کے لحاظ سے جیٹھ اور دیور میں کچھ فرق تو نہیں؟
جواب:......کچھ فرق نہیں (دونوں سے پردہ ضروری ہے)(فتاوی محمودیہ:۱۹/۲۰۹)

''دیور موت ہے'' اس کا کیا مطلب؟

سوال:......میں نے ایک حدیث سنی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دیور کو موت قرار دیا گیا تو کیا یہ حدیث ہے؟ اگر ہے تو پھر اس کی مراد کیا ہے؟
جواب:......اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ دیور سے موت کی طرح ڈرنا اور بچنا چاہئے ،اس سے بے تکلفی کی بات نہ کی جائے ،تنہائی میں اس کے پاس نہ بیٹھا جائے۔
(آپ کے مسائل:۸/۸۶)

عورت کا سلام کرتے وقت جھکنا جائز نہیں:

سوال:......عورتوں کے سلام کا کیا طریقہ ہے، کیا وہ مردوں کی طرح سلام کریں گی یا نہیں ،بعض علاقوں میں یہ طریقہ بھی مروج ہے کہ عورت سلام کرتے وقت رکوع کی طرح جھک کر ہاتھ سے اشارہ کرتی ہے اور بلا آواز سلام کہتی ہے کیا یہ طریقہ شریعت کے موافق ہے یا نہیں؟
جواب:......عورتوں کے لئے بھی باہم سلام کا طریقہ وہی ہے جو مردوں کے لئے ہے، اور عورتوں کے سلام کا جو طریقہ سوال میں مذکور ہے یہ بدعت ہے اور گناہ ہے، سلام میں جھکنا نہیں چاہئے ،البتہ جوان لڑکی کے لئے نامحرم کو سلام دینا مکروہ ہے۔(امداد الاحکام:۴/۴۶۷)

بے پردگی کی شرائط لگانے والی یونیورسٹی میں پڑھنے کا حکم:

سوال:......اس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا کیا حکم ہے جس کے اصول وضوابط میں ہے کہ اس میں دوپٹہ پہننا ممنوع ہے ؟ اور اسی طرح عورت کے لئے بغیر دوپٹہ کے پڑھنا کیسا ہے کہ جس کی وجہ سے سینہ بھی ظاہر ہو؟
جواب:......اگر وہاں کسی غیر مرد کا سامنا نہیں ہوتا بلکہ یونیورسٹی کا عملہ عورتوں پر مشتمل ہے تو

مسلمان عورتوں کے سامنے عورت کا سر کھولنا جائز ہے اور اگر وہاں مرد لوگ بھی ہوتے ہیں تو ان کے سامنے سر اور چہرہ کو ڈھانپنا فرض ہے اور مردوں کے سامنے کھولنا حرام ہے، ایسی صورت میں اس یونیورسٹی میں پڑھنا ہی جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۶۰/۸)

مسجد میں عورت کے وعظ کا حکم:

سوال:......محلہ کی مسجد میں اگر ایسا اہتمام کیا جائے کہ وہاں کوئی مرد اس وقت نہ آسکے اور مسجد میں کسی واعظہ عورت کا وعظ رکھا جائے جس میں صرف خواتین شریک ہوں تو کیا ایسے اجتماع کی اجازت دی جائے گی یا نہیں؟

جواب:......یہ صورت بالکل جائز نہیں، گو کیسا ہی اہتمام کیا جائے، کسی زنانہ کا گھر میں وعظ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ واعظ علوم شرعیہ سے واقف ہو، ناواقف ہونے کی صورت میں نہ مرد کو وعظ کہنے کی اجازت ہے نہ عورت کو۔ (امدادالاحکام: ۵۰۳/۴)

منہ بولے بھائی سے پردہ کا حکم:

سوال:......کیا اسلام میں منہ بولے بھائی سے پردہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......اسلام میں منہ بولے بھائی کی حیثیت اجنبی کی ہے، اس سے بھی پردہ کرنا لازم ہے۔ (آپ کے مسائل: ۶۲/۸)

منہ بولے بیٹے سے پردہ کا حکم:

سوال:......شریعت کی روشنی میں یہ بتایئے کہ کیا کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو بیٹا بنا کر رکھا جاسکتا ہے جب کہ جوان بیوی بھی گھر میں ہو؟ کیا شوہر کے کہنے پر بیوی اس جوان نامحرم کے سامنے بے پردہ ہوسکتی ہے؟

جواب:......شریعت میں منہ بولا بیٹا بنانے کی کوئی حیثیت نہیں، قرآن کریم میں اس کی صاف ممانعت آئی ہے اس لئے منہ بولے بیٹے کا حکم بھی شرعاً اجنبی کا ہے اور اس سے پردہ کرنا لازم ہے۔ (آپ کے مسائل: ۶۳/۸)

مشترک گھرانے کے پردہ کا حکم:

سوال:......کیا کسی ایسے گھر میں پردہ ضروری ہے جہاں کوئی شخص بچپن گزارے اور جوانی کی حدود میں قدم رکھے جبکہ وہ گھر کے ایک ایک فرد سے اچھی طرح واقف ہو، کتاب وسنت کی روشنی میں کیا پردہ لازم ہے؟

جواب:......جوان ہونے کے بعد قرآن کے حکم کے مطابق اس سے پردہ لازم ہے۔
(آپ کے مسائل: ۸/۶۳)

منگیتر سے پردہ کا حکم:

سوال:......کیا منگنی کے بعد منگیتر سے پردہ کرنا چاہئے؟

جواب:......منگنی نکاح نہیں، نکاح کا ایک وعدہ ہے، اور جب تک نکاح نہیں ہوجاتا دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں اور پردہ ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل: ۸/۶۳)

منگیتر سے بات چیت کا حکم:

سوال:......کیا منگنی کے بعد منگیتر سے بات چیت پر بھی شرعاً پابندی ہے؟

جواب:......جس سے نکاح کرنا ہو شریعت نے اسے ایک نظر دیکھ لینے کی اجازت دی ہے، تاکہ پسند و ناپسند کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو، اس کے علاوہ جب تک نکاح نہ ہو اس منگیتر کا حکم بھی اجنبی کا ہے، جس طرح اجنبی سے بات چیت جائز نہیں اسی طرح اس سے بھی جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/۶۴)

پیغام نکاح کے بعد اور منگنی سے پہلے تعلقات کا حکم:

سوال:......جس لڑکی کو پیغام نکاح دیا ہے کیا اس سے ملاقات جائز ہے جب کہ اس کے محرم رشتہ دار موجود ہوں کیا ایسی خاتون سے خط یا فون کے ذریعہ رابطہ رکھنا جائز ہے تاکہ اس کے خیالات کا اندازہ ہوسکے؟ جب کہ نیت یہ ہو کہ منگنی کے بعد نکاح تک اس قسم کے روابط ختم کردوں گا؟

جواب:......جس خاتون سے نکاح کا ارادہ ہو اسے محرم رشتہ داروں کی موجودگی میں ایک

مرتبہ دیکھ لینا جائز ہے۔ مگر منگنی سے پہلے یا منگنی ہو جانے کے بعد اور نکاح سے پہلے محض خیالات کا اندازہ لگانے کے لئے فون پر یا خط کے ذریعہ رابطہ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اب تک وہ شرعاً نامحرم ہے اسی طرح نکاح سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا تنہائیوں میں ملاقات کرنا بے محابا اختلاط بھی جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ (فتاویٰ الشامی:۶/۳۷۰)

نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پردہ کا حکم:

سوال :...... کچھ لوگوں نے ایسا مشہور کر رکھا ہے کہ عورت کے نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے جس سے نکاح ہوا ہے اس سے پردہ ضروری ہے تو اس کی کیا اصلیت ہے؟

جواب:...... عورت کا جس مرد سے نکاح ہو گیا وہ اس کا شوہر ہو گیا اگرچہ ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو، اس سے پردہ نہیں۔ (فتاوی محمودیہ:۱۹/۱۸۳)

لیڈی ڈاکٹر کو ہسپتال میں کتنا پردہ کرنا چاہئے؟

سوال :...... میں ایک لیڈی ڈاکٹر ہوں، کیا میں اس طرح پردہ کر سکتی ہوں کہ گھر سے باہر تو چادر اس طرح اوڑھوں کہ پورا چہرہ ڈھک جائے اور مریضوں کے سامنے یا ہسپتال میں اس طرح کہ بال وغیرہ سب ڈھکے رہیں اور صرف چہرہ کھلا رہے؟

جواب:...... کوئی ایسا نقاب پہن لیا جائے کہ نامحرموں کو چہرہ نظر نہ آئے۔

(آپ کے مسائل:۸/۶۶)

عورتوں والی فیکٹری یا کارخانہ میں کام کرنے کا حکم:

سوال :...... انگلینڈ کا یہ اصول ہے کہ لڑکا یا لڑکی کی عمر جب تک سولہ سال کی نہ ہو اس وقت تک اسکول جانا فرض ہے، جب سولہ سال کی عمر ہو جاتی ہے تو اسکول کی طرف سے فیکٹری میں کام دیتے ہیں تو ہم لوگوں کو پوچھنا یہ ہے کہ لڑکی کو اسکول کی جانب سے کام ملتا ہے اس فیکٹری میں خالص عورتوں ہی کا کام ہوتا ہے اور اس میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں مرد کا نام بھی نہیں یہ فیکٹری سپلائی کی ہے۔ میں نے دو عالم سے پوچھا انہوں نے یہ جواب دیا کہ جس فیکٹری میں عورتیں ہی کام کرتی ہوں ان میں کام پر لڑکی کو بھیجنے میں کوئی حرج تو نہیں جس

ڈیپارٹمنٹ میں عورتیں کام کرتی ہیں وہاں کی سپروائزر عورت ہی ہوتی ہے۔

جواب:...... بوقت حاجت شرعی حدود کی رعایت رکھتے ہوئے اجازت ہے۔

(فتاوی محمودیہ:۱۹/۱۸۴)

عورتوں کا دفتر میں بے پردہ کام کرنا:

سوال:......عورتوں کا بنکوں اور دفتروں میں مردوں کے ساتھ کام کرنا کیسا ہے؟

جواب ......:عورتوں کا بے پردہ نامحرموں کے ساتھ دفاتر میں کام کرنا مغربی تہذیب کا شاخسانہ ہے، اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ (آپ کے مسائل:۸/ ۶۹)

سوال:......اگر مذہب اسلام عورتوں کو اس قسم کی اجازت نہیں دیتا تو کیا اسلامی مملکت کی حیثیت سے ہمارا فرض نہیں کہ عورتوں کی ملازمت کو ممنوع قرار دیا جائے یا کم از کم ان کے لئے پردہ یا علیحدگی لازمی قرار دی جائے

جواب:...... بلاشبہ فرض ہے، اور جب کبھی صحیح اسلامی مملکت قائم ہوگی (انشاء اللہ تعالی) تو پھر عورت کی یہ تذلیل نہ ہوگی۔ (آپ کے مسائل:۸/ ۶۹)

بھابیوں سے کتنا پردہ ؟

سوال:...... بھابیوں سے پردہ کی نوعیت کیسی ہوگی؟ آیا ان سے پردہ عام اجنبی عورتوں کی طرح ہوگا یا ان سے کچھ گنجائش ہے مثلاً ضروری بات کرنی یا کھانا پینا ہو تو کیا سامنے آسکتی ہیں یا نہیں کیونکہ اگر بھابیوں سے عام اجنبی عورتوں کی طرح پردہ کیا گیا تو ایک گھر میں رہنا مشکل ہو جائے گا؟

جواب:...... بھابیوں سے پردہ تو عام لوگوں کی طرح ہے مگر گھر میں آنا جانا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے صرف چادر کا پردہ کافی ہے، ضروری بات بھی کر سکتے ہیں اور کھانا وغیرہ بھی لا سکتے ہیں۔ (آپ کے مسائل:۸/ ۷۸)

نرس کو مرد مریض کی تیمارداری کرنے کا حکم:

سوال:......میں نے یہ سوچ کر نرسنگ ٹریننگ میں داخلہ لیا تھا کہ ہماری جیسی مسلمان لڑکیاں

بھی آگے آئیں اور اس پیشے کو اپنائیں گی، لیکن اس پیشہ میں مرد اور عورت دونوں کی تیمارداری کرنا پڑتی ہے، لڑکی ہونے کی حیثیت سے عورتوں اور بچوں کی تیمارداری کا کام تو کرسکتی ہوں۔ لیکن مردانہ وارڈ میں ایک غیر مرد کی مرہم پٹی ایک مسلمان لڑکی کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:......مردوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری کے لئے مردوں کو مقرر کیا جانا چاہئے، نامحرم عورتوں سے یہ خدمت لینا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۷۹/۸)

بھتیجی اور بھانجی کے شوہر سے پردے کا حکم:

سوال:......مجھ سے کسی نے کہا کہ داماد کسی بھی درجے کا ہو اس سے پردہ نہیں، مثلاً سگی بھتیجی اور بھانجی کا شوہر، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:...... یہ بات درست نہیں، بھتیجی اور بھانجی کے شوہر سے پردہ کرنا ضروری ہے، وہ شرعاً داماد نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸۰/۸)

عورت کا غیر مردوں کے سامنے تقریر کرنے کا حکم:

سوال:......کیا عورت غیر مردوں کے جلسہ میں وعظ یا اصلاح معاشرہ یا اصلاح رسوم کے سلسلے میں یا کسی سیاسی جلسے میں تقریر کرسکتی ہے؟

جواب:......نامحرموں کے سامنے بے پردہ تقریر کرنا جائز نہیں، حرام ہے، بوقت ضرورت پردہ کے ساتھ گفتگو جائز ہے مگر لب ولہجہ میں سختی ودرشتی ہونی چاہئے جس سے دوسرے آدمی کو عورت کی طرف کشش پیدا نہ ہو۔ (آپ کے مسائل: ۸۱/۸)

شوہر کے کہنے پر پردہ چھوڑنے کا حکم:

سوال:......ایک اچھے گھرانے کی لڑکی جو بچپن سے جوانی تک شریعت کے مطابق پردہ کرتی ہو لیکن شادی کے بعد اگر شوہر اسے برقعہ اتارنے پر مجبور کرے یا صرف چہرہ کھولنے پر مجبور کرے تو کیا ایسی صورت میں جائز ہے کہ وہ شوہر کی بات مان کر بے پردہ ہو جائے؟

جواب:...... پردہ شرعی حکم ہے، شوہر کے کہنے پر نہ چہرہ کھولنا جائز ہے اور نہ پردہ کو چھوڑنا جائز ہے، شوہر اگر مجبور کرے تو اس سے طلاق لے لی جائے تاکہ وہ ایسی بیوی لا سکے جو ہر

ایک کو نظارہ حسن کی دعوت دے، لیکن خود پردہ چھوڑ کر شوہر پر الزام دھرنا غلط ہے۔

(آپ کے مسائل: ۸/ ۸۷)

پردہ سے منع کرنے والے مرد سے شادی کا حکم:

سوال:......ایک لڑکی شرعی پردہ کرتی ہو اور جب اس کی شادی ہونے والی ہو تو اس کو اس بات کا احساس ہو کہ لڑکا پردے پر راضی نہیں ہوگا تو کیا وہ شادی سے رک جائے؟

جواب:...... پردہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، اس میں کسی دوسرے کی اطاعت جائز نہیں، اگر لڑکا ایسا ہو تو وہاں شادی نہ کرے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۸۷)۔

پردہ کرنے پر آمادہ نہ ہونے والی عورت کی دنیا میں سزا:

سوال:......اگر بیوی کو شریعت کے مطابق پردہ کرنے کا حکم دیا جائے اور وہ نہ مانے مثلاً پردہ کے متعلق تو اسے کیا سزا دینی چاہئے؟

جواب:......اس کو پیار محبت کے ساتھ اللہ اور رسول ﷺ کا حکم سمجھایا جائے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۸۷)

پیر صاحب سے پردہ کا حکم:

سوال:......کیا پیر صاحب سے میل ملاپ رکھنا اور اس سے پردہ نہ کرنا جائز ہے؟

جواب:......پیر صاحب سے پردہ کرنا لازم ہے، جو پیر صاحب اجنبی عورتوں سے تنہائی میں ملتا ہے وہ خود بھی گمراہ ہے اس کے پاس جانا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۸۸)

عورت کو سیکٹری رکھنے کا حکم:

سوال:......آج کل کے دور میں مخلوط ملازمت کا سلسلہ چل رہا ہے اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ پرائیویٹ و سرکاری دفتروں میں عورت کو سیکٹری رکھا جاتا ہے اور مالکان و افسران ان سیکٹریوں سے خوش گپیوں میں مصروف نظر آتے ہیں، اس بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے

جواب:......اسلام میں عورت کا نامحرم کے سامنے بے پردہ آنا حرام ہے، اسی طرح اجنبی

عورت سے خلوت کرنا اور اس سے خوش گپیوں میں مشغول ہونا شرعاً حرام ہے، اس لئے عورت کو سیکرٹری رکھنا جائز نہیں۔ (ملخص از آپ کے مسائل: ۸/۹۰)

گھر کی کھڑکیاں وغیرہ بند رکھنے کا حکم:

سوال:...... محض شک کی بناء پر گھر کے دروازے، کھڑکیاں بند رکھنا کہ کہیں کسی غیر مرد کی نظر خواتین پر نہ پڑے حالانکہ بے پردگی کا قطعی امکان نہ ہو کہاں تک درست ہے؟

جواب:...... گھر میں پردہ کا اہتمام تو ضرور ہونا چاہئے لیکن اگر مکان ایسا ہے کہ اس سے بے پردگی کا احتمال نہ ہو تو خواہ مخواہ شک میں پڑنا صحیح نہیں، شک اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ ایک نفسیاتی مرض ہے جو گھر کے ماحول میں بداعتمادی کو جنم دیتا ہے اور جس سے رفتہ رفتہ گھر کا ماحول آتش کدہ بن جاتا ہے البتہ دروازوں کھڑکیوں سے اگر غیر نظروں کے گزرنے کا احتمال ہو تو ان پر پردے لگانے چاہئیں۔ (آپ کے مسائل: ۸/۹۹)

دودھ شریک بھائی سے پردہ:

سوال:...... کیا کسی بہن کو اپنے دودھ شریک بھائی سے پردہ کرنا چاہئے؟

جواب:...... دودھ شریک بھائی اپنے حقیقی بھائی کی طرح محرم ہے، اس سے پردہ نہیں، البتہ اگر وہ بدنظر اور بدقماش ہو تو فتنہ سے بچنے کے لئے اس سے بھی پردہ لازم ہے۔

(آپ کے مسائل: ۸/۱۰۰)

فتنہ کی صورت میں محارم سے پردے کا حکم:

سوال:...... محارم یعنی حقیقی باپ یا بھائی یا چچا یا تایا یا ماموں وغیرہ کے کریکٹر و کردار کے مشکوک ہونے کی صورت میں مثلاً نشہ شراب کرنا یا کوئی اور عمل فاسد وفسق وفجور میں مبتلا ہونے اور لڑکی کو باہر پھرنے نمائش جیسی قبیح جگہ پر لے جانے غیر مسلم یا غیر محرم کے سامنے آنے پر مجبور کرنے کی صورت میں شوہر کو ان وجوہ کے مدنظر ان محارم کے سامنے اور ان سے ملنے کی اجازت دینے پر پابندی عائد کرنے کی شرعی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب:...... فتنہ کا اندیشہ ہو اور بگڑنے کا خطرہ ہو تو ان سے پردہ کرایا جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۲۰۳)

چچی اور ممانی سے پردے کا حکم:

سوال:...... چچی اور ممانی سے پردہ کرنا ضروری ہے یا دیگر محارم کی طرح ہیں؟
جواب:...... یہ دونوں سوتیلی ہوں یا سگی، شرعاً اجنبی ہیں ان سے پردہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ غیروں سے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۲۰۵)

مطلقہ بیوی سے پردے کا حکم:

سوال:...... ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے وہ عورت پھر بھی اس کے گھر آتی ہے حالانکہ اس عورت کا نکاح دوسری جگہ ہو چکا ہے تو اب وہ شخص کیا کرے؟
جواب:...... طلاق کے بعد جب عدت گزر گئی تو وہ عورت بالکل غیر ہوگئی اس سے میل جول جائز نہیں رہا لہٰذا پردہ لازم ہے اور جب اس نے دوسرے آدمی سے نکاح بھی کر لیا ہے تو موجودہ شوہر کے حوالہ کر کے اپنے پاس آنے سے روک دے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۹/۲۰۶)

نامحرم ملازم سے پردے کا حکم:

سوال:...... زید نے اپنی بیوی کے واسطے ایک نامحرم شخص کو ملازم رکھا ہے جو ہر وقت اس کی خدمت کھانا پکانا اور جھاڑو لگانا اور گھر کے کام میں مشغول رہتا ہے اور وہ دونوں میاں بیوی اس کو بیوقوف بتلاتے ہیں اور بچہ کہتے ہیں حالانکہ اس کی مونچھیں نکلنی شروع ہوگئی ہیں اور اس کی عمر بلوغت کو پہنچ چکی ہے کیا اپنے آرام کی خاطر اس کا گھر میں بے روک ٹوک آنا جانا درست ہے؟ اور عورت کا ایسے آدمی سے خدمت لینا درست ہے؟
جواب:...... نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے اور جب وہ ملازم ہے گھر کا کام بھی کرتا ہے تو بسا اوقات اس سے خلوت اور تنہائی کی نوبت بھی آتی ہوگی عورتوں کو نامحرم کے ساتھ خلوت اور تنہائی حرام ہے۔

لہٰذا اس ملازم کو علیحدہ کر کے کسی عورت یا نابالغ یا کسی محرم کو ملازم رکھا جائے ورنہ اس سے باقاعدہ پردہ کرنا چاہئے اس کے سامنے چہرہ کھول کر بے پردہ آنا اور اس کو مکان میں بے پردہ بلانا جائز نہیں اپنے آرام کی خاطر شریعت کے خلاف کرنا اور خدا اور رسول کے

احکام نہ ماننا سخت گناہ ہے۔(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/ ۲۰۶،۲۰۷)

نامحرم مرد سے چوڑیاں پہننے کا حکم:

سوال:......ایک مسلمان آدمی جو چوڑیوں کا کام کرتا ہے یعنی چوڑی پہنانے کا پیشہ ہے اور غیر محرم عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر چوڑیاں پہناتا ہے تو اس کا پہنانا کیسا ہے اور شریعت اس کے بارے میں کیا فیصلہ کرتی ہے؟

جواب:...... یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں ہے۔(فتاویٰ محمودیہ:۱۹/ ۲۲۷)

نابینا افراد سے پردے کا حکم:

سوال:......کیا خواتین کو نابینا افراد سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب:......اگر نابینا مرد کی طرف دیکھنے میں شہوت کا خطرہ ہو تو پھر اس سے پردہ کرنا ضروری ہے یعنی اس کی طرف دیکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اور اس کی طرف دیکھنے میں شہوت کا خطرہ نہیں تو پھر گنجائش تو ہے مگر نہ دیکھنا پھر بھی اولیٰ و بہتر ہے۔(احکام القرآن)

في احكام القرآن للتهانوى (۴/ ۳۸۲):...... واختلفت الروايات والآثار في حلة النظر وحرمته كحديث عائشة رضى الله عنها في النظر الى أهل الحبشة وحديث ابن ام مكتوم " أفعمياوان أنتما " عرفنا انه ايضا من القسم الثانى يجوز عند الأمن من الفتنة ولايجوز عند خوفها ۔وبه تتفق الروايات ۔

دیہاتی خواتین کے لئے کام کے دوران پردہ کرنے کا حکم:

سوال:......ہمارے گاؤں میں لوگ پرانے رسم ورواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں شرعی پردے کا کہا بھی جائے تو جواب ہے کہ ہم غریب محنت کش لوگ ہیں اور شہروں میں جا کر مزدوری کرتے ہیں اگر ہم گھروں میں پردہ کرانے لگ جائیں تو ہمارا کام کاج کون کرے گا خیال رہے کہ گاؤں میں زیادہ تر کام خواتین کرتی ہیں گھریلو کام بھی اور بھینسوں کے چارہ وغیرہ کاٹنا، تیار کرنا وغیرہ سب کام عورتیں کرتی ہیں؟

جواب :......گھر سے باہر کا کام مردوں کے ذمہ ہے عورتوں کے ذمہ نہیں ہے لہذا گھر کے باہر کے کاموں کو انجام دینے کے لئے خواتین کو شرعی پردہ نہ کرانا بالکل جائز نہیں۔ ہر حال میں عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں پردہ ضروری ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلنے اور سوال میں ذکر کردہ کاموں کو انجام دینے کے دوران عورتوں کا پورا جسم کسی بڑی اور موٹی چادر یا برقعہ میں اس طرح چھپا ہوا ہونا ضروری ہے کہ آنکھ کے سوا ان کے جسم کا کوئی حصہ نامحرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ ہو اور اس طریقہ کو اختیار کرنے میں یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ عورتیں خوشبو نہ لگائیں، کوئی بجنے والا زیور نہ پہنیں، چلتے وقت راستے کے کنارے پر چلیں اور نامحرم مردوں سے دور رہیں۔ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے:

﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ ﴾ (احزاب)

ترجمہ: اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ نیچے لٹکائیں اپنے (چہرے کے) اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔

(از ترجمہ شیخ الہند)

بعض صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس میں صرف بائیں آنکھ کھلی رکھی جائے باقی سارا جسم مستور ہو۔ (معارف القرآن: ۷/۲۳۳)

بفضل خدا اختتام شد

محمد طفیل اٹکی

۷ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

۲۹ راگست ۲۰۰۹ء